روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جلد ۱۵

مسیح ہندوستان میں۔ ستارہ قیصریہ۔ تریاق القلوب
تحفہ غزنویہ۔ روئداد جلسہ دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تصانیف اس سے قبل رُوحانی خزائن کے نام سے ایک سیٹ کی صورت میں طبع ہو چکی ہیں لیکن ایک عرصہ سے نایاب ہونے کی وجہ سے اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اس رُوحانی مائدہ کو دوبارہ شائع کر کے تشنہ روحوں کی سیرابی کا سامان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا بیحد احسان ہے کہ اسکی دی ہوئی توفیق سے خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں اب ان کتب کو دوبارہ سیٹ کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے۔ یہ کتب اکثر چونکہ اُردو زبان میں ہیں اور اُردو دان طبقہ کی اکثریت پاکستان میں ہے اس لئے مناسب تو یہ تھا کہ ان کتب کی اشاعت بھی پاکستان میں ہوتی۔ لیکن ناگزیر مشکلات کی وجہ سے مجبوراً بیرون پاکستان سے ہی ان کی اشاعت کا فیصلہ کرنا پڑا۔

اس ایڈیشن کے سلسلہ میں چند امور قابل ذکر ہیں۔

ا۔ قرآنی آیات کے حوالے موجودہ طرز پر (نام سورۃ : نمبر آیت) نیچے حاشیہ میں دیئے گئے ہیں۔

ب۔ سابقہ ایڈیشن سے محض کتابت کی غلطیوں کی تصحیح کی گئی ہے۔

ج۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی انگریزی عبارات کو صاف TYPE میں پیش کیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو ان رُوحانی خزائن کے ذریعہ راہِ ہدایت نصیب فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں کو قبولیت بخشے۔ آمین

خاکسار

الناشر

مبارک احمد ساقی ایڈیشنل ناظر اشاعت

۲۰ نومبر ۱۹۸۴ء

یہ رُوحانی خزائن کی پندرھویں جلد ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب "مسیح ہندوستان میں" "ستارہ قیصرہ" "تریاق القلوب" "تحفہ غزنویہ" اور "روئداد جلسہ دُعا" پر مشتمل ہے۔

مسیح ہندوستان میں

یہ کتاب آپ نے اپریل ۱۸۹۹ء میں تصنیف فرمائی اور اس کی عام اشاعت پہلی بار ۲۰ر نومبر ۱۹۰۸ء کو ہوئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ایک عظیم الشان مقصد احادیث میں کسر صلیب یعنی صلیبی عقیدہ کا جس پر موجودہ عیسائیت کی بنیاد ہے باطل ثابت کرنا بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ عقیدہ یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر مر کر انسانوں کے لئے لعنتی بنے تا وہ انہیں شریعت کی لعنت سے آزاد کریں۔ چنانچہ پولوس لکھتا ہے:۔

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا۔ اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے" [1]

اور لکھا ہے:۔

---

[1] گلتیوں ۳/۱۳ ۔

"اگر مسیح (مُردوں سے) جی نہیں اُٹھا تو ہماری منادی بھی بے فائدہ اور تمہارا ایمان بھی بے فائدہ" ؎۱

پس ضروری تھا کہ مسیح موعود جس کا عظیم الشان کام کسرِ صلیب قرار دیا گیا تھا۔ وہ اس صلیبی فتنہ کو پاش پاش کرتا۔ اور اس صلیبی عقیدہ کا جو مسئلہ کفارہ کی بنیاد ہے یا بالفاظ دیگر عیسائیت کی جان ہے۔ دلائل و براہین سے باطل ہونا ثابت کرتا۔ اس مسئلہ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اگرچہ اپنی دوسری مؤلفات میں بھی ذکر فرمایا ہے۔ لیکن اس کتاب میں اس مسئلہ پر تفصیلی بحث کی ہے۔ حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:۔

"اس کتاب کا اصل مدعا عیسائیوں اور مسلمانوں کے اس عقیدہ کی غلطی کی اصلاح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ چلے گئے ہیں۔ . . . اور کسی وقت آخری زمانہ میں پھر زمین پر نازل ہوں گے۔ ان دونوں فریق یعنی اہلِ اسلام اور مسیحیوں کے بیان میں فرق صرف اتنا ہے کہ عیسائی تو اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب پر جان دی اور پھر زندہ ہو کر آسمان پر مع جسم عنصری چڑھ گئے اور اپنے باپ کے دائیں ہاتھ جا بیٹھے اور پھر آخری زمانہ میں دنیا کی عدالت کے لئے زمین پر آئیں گے۔ . . . اور ہر ایک آدمی جس نے اس کو یا اس کی ماں کو بھی خدا کر کے نہیں مانا پکڑا جائے گا اور جہنم میں ڈالا جائے گا۔ . . . مگر مسلمانوں کے مذکورہ بالا فرقے کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے اور نہ صلیب پر مرے۔ بلکہ اس وقت جبکہ یہودیوں نے ان کو مصلوب کرنے کے لئے گرفتار کیا۔ خدا کا فرشتہ ان کو مع جسم عنصری آسمان پر لے گیا۔ اور اب تک آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ . . . اور وہ آخری زمانہ میں دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دمشق کے منارہ کے قریب یا کسی اور جگہ اُتریں گے . . . . اور بجز ایسے شخص کے جو بلا توقف مسلمان ہو جائے اور کسی کو زندہ نہیں چھوڑیں گے" ؎۲

؎۱ ۱-کرنتھیوں ۱۵/۱۴ ؎۲ مسیح ہندوستان میں جلد ہذا صفحہ ۵-۶

اور فرماتے ہیں ۔

"اس کتاب کو میں اس غرض سے لکھتا ہوں کہ تا واقعات صحیحہ اور نہایت کامل اور ثابت شدہ تاریخی شہادتوں اور غیر قوموں کی قدیم تحریروں سے ان غلط اور خطرناک خیالات کو دُور کروں جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے اکثر فرقوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کی پہلی اور آخری زندگی کی نسبت پھیلی ہوئی ہیں۔"[1]

اور فرماتے ہیں ۔

"سو میں اس کتاب میں یہ ثابت کروں گا کہ حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے نہ آسمان پر گئے اور نہ کبھی امید رکھنی چاہیئے کہ وہ پھر زمین پر آسمان سے نازل ہوں گے بلکہ وہ ایک سو بیس برس کی عمر پاکر سرینگر کشمیر میں فوت ہو گئے اور سرینگر محلہ خانیار میں ان کی قبر ہے اور میں نے صفائی بیان کے لئے اس تحقیق کو دس باب اور ایک خاتمہ پر مشتمل کیا ہے" [2] (آگے ان کی تفصیل درج فرمائی ہے)

گو حضور کا ارادہ دس باب اور ایک خاتمہ لکھنے کا تھا مگر بعد میں صرف مندرجہ ذیل چار ابواب پر ہی اکتفا کی۔

باب اول۔ مسیح کے صلیبی موت سے بچنے پر انجیلی دلائل۔

باب دوم۔ اُن شہادتوں کے بیان میں جو حضرت مسیحؑ کے صلیبی موت سے بچ جانے کی نسبت قرآن و حدیث سے ملتی ہیں۔

باب سوم۔ اُن شہادتوں کے بیان میں جو طب کی کتابوں سے لی گئی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب سے زندہ اُتر آئے اور ان کے زخموں کے علاج کے لئے ان کے حواریوں نے یہ مرہم تیار کی جس کا نام "مرہم عیسیٰ" ہے۔

باب چہارم۔ اُن شہادتوں کے بیان میں جو تاریخی کتب سے لی گئی ہیں۔ جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کے واقعہ صلیب کے بعد اپنے ملک سے ان کے نصیبین۔ افغانستان۔ اور ہندوستان کی طرف ہجرت کرنے کا ذکر آتا ہے۔

---

[1] مسیح ہندوستان میں جلد ہذا صفحہ ۵-۶ ۔ [2] ایضاً صفحہ ۱۴-۱۵ ۔

اس باب میں حضرت اقدسؑ نے اسلامی لٹریچر، بُدھ مت کی کتابوں اور دیگر کتب تاریخ سے مسیحؑ کی سیاحت پر روشنی ڈالی ہے اور اس کتاب کے صفحہ ۶۸ پر اس راستہ کا نقشہ بھی دیا ہے۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام نے یروشلم سے ہندوستان آنے کے لئے اختیار کیا تھا۔ اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ کشمیر اور افغانستان میں مسیحؑ کی کھوئی ہوئی بھیڑیں آباد تھیں جن کی ہدایت کے لئے اللہ تعالٰی نے انہیں مبعوث فرمایا تھا۔ اور تریاق القلوب میں حضرت اقدسؑ اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"جو شخص میری کتاب "مسیح ہندوستان میں" اول سے آخر تک پڑھے گا گو وہ مسلمان ہو یا عیسائی یا یہودی یا آریہ۔ ممکن نہیں کہ اس کتاب کے پڑھنے کے بعد اس بات کا وہ قائل نہ ہو جائے کہ مسیح کے آسمان پر جانے کا خیال لغو اور جھوٹ اور افترا ہے" [۱]

الغرض یہ کتاب ایک نہایت اہم مسئلہ کی علمی تحقیق پر مشتمل ہے جو مسئلہ دنیا کی تین بڑی اقوام سے تعلق رکھتا ہے یعنی یہودی، عیسائی اور مسلمان۔ اور اب اللہ تعالٰی کے فضل سے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کتاب میں فرمایا تھا کہ اس پیشگوئی میں کہ مسیح موعود کسر صلیب کرے گا یہی اشارہ تھا:۔

"کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعہ سے صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کُھل جائے گی تب انجام ہوگا اور اس عقیدہ کی عمر پوری ہو جائے گی" [۲]

چنانچہ اس کتاب سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے میں نے اثنائے قیام لندن میں اسی موضوع پر ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام ہے۔ "WHERE DID JESUS DIE?" اس وقت تک اس کتاب کے چار ایڈیشن نکل چکے ہیں اور ملیالم اور ڈچ زبانوں میں بھی اس کا ترجمہ چھپ چکا ہے۔ فرانسیسی زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس کتاب میں مَیں نے بعض ان کتب اور شہادات کا ذکر کیا ہے جو اس زمانہ میں اللہ تعالٰی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں صلیبی عقیدہ کے بطلان کے لئے ظاہر کی ہیں۔ اور اب ہندو اور عیسائی محققین بھی اس نظریہ کی صحت کو تسلیم کرنے لگے ہیں کہ مسیحؑ صلیب پر نہیں مرے تھے بلکہ زندہ اُتارے گئے تھے۔

[۱] جلد ہذا صفحہ ۱۴۵۔ [۲] مسیح ہندوستان میں صفحہ ۶۴۔

اور اناجیل سے متعلق یورپ اور امریکہ کے محققین نے یہ اعتراف کیا ہے کہ اناجیل کے وہ مقامات جن میں حضرت مسیحؑ کے آسمان پر اُٹھائے جانے کا ذکر ہے یقیناً الحاقی ہیں اور امریکہ میں بعد تحقیق و تمحیص جو اناجیل شائع کی گئی ہیں ان میں سے وہ آیات نکال دی گئی ہیں۔

ستارۂ قیصرہ

یہ رسالہ ۲۴ر اگست ۱۸۹۹ء کو شائع ہوا۔ اس رسالہ میں آپ نے اسی مضمون کا نئے پیرایہ میں اعادہ کیا ہے جو تحفہ قیصرہ میں لکھا تھا۔ اور درحقیقت یہ رسالہ تحفہ قیصرہ کی یاد دہانی ہے۔ اس میں بھی انگریزی حکومت کی مذہبی رواداری اور مذہبی آزادی کا جو سب مذاہب کو اس نے یکساں طور پر دی ہوئی تھی ذکر کرتے ہوئے صلیبی عقیدہ کی نہایت احسن پیرایہ میں تردید فرمائی ہے اور اپنے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ پیش کیا ہے۔

تریاق القلوب

تریاق القلوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نہایت ہی بلند پایہ تصنیف ہے۔ بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ جو پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معتقدین میں سے تھے اور بعد میں آپ سے منحرف ہو گئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے اوہام اور وساوس کو دُور کرنے کے لئے ۱۸۹۸ء میں رسالہ **ضرورۃ الامام** لکھا مگر وہ اس کے بعد اپنی اصلاح کرنے کی بجائے جادۂ رشد و ہدایت سے اور بھی دُور ہو گئے اور الحکم ۲ر اگست ۱۸۹۹ء کے مطابق اس نے اپنے چند ساتھیوں منشی عبد الحق پنشنر اکاؤنٹنٹ خاں بہادر فتح علیشاہ صاحب ڈپٹی کلکٹر اور حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر سے مل کر ایک فتنہ کی طرح ڈالی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں دو خط لکھے۔ دوسرا خط ۱۶ر جون ۱۸۹۹ء کو بھیجا۔ جس میں آپ نے تحریر فرمایا:۔

"پھر اخیر میں خدا تعالیٰ کی قسم آپ کو دیتا ہوں کہ آپ وہ مخالفانہ پیشگوئیاں جو میری

نسبت آپ کے دل میں ہوں لکھ کر چھاپ دیں۔ اب دس دن سے زیادہ میں آپکو مہلت نہیں دیتا۔ جُون مہینے کی تیس تاریخ تک آپ کا اشتہار مخالفانہ پیشگوئیوں کا میرے پاس آجانا چاہیئے ورنہ یہی کاغذ چھاپ دیا جائے گا اور پھر آئندہ آپ کو کبھی مخاطب کرنا بھی بے فائدہ ہوگا" [1]

اس خط کے جواب میں منشی الٰہی بخش صاحب نے جولائی ۱۸۹۹ء کے پہلے ہفتہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک خط لکھا جس میں حضور اور سلسلہ احمدیہ کے خلاف دو ایک پیشگوئیاں بھی درج تھیں اس خوف سے کہ لوگوں پر حق و باطل مشتبہ ہو کر نہ رہ جائیں۔ جولائی ۱۸۹۹ء کے آخر میں آپنے تریاق القلوب کتاب لکھنا شروع کی۔ اس میں آپ نے ایک فارسی قصیدہ میں مرد کامل کی صفات بیان فرما کر ان آسمانی نشانات کا ذکر فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تائید میں ظاہر فرمائے تھے اور تمام اہل مذاہب کو نشان نمائی میں مقابلہ کی دعوت دیتے ہوئے یہ اصل پیش کیا۔

"ہر ایک مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو کر اپنی سچائی پر قائم ہوتا ہے اس کے لئے ضرور ہے کہ ہمیشہ اس میں ایسے انسان پیدا ہوتے رہیں جو اپنے پیشوا اور ہادی اور رسُول کے نائب ہو کر یہ ثابت کریں کہ وہ نبی اپنی روحانی برکات کے لحاظ سے زندہ ہے فوت نہیں ہوا۔ کیونکہ ضرور ہے کہ وہ نبی جس کی پیروی کی جائے جس کو شفیع اور منجی سمجھا جائے وہ اپنی روحانی برکات کے لحاظ سے ہمیشہ زندہ ہو" [2]

اور فرمایا۔

"خدا تعالیٰ نے ایک طرف تو مجھے آسمانی نشان عطا فرمائے ہیں اور کوئی نہیں کہ ان میں میرا مقابلہ کر سکے اور دنیا میں کوئی عیسائی نہیں کہ جو آسمانی نشان میرے مقابل پر دکھلا سکے" [3]

اور مسلمان فقراء، صُوفیاء اور مشائخ جو آپ کے دعویٰ کے مصدق نہیں تھے۔ ان کیلئے مقابلہ کا یہ سہل طریق بتایا۔

"کہ ایک مجمع مقرر کر کے کوئی ایسا شخص جو میرے دعویٔ مسیحیت کو نہیں مانتا اور اپنے تئیں ملہم اور صاحب الہام جانتا ہے۔ مجھے مقام بٹالہ یا امرتسر یا لاہور میں

---

[1] تشحیذ الاذہان مارچ ۱۹۱۲ء صفحہ ۴۱-۴۶ • [2] جلد ہذا صفحہ ۱۳۸ • [3] جلد ہذا صفحہ ۱۶۷-۱۶۸ •

طلب کرے اور ہم دونوں جناب الٰہی میں دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں جناب الٰہی میں سچا ہے۔ ایک سال میں کوئی عظیم الشان نشان جو انسانی طاقتوں سے بالاتر اور معمولی انسانوں کی دسترس سے بلند تر ہو اس سے ظہور میں آوے۔ . . . . .
پھر اس دعا کے بعد ایسا شخص جس کی کوئی خارق عادت پیشگوئی یا اور کوئی عظیم الشان نشان ایک برس کے اندر ظہور میں آجائے اور اس عظمت کے ساتھ ظہور میں آئے جو اس مرتبہ کا نشان حریف مقابل سے ظہور میں نہ آسکے تو وہ شخص سچا سمجھا جائیگا جس سے ایسا نشان ظہور میں آیا اور پھر اسلام میں سے تفرقہ دور کرنے کے لئے شخص مغلوب پر لازم ہوگا کہ اس شخص کی مخالفت چھوڑ دے اور بلا توقف اور بلا تأمل اس کی بیعت کرلے اور اس خدا سے جس کا غضب کھا جانے والی آگ ہے ڈرے" [۱]

پھر آپ نے **الہام شیطانی** اور **الہام ربانی** میں یہ فرق بتایا کہ

"ہر ایک شخص کا الہام جو نرے الفاظ ہوں اور کوئی فوق العادت امر ان میں نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی الہام ہرگز ہرگز قابل پذیرائی نہیں جب تک کہ اس میں الٰہی شوکت نہ ہو۔ اور الٰہی شوکت یہ ہے کہ فوق العادت اور عظیم الشان پیشگوئیاں جو اُلوہیت کی قدرت اور علم سے بھری ہوئی ہوں۔ اس الہام میں پائی جائیں۔ یا دوسرے الہاموں میں جو اُس شخص کے مُنہ سے نکلے ہوں اور بایں ہمہ یہ شرط بھی ہوگی کہ اس مجلس کے انعقاد سے دس دن پہلے بذریعہ چھپے ہوئے اشتہار کے مجھ کو خبر دی جائے کہ ان تینوں مقامات متذکرہ میں سے فلاں مقام اور نیز فلاں تاریخ اور وقت اس کام کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ اس اطلاع دہی کے اشتہار پر بیس معزز اور نامور علماء اور شہر کے رئیسوں کے دستخط ہونے چاہئیں تا ایسا نہ ہو کہ کوئی سفلہ محض ہنسی اور شرارت سے ایسا اشتہار شائع کردے" [۳]

یہ مضمون آپ نے یکم اگست ۱۸۹۹ء [۲] تک لکھ لیا۔ اس کے بعد آپ نے ضمیمہ رسالہ تریاق القلوب کے طور پر لیکھرام کی پیشگوئی کا ذکر کر کے اس میں چار ہزار مصدقین میں سے جنہوں نے اپنے دستخط

---

[۱] جلد ہذا صفحہ ۱۷۰ ۔ [۲] جلد ہذا صفحہ ۱۷۰-۱۷۱ ۔ [۳] جلد ہذا صفحہ ۱۷۱ ۔

سے اس پیشگوئی کے پُورا ہونے کی تصدیق کی تھی، ۲۷۹ نام بطور نمونہ درج کئے۔[۱] اور ضمیمہ تریاق القلوب ۲ میں ان نشانوں کا ذکر فرمایا جو ۲۰؍اگست ۱۸۹۹ء تک ظہور میں آچکے تھے۔ اور ضمیمہ ۳ میں "گورنمنٹ عالیہ میں ایک درخواست" مرقومہ ۲۷؍ستمبر ۱۸۹۹ء اور ضمیمہ ۴ میں ایک الہامی پیشگوئی کا اشتہار مرقومہ ۲۲؍اکتوبر ۱۸۹۹ء اور ضمیمہ ۵ میں " اس عاجز غلام احمد قادیانی کی آسمانی گواہی طلب کرنے کے لئے ایک دعا اور حضرت عزت سے اپنی نسبت آسمانی فیصلہ کی درخواست " مرقومہ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء اور "اشتہار واجب الاظہار" مرقومہ ۴؍نومبر ۱۹۰۰ء درج فرمائے۔ اس آخری اشتہار میں آپ نے اپنی جماعت کا نام "مسلمان فرقہ احمدیہ" آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جمالی نام احمدؐ کی بنا پر رکھا۔[۲]

زمانہ تالیف

یاد رہے کہ تریاق القلوب کا زمانہ تالیف سوائے " اشتہار واجب الاظہار" کے جو ۴؍نومبر ۱۹۰۰ء کا ہے ۱۸۹۹ء ہے نہ کہ ۱۹۰۲ء جیسا کہ ٹائٹل پیج اور ضمیمہ ۲ کے اخیر میں لکھا گیا ہے اور اصل حقیقت جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی کتاب حقیقۃ النبوۃ[۳] میں حقائق واقعیہ اور دلائل قاطعہ کی رُو سے تحریر فرمایا ہے، یہ ہے :-

> " تریاق القلوب ۱۸۹۹ء میں لکھی جانی شروع ہوئی اور جنوری ۱۹۰۰ء تک بالکل تیار ہو چکی تھی۔ لیکن چونکہ ان دنوں ایک دفعہ نصیبین جانے والا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک عربی رسالہ لکھنا شروع کر دیا اور اس کی اشاعت رُک گئی۔ ۱۹۰۲ء میں جبکہ کتب خانہ کا چارج حکیم فضل الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا تو آپ نے حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ بعض کتب بالکل تیار ہیں لیکن اس وقت تک شائع نہیں ہوئیں۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ سے عرض کریں کہ ان کے شائع کرنے کی اجازت فرمادیں۔ چنانچہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا اور حضور نے اجازت دے دی۔ تریاق القلوب ساری چھپ چکی تھی اور صرف ایک صفحہ کے قریب مضمون اور بڑھا دیا

---

[۱] جلد ہذا صفحہ ۱۷۲-۱۹۱ ۔ [۲] جلد ہذا صفحہ ۵۲۷ ۔ [۳] حقیقۃ النبوۃ مطبوعہ ۱۹۲۵ء صفحہ ۲۴-۳۲

اور کل دو صفحہ آخر میں لگا کر (یعنی ضمیمہ ۵ کے آخر میں۔ شمس) کتاب شائع کر دی گئی"
چنانچہ تریاق القلوب کے کاتب حضرت پیر منظور محمد رضی اللہ عنہ نے یہ حلفیہ شہادت دی کہ
"تریاق القلوب صفحہ ۱۵۸ تک (جلد ہذا کے صفحہ ۴۸۳ تک۔ شمس) میرے ہاتھ کی لکھی
ہوئی ہے۔ یہاں تک لکھنے اور چھپنے کے بعد تریاق القلوب بہت مدت تک چھپنے اور
شائع ہونے سے رُکی رہی۔ پھر اس کے بعد جب اس کتاب کی اشاعت ہونے لگی۔
تو آخری کاپی سے بچا ہوا کچھ مضمون میرے پاس پڑا ہوا تھا۔ جو قریب ایک صفحہ کے
تھا۔ وہ میں نے حکیم فضل الدین صاحب مرحوم کو دے دیا۔ جو دوسرے کاتب
سے لکھوایا گیا۔ چھپنے کے بعد جب میں نے دیکھا تو اس بچے ہوئے مضمون کے ساتھ ایک
صفحہ اور بڑھا کر (یعنی صفحہ ۱۶۰ اور جلد ہذا کا صفحہ ۴۸۵-۴۸۶۔ شمس) کتاب کو
ختم کر دیا گیا تھا۔ میں حلفیہ کہتا ہوں کہ تمام تریاق القلوب میں صرف ٹائٹل کا صفحہ
اور صفحہ ۱۵۹ اور صفحہ ۱۶۰ یعنی کل تین صفحے دوسرے کاتب سے لکھے ہوئے ہیں
اور باقی کل تریاق القلوب مع ضمیمہ ۳ و ضمیمہ ۴ و ضمیمہ ۵ میرے ہاتھ کی
لکھی ہوئی ہے۔"
اور حضرت کرم علی کاتب رضی اللہ عنہ نے یہ حلفیہ شہادت دی۔
"میں حلفیہ کہتا ہوں کہ تریاق القلوب میں صرف ٹائٹل کا صفحہ اور صفحہ ۱۵۹ اور
صفحہ ۱۶۰ میرے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ . . . . . اور حکیم فضل الدین صاحب
مرحوم نے مجھے مضمون دیا تھا کیونکہ ان دنوں میں ان کے ماتحت کام کرتا تھا۔ اور
اس سے پہلے تریاق القلوب صفحہ ۱۵۸ تک مدت سے چھپی ہوئی پڑی تھی۔ جب
میں نے ٹائٹل پیج اور آخری ورق لکھا تو یہ کتاب شائع ہوئی۔"
اور حضرت مرزا محمد اسمٰعیل بیگ رضی اللہ عنہ جو اس وقت پریس مین تھے ان کی شہادت یہ ہے کہ
"تریاق القلوب میں نے چھاپی اور چھپ کر ایک مدت تک پڑی رہی۔ پھر اکتوبر
۱۹۰۲ء میں ٹائٹل اور صرف آخری ورق یعنی صفحہ ۱۵۹ تا صفحہ ۱۶۰ چھاپ کر اُسے
شائع کر دیا گیا" [1]

[1] حقیقۃ النبوۃ مطبوعہ ۱۹۲۵ء صفحہ ۲۸۔

اور اسی کے مطابق حضرت میر مہدی حسین رضی اللہ عنہ خادم المسیح الموعود مہاجر قادیانی اور حضرت مولوی سید سرور شاہ رضی اللہ عنہ اور حضرت یعقوب علی عرفانی رضی اللہ عنہ ایڈیٹر الحکم نے شہادتیں دیں[1]

اس دعویٰ کی صحت پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اور بھی دلائل دیئے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ کشتی نوح جو ۵؍اکتوبر ۱۹۰۲ء کو شائع ہوئی۔ اس میں آپ فرماتے ہیں

"مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھ کر" [2]

اور فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے" [3]

اسی طرح الحکم ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱ میں "یکم اکتوبر کی سیر" کی ڈائری میں لکھا ہے:۔

"مجھے یہ معلوم کرایا گیا ہے کہ محمدی سلسلہ کا خاتم الخلفاء موسوی سلسلہ کے خاتم الخلفاء سے بڑھ کر ہے"

اسی طرح رسالہ **دافع البلاء** میں جو ۲۳؍اپریل ۱۹۰۲ء کو شائع ہوا تھا۔ آپ نے اپنے آپ کو مسیح ناصری سے افضل قرار دیا ہے۔ لیکن تریاق القلوب صفحہ ۱۵۷ پہلا ایڈیشن اور اس جلد کے صفحہ ۴۸۱ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے"

پس اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ آپ نے یہ تحریر ۲۵؍اکتوبر ۱۹۰۲ء کو لکھی تھی اور کشتی نوح میں اس سے بیس دن پہلے آپ تحریر فرما چکے تھے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے تو آپ تریاق القلوب میں بیس دن بعد اس کے خلاف کیونکر لکھ سکتے تھے۔ پس حقیقت یہی ہے کہ تریاق القلوب کا یہ صفحہ بھی ۱۸۹۹ء کا لکھا ہوا تھا نہ کہ ۱۹۰۲ء کا۔

اور تریاق القلوب سے بھی ظاہر ہے کہ یہ کتاب ۱۸۹۹ء میں لکھی گئی تھی۔ اصل کتاب جو جلد ہذا کے صفحہ ۱۷۱ پر ختم ہوئی ہے۔ اس کے آخر میں اس کے لکھے جانے کی تاریخ یکم اگست ۱۸۹۹ء لکھی ہے۔ اور اس جلد کے صفحہ ۴۹۴ اور ایڈیشن اوّل کے صفحہ ۱۲۷ میں آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

---

[1] حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۹ تا ۳۱۔ [2] کشتی نوح صفحہ ۱۳۔ [3] کشتی نوح صفحہ ۱۶۔

" اب اس وقت تک کہ ۵؍ دسمبر ۱۸۹۹ء ہے "

گویا ۱۲۷ صفحات ایڈیشن اوّل کے ۵؍ دسمبر ۱۸۹۹ء تک لکھے جا چکے تھے اور اس وقت آپ آگے لکھ رہے تھے۔ اور دوسرے ضمیموں کی تاریخیں اُوپر ذکر کی جا چکی ہیں۔ پس تریاق القلوب سے اندرونی شہادت بھی یہی ظاہر کرتی ہے کہ یہ کتاب دسمبر ۱۸۹۹ء میں مکمل ہو چکی تھی۔ جب ۱۹۰۲ء میں اس کی اشاعت کا وقت آیا تو اس وقت صرف آخری صفحہ ضمیمہ ۳ کا آپ نے ۲۵؍ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو تحریر فرمایا۔ چونکہ آپ کا ارادہ تریاق القلوب میں سو سے زیادہ نشانات ذکر کرنے کا تھا۔ لیکن اس اثنا میں آپ کتاب نزول المسیح کی تصنیف شروع فرما چکے تھے۔ اس لئے ضمیمہ ۳ کی آخری سطور میں آپ نے فرمایا:-

" اور واضح ہو کہ اس کتاب کا وہ حصہ جس میں پیشگوئیاں ہیں پورے طور پر شائع نہیں ہوا۔ کیونکہ کتاب نزول المسیح نے اس سے مستغنی کر دیا جس میں ڈیڑھ سو پیشگوئی درج ہے۔ خدا نے جو چاہا وہی ہوا۔ " [۱]

تحفہ غزنویہ

رسالہ تحفہ غزنویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی عبدالحق غزنوی کے ایک اشتہار کے جواب میں لکھا۔ جس میں اس نے سخت زبانی اور ٹھٹھا اور ہنسی کی تھی۔ حضرت اقدس اس اشتہار سے متعلق فرماتے ہیں:-

" یہ اشتہار دو رنگ کے حملوں پر مشتمل ہے۔ اوّل میاں عبدالحق نے بعض گذشتہ نشانوں اور پیشگوئیوں کو جو فی الواقع پوری ہو چکیں یا جو عنقریب پوری ہونے کو ہیں پیش کر کے عام لوگوں کو یہ دھوکہ دینا چاہا ہے کہ گویا وہ پوری نہیں ہوئیں " [۲]

" دوسرا حملہ میاں عبدالحق کا یہ ہے کہ وہ تجویز جو میں نے خدا تعالیٰ کے الہام

---

[۱] جلد ہذا صفحہ ۴۸۶۔ [۲] جلد ہذا صفحہ ۵۳۴۔

سے بطور حجت پیش کی تھی جس کو میں اس سے پہلے بذریعہ اشتہار
شائع کرچکا تھا یعنی بیماروں کی شفا کے ذریعہ سے استجابت دعا کا مقابلہ
اس تجویز کو میاں عبدالحق منظور نہیں فرماتے اور یہ عذر کرتے ہیں کہ
بھلا سارے مشائخ اور علمائے ہندوستان و پنجاب کس طرح جمع ہوں
اور ان کے اخراجات کا کون متکفل ہو" [۱]

ان دونو قسم کے حملوں کا دندان شکن جواب حضرت اقدس علیہ السلام نے اس رسالہ میں دیا ہے۔ اور میاں عبدالحق سے جو مباہلہ ہوا تھا اس کے بعد جو اللہ تعالےٰ کی تائیدات ترقی جماعت اور ظہور نشانات سماوی اور مالی فتوحات وغیرہ کی صورت میں آپ کو حاصل ہوئیں ان کا تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ اور مولوی عبداللہ غزنوی مرحوم کے اس ارشاد کا بروایت منشی محمد یعقوب ذکر فرمایا ہے کہ

"ایک نور آسمان سے اُترا ہے اور وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے" [۲]

اور بروایت حافظ محمد یوسف ان کے اس کشف کا بھی ذکر فرمایا ہے کہ

"ایک نور آسمان سے گرا اور وہ قادیان پر نازل ہوا اور میری اولاد اس سے محروم رہ گئی" [۳]

اور انہیں مقابلہ کے لئے دعوت دیتے ہوئے آپ نے فرمایا:-

"اگر آیت فلمّا توفیتنی کے معنے بجز مارنے اور ہلاک کرنے کے
کسی حدیث سے کچھ اور ثابت کرسکو یا کسی آیت یا حدیث سے حضرت عیسٰی علیہ السلام کا
مع جسم عنصری آسمان پر چڑھنا یا مع جسم عنصری آسمان سے اُترنا ثابت کرسکو۔ یا اگر
اخبار غیبیہ میں جو خدا تعالیٰ سے مجھ پر ظاہر ہوتی ہیں۔ میرا مقابلہ کرسکو۔
یا استجابت دُعا میں میرا مقابلہ کرسکو۔ یا تحریر زبان عربی میں میرا مقابلہ

---

[۱] جلد ہذا صفحہ ۵۳۸-۵۳۹ ؛ [۲] جلد ہذا صفحہ ۵۴۶ ؛ [۳] جلد ہذا صفحہ ۵۶۵۔

کرسکو اور آسمانی نشانوں میں جو مجھے عطا ہوتے ہیں ، میرا مقابلہ کر سکو۔
تو میں جھوٹا ہوں۔ آپ لوگ ان سوالات کے وقت مُردہ کی طرح ہو گئے
یہی وجہ تو ہے کہ آپ لوگوں کو چھوڑ کر ہزارہا نیک مرد اور عالم فاضل اس
جماعت میں داخل ہوتے جاتے ہیں" [1]

یہ رسالہ لکھا تو سنہ ۱۹۰۰ء میں گیا تھا مگر اس کی اشاعت ۳ر اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء کو ہوئی

روئداد جلسہ دُعا

۲ر فروری سنہ ۱۹۰۰ء کو عید الفطر کے روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریک پر سرکار برطانیہ کی کامیابی کے لئے دُعا کے واسطے ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں قادیان اور قریبی دیہات کے علاوہ افغانستان، عراق، مدراس، کشمیر اور ہندوستان کے مختلف اضلاع کے باشندے ایک ہزار کی تعداد میں حاضر ہوئے۔ قادیان کے غربی جانب قدیمی عیدگاہ میں عید کی نماز ادا کی گئی۔ حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عید الفطر کی نماز پڑھائی۔ اور نماز کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نہایت لطیف اور مؤثر خطبہ پڑھا۔ جس میں سورۃ "النّاس" کی لطیف اور پُر از نکات و معارف تفسیر بیان کرتے ہوئے حکام مجازی کے حقوق کا ذکر فرمایا اور گورنمنٹ برطانیہ کے احسانات کی وجہ سے اس کی وفاداری کے لئے تلقین فرمائی۔ اور خطبہ عید کے بعد ٹرانسوال کی جنگ میں انگریزوں کی فتح کے لئے دعا کی تحریک فرما کر مجمع سمیت جوش و خلوص سے دُعا کی۔ اور اسی مناسبت سے یہ تقریب "جلسہ دُعا" کے نام سے موسوم کی گئی۔ اور مجروحین افواج برطانیہ کے لئے چندہ بھیجنے کی بھی پُر زور تحریک فرمائی۔ اور جب پانچ سَو روپیہ چندہ جمع ہو گیا تو وہ گورنمنٹ کے متعلقہ محکمہ کو بھیجدیا گیا۔

آخر میں ہم اللہ تعالیٰ سے جس نے اس زمانہ کی ہدایت کے لئے از راہ فضل و ترحّم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا، نہایت تضرّع اور عاجزی اور زاری سے دعا کرتے ہیں۔ کہ

---

[1] جلد ہذا صفحہ ۳۴۴ ۔

وہ ان رُوحانی خزائن کے قارئین کو ہر قسم کے روحانی اور جسمانی انعامات عطا فرمائے۔ اور اپنے خاص فضل اور رحمت کا وارث بنائے اور یہ رُوحانی خزائن اُن کے لئے اور اُن کی آئندہ نسلوں کے لئے دائمی خیر و برکت کا موجب ہوں۔ آمین۔

اب ہم ذیل میں اس جلد کا انڈکس بصورت خلاصہ مطالب درج کرتے ہیں۔

خاکسار

جلال الدین شمس

۲ر نومبر ۱۹۶۴ء

اِنڈیکس مضامین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
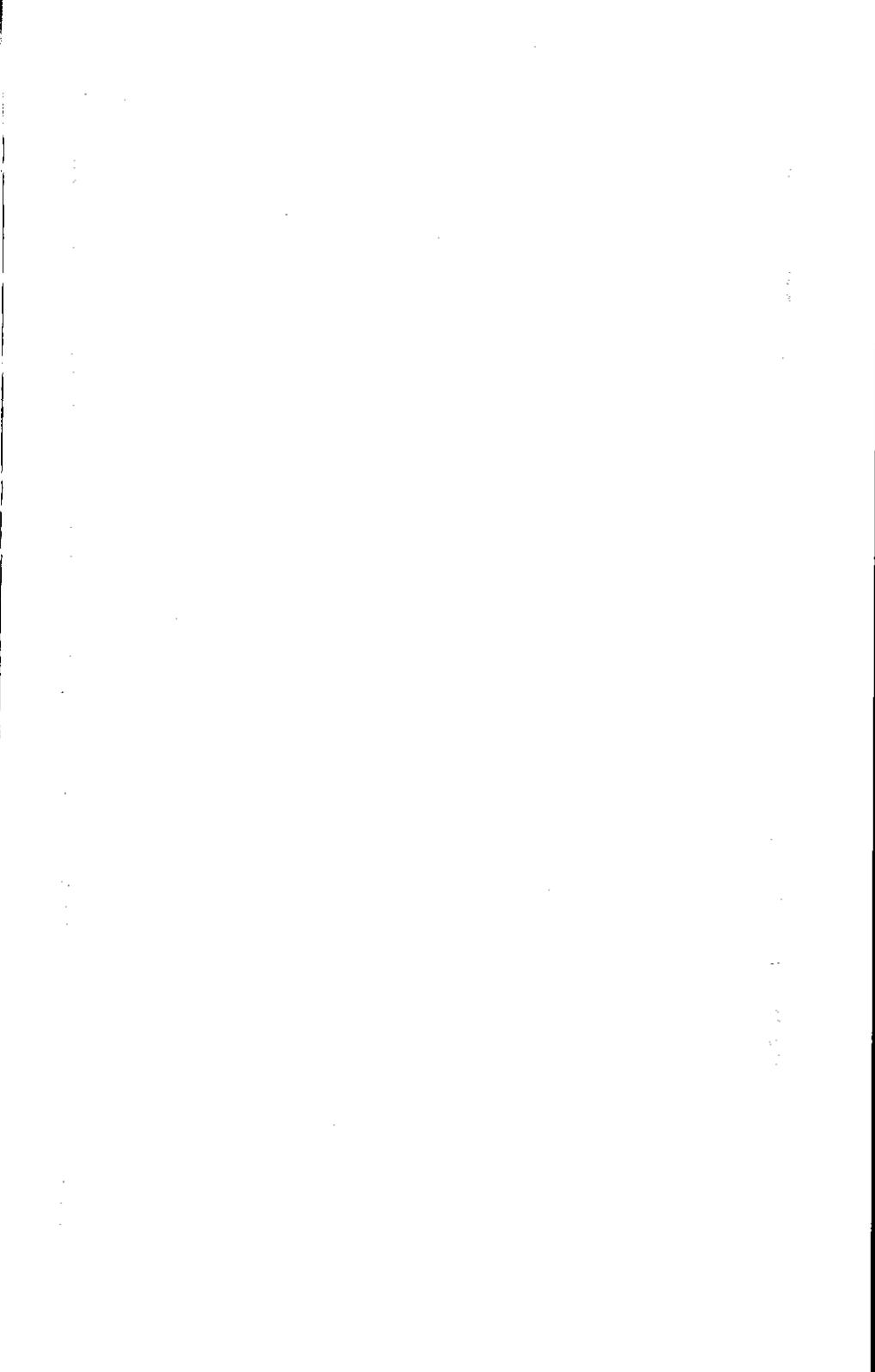
انڈکس رُوحانی خزائن جلد ۱۵

بصورت خُلاصہ مضامین

(مرتبہ مولانا جلال الدین صاحب شمس)

(ا) کہ ایک برکت اور رحمت اور اعزاز کا نشان ظاہر ہوگا اور الہام ایک عزت کا خطاب۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا ص ۵۰۱

(ب) اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو خطاب ملتا ہے وہ اپنے اندر حقیقت رکھتا ہے۔ پھر دو خوابیں مع تعبیر ذکر فرمائی ہیں ص ۵۰۲ - ۵۰۶

نیز دیکھو "خطاب" اور "رؤیا"

۲- "اس عاجز غلام احمد قادیانی کی آسمانی گواہی طلب کرنے کے لئے ایک دُعا اور حضرت عزت سے اپنی نسبت آسمانی فیصلہ کی درخواست" ص ۵۰۷ - ۵۱۲

۳- اشتہار "اپنی جماعت کے لئے اطلاع" ص ۵۱۳ - ۵۱۶

۴- "اشتہار واجب الاظہار" اپنی جماعت کے لئے اور گورنمنٹ عالیہ کی توجہ کے لئے" اور سلسلہ کے لئے "مسلمان فرقہ احمدیہ" کے نام کی تجویز ص ۵۱۷ - ۵۲۸

۵- "اپنی جماعت کے لئے ایک ضروری اشتہار" ص ۶۲۴

اعتراضات

(ا) اصولی بات۔

ایسا اعتراض کرنا جو دوسرے پاک نبیوں بلکہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی وہی اعتراض آوے مسلمانوں اور نیکوں کا کام نہیں ص ۱۵۵

(ب) عبدالحق غزنوی کے اعتراضات اور اُن کے جوابات

۱- عبدالحق غزنوی کے اس اعتراض کا جواب کہ استجابت دعا میں مقابلہ بذریعہ بیماروں کی شفا کے جو تجویز پیش کی ہے وہ اس لئے لائق قبول نہیں کہ بھلا سارے مشائخ پنجاب، ہندوستان کے کس طرح جمع ہوں اور ان کے اخراجات کا کون متکفل ہو ص ۵۳۸ - ۵۳۹

۲- ٹھٹھے اور ہنسی سے ایک نشان مانگا ہے کہ فلاں صحابی (مراد مولوی عبدالکریم صاحبؓ) کی ٹانگ کمزور ہے وہ درست ہو جائے اور بصارت ٹھیک نہیں وہ ٹھیک ہو جائے اور اس کا جواب کہ مکہ کے لوگوں نے بھی ایسے ہی نشان مانگے تھے ان کی مثالیں حضرت عیسیٰ سے بھی ایسے نشان مانگے گئے۔ مانگنے والوں کو انہوں نے بد اور حرامکار قرار دیا۔ یہ ایک اوباشانہ طریق ہے ص ۵۳۸ - ۵۴۱

۳- اس اعتراض کا جواب کہ مرزا متفرق مواضع کے مباحثات میں شرمندہ اور لاجواب ہوا اور ہر مجمع میں خائب وخاسر اور نامراد رہا۔ یہ ہے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور مسئلہ وفات مسیح کا ذکر کہ نقلی اور عقلی طور پر اتمام حجت کی اور میرے ہاتھ پر سَو کے قریب نشان ظاہر ہوا۔ ہمیشہ نبی اور راستباز شریر لوگوں سے ایسے ہی الفاظ سُنتے رہے ہیں اور مسلمانوں میں آپکی دعوت کو قبول کرنے کے لئے ایک جوش کا پایا جانا ص ۵۴۱ - ۵۴۴

۴۔ اعتراض:۔ مباہلہ میں کما حقہ علی رؤس الاشہاد رسوا اور ذلیل ہو کر قابل خطاب اور لائق جواب علماء و عظام صوفیہ نہیں رہا۔ اور اس کا تفصیلی جواب کہ ہمارے اقبال اور ترقی اور تمہارے ادبار اور تنزل کا دن مباہلہ کا دن ہی تھا۔ اس کے بعد جو تائیدات الٰہیہ ظاہر ہوئیں ان میں سے چند یہ ہیں:۔

(ا) مباہلہ کے میدان میں ہی جبکہ دونوں فریق موجود تھے تمہاری جماعت میں سے منشی محمد یعقوب برادر حافظ محمد یوسف نے قسم کھا کر رو رو کر مولوی عبداللہ غزنوی کی یہ شہادت سنائی۔ ایک نور آسمان سے اترا ہے اور وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے گویا تمہیں تمہارے استاد کی گواہی سے تمہاری جماعت کے آدمی کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے رسوا کر دیا۔ ص۵۴۶، ۵۴۷ و ص۵۶۳

(ب) مباہلہ کے بعد جو سلسلہ کے لئے مجھے مالی فتوحات حاصل ہوئیں۔ وہ روپیہ تیس ہزار سے کم نہ تھا ص۵۴۷

(ج) مباہلہ کی تاثیر کا نشان تیس ہزار کی جماعت کا میرے ساتھ شامل ہونا ہے جو مباہلہ سے پہلے صرف تین سو کے قریب تھی ص۵۴۷ و ص۵۴۸

(د) آتھم کا وفات پا کر ہمیشہ کے لئے اسلامی مخالفت کو ختم کر کے دنیا سے رخصت ہو جانا ص۵۴۷

(ھ) لیکھرام کے قتل کا نشان ظاہر ہوا جس پر تخمیناً تین ہزار مسلمان اور ہندوؤں نے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی ایک محضر نامہ پر یہ گواہی اپنے قلم سے ثبت کی ص۵۴۷

(و) عظیم الشان قبولیت کا زمین پر پھیل جانا اور بڑے بڑے امراء اور تجار وغیرہ کا جماعت میں داخل ہونا ص۵۴۸

(ز) پھر اس پیشگوئی کا پورا ہونا کہ عبدالحق غزنوی نہیں مرے گا جب تک میرا چوتھا بیٹا پیدا نہ ہو ص۵۴۹

(ح) حلفیہ بیان کہ میری عزت اور قبولیت مباہلہ سے پہلے ایک قطرہ کے موافق تھی اور اب مباہلہ کے بعد ایک دریا کے مانند ہے ص۵۴۸

۵۔ اس اعتراض کا جواب کہ آتھم اور داماد مرزا احمد بیگ اور آپ کے فرزند موعود کا کوئی نتیجہ ظہور میں نہ آیا:۔

(ا) آتھم سے متعلق پیشگوئی شرطی تھی اور شرط کے مطابق پوری ہو گئی۔ پھر آتھم سے مقابلہ میرے دعویٰ کے متعلق نہ تھا۔ وہ عیسائی دین کو سچا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ مفتری کہتا اور قرآن کے کلام اللہ ہونے کا منکر تھا اور میں کہتا تھا کہ عیسائی مذہب اپنی اصلیت پر قائم نہیں۔ تثلیث کفارہ وغیرہ سب باطل ہیں۔ اگر پیشگوئی جھوٹی نکلی اور عیسائیوں کی فتح ہوئی تو تمہیں عیسائی ہو جانا چاہیئے۔ نیز آتھم کے رجوع الی الحق کا ثبوت اور یہ کہ پیشگوئی سننے کے وقت اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہنے پر پشیمانی کا اظہار کیا تھا اور

دیگر ثبوت ص ۵۴۹ - ۵۵۴

(ب) آتھم اور لیکھرام دو قوموں سے اسلام کے مقابل پر اُٹھے۔ انہیں آسمانی فیصلہ سُنایا گیا کہ جو شخص جھوٹے مذہب پر ہوگا وہ سچے مذہب پر قائم فریق سے پہلے مرجائے گا اور وہ دونو میری زندگی میں مَر گئے ص ۵۵۲

(ج) آتھم کی پیشگوئی اس کے ڈرنے کی وجہ سے جمالی رنگ میں اور لیکھرام کی اس کی بیباکی اور شوخی کی وجہ سے جلالی رنگ میں ظاہر ہوئی ص ۵۵۳-۵۵۴

(د) احمد بیگ پیشگوئی کے مطابق مرگیا۔ اس کا داماد پیشگوئی میں شرط کی وجہ سے مہلت دیا گیا۔ کیونکہ احمد بیگ کی موت سے وہ ڈر گئے اور شرط سے فائدہ اُٹھایا۔ یہ پیشگوئی بھی آتھم کی پیشگوئی کی طرح شرطی تھی۔ اگر نہ بھی ہوتی تو وعید ہونے کی وجہ سے یُونس نبی کی پیشگوئی سے مشابہ ہوتی ص ۵۵۴

(ھ) فرزند موعود کا جواب

اوّل خدا نے وعدہ کے موافق مجھے چار لڑکے عطا فرمائے اور ہر ایک کے پیدا ہونے سے پہلے خاص وحی سے بشارت دی ص ۵۵۵ و ص ۱۵۴ مع حاشیہ ص ۱۵۲-۱۵۳ وحاشیہ ص ۲۸۹-۲۹۱

دوم۔ عبدالحق نے اشتہار دیا کہ اس کے لڑکا ہوگا۔ وہ کہاں ہوا۔ کاش مردہ ہی پیدا ہوتا۔ میں نے کوئی ایسا الہام نہیں لکھا جس میں ذکر ہو کہ اس سال میں یا اس الہام کے قریب حمل سے وہ لڑکا پیدا ہوگا کبھی اجتہادی غلطی ہوجاتی ہے ص ۵۵۵

۶۔ اس اعتراض کا جواب کہ مرزا یقیناً جانتا ہے کہ اس فضول کام کے لئے کسی نے نہیں آنا ہے مفت میں میری شیخی مشہور ہوجائے گی۔ کیا دین کا کام فضول ہے جس سے ہزارہا جانیں جھوٹ اور ضلالت سے نجات پاتی ہیں۔ نذیر حسین دہلوی باوجود پیرانہ سالی شیخ محمد حسین بٹالوی کے لڑکے کی شادی پر بٹالہ آیا یا سیالکوٹ کے ضلع تک گیا۔ بجز کھانے پینے کے اور کیا غرض تھی۔ لیکن ہم خدا کی حجت پوری کرنے کے لئے ایسے علماء کو کرایہ دینے کے لئے بھی تیار ہیں ص ۵۵۶-۵۵۷

۷۔ اس استہزاء کا جواب کہ اسے نئے عیسائیو اور نیا گرجا بنانے والو۔ ہم ایک سہل اور نہایت آسان طریق بتاتے ہیں وہی کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی ٹانگ کی کمزوری اور آنکھ کی بصارت کا خلل دُور کردو۔ یہ ہے کہ

(ل) کفار نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسے نشانات مانگے تھے اور ان کی مثالیں۔ اور الزامی جواب۔ اور مسیحؑ نے اقتراحی نشان مانگنے والوں کو بد اور حرامکار کہا اور ایک شیطان نے بھی ایسا ہی نشان مانگا تھا اور دوسرے نشانات کا مطالبہ ص ۵۵۷-۵۶۱

(ب) خدا تعالےٰ میرے ہاتھ پر نشان اس سُنت

۔کے موافق ظاہر کرتا ہے جو قدیم سے اپنے مامورین سے دکھتا ہے۔ سُنّت کے التزام سے اگر کوئی شیطان بن کر بھی آوے اُسے الٰہی نشانوں سے قائل کر دیا جائے گا ص۵۵۹

(ج) آپ ایک جماعت لنگڑوں۔ لُولوں۔ اندھوں۔ کانوں اور دوسرے بیماروں کی لے آؤ۔ پھر قرعہ اندازی کے طریق پر ان میں سے جس جماعت کو خدا میرے حوالے کریگا اگر ان میں مغلوب رہا تو تمہاری گالیوں کا مستحق ہوں گا ورنہ تمہاری گالیاں تم پر آئیں گی ص۵۵۹ نیز دیکھو "نشانات"

۸۔ اس اعتراض کا جواب کہ مرزا اور مرزائیوں کو قیامت اور حساب اور جنّت اور دوزخ پر ایمان نہیں، دہریہ معلوم ہوتے ہیں۔ یہ ہے

(ا) میں نے مسیح کی وفات کا ثبوت آیت فلمّا توفیتنی سے دیا اور یہ کہ توفی کے معنے قبض رُوح کے ہیں اور حدیث معراج اور مسیح کی عمر کا ایک سو پچیس برس ہونا حدیث سے اور دوسرے ملک میں جانا حدیث کنز العمال سے ثابت کیا اور امامکم منکم۔ اگر اس کا جواب ہے تو پیش کرو ورنہ تم مفتری ہو ص۵۶۲-۵۶۳

(ب) اگر میں مفتری ہوں اور مجھے قیامت وغیرہ پر ایمان نہیں تو تو اپنے اُستاد عبداللہ غزنوی کو کیا سمجھیگا جس نے مجھے سچا اور منجانب اللہ اور مظہر نور الٰہی قرار دیا۔ اسی طرح تمہارے استاد کے مرشد میاں صاحب کوٹھہ والے بھی قریب موت کے یہ وصیت کر گئے تھے کہ مہدی پیدا ہو چکا ہے اسی طرح تمہارے استاد کا یہ کشف ہو کر ایک نور آسمان قادیان پر نازل ہوا۔ اور میری اولاد اس سے محروم رہ گئی تو بتاؤ انہیں قیامت وغیرہ پر ایمان کیونکر ہوگا ص۵۶۳-۵۶۶

۹۔ اس اعتراض کا جواب کہ "مرزا کی کتابیں اس قسم کے جھوٹ اور افتراؤں سے بھری ہوئی ہیں" اس تقریر کا ماحصل یہ ہے کہ عبداللہ غزنوی نے ایسے مفتری کا نام صادق اور منجانب اللہ رکھ کر جھوٹ اور افترا سے کام لیا ص۵۶۶-۵۶۷

۱۰۔ اس اعتراض کا جواب کہ تین جھوٹ بولے اوّل کہ حدیث بخاری میں توفیتنی کے معنے امتنی بیان ہوئے ہیں۔

جواب۔ میرے الفاظ سے ظاہر ہے کہ اصل مقصود احادیث کا خلاصہ مضمون یا حاصل مطلب لکھنا ہے اصل لفظ نہیں۔ بخاری نے متوفیك کے معنے ممیتك ذکر کرکے فلما توفیتنی کی آیت کا بغرض تظاہر آیتین ذکر کرکے بتلایا ہے کہ یہی تفسیر توفیتنی کی ہے۔ قرآن مجید میں صدق باعتبار التأویل والمآل کی مثالیں۔ باوجود ترتیبی اور فصاحتی اختلاف کے کافروں کی طرف اور توریت کی طرف اقوال منسوب کئے گئے ہیں ص۵۶۷-۵۷۱ نیز دیکھو "صدق"

دُوسرا جھوٹ یہ کہنا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جو فوت نہیں ہوگیا سراسر جھوٹ ہے قرآن میں خلت من

قبله الرسل ہے یعنی آپ سے پہلے پیغمبر گذرے
ص ۵۷۱ - ۵۷۲

جواب (ا) گذرنے سے مراد مرنا بھی ہوتا ہے جیسے فلاں بیمار گذر گیا۔ پھر شیخ سعدی کا شعر اور عربی شعر اور تفاسیر کے حوالے اپنی تائید میں پیش کئے ہیں اور خود آیت نے افأن مات او قتل سے خلت کی تفسیر کر دی ہے ص ۵۷۲

(ب) اگر قرآن شریف کی کسی آیت یا کسی حدیث قوی یا ضعیف یا موضوع یا کسی قول صحابی یا امام یا جاہلیت کے خطبات یا دواوین اور ہر قسم کے اشعار یا اسلامی فصحاء کے نظم یا نثر سے خلت کے معنوں میں سے کسی کا مع جسم عنصری آسمان پر جانا بھی ثابت کر دیں تو میں ایک ہزار روپیہ بطور انعام دوں گا ص ۵۷۲ - ۵۷۶

تیسرا جھوٹ۔ حضرت مسیحؑ اور تمام نبیوں کی موت پر اجماع ہو جانا یہ بھی سفید جھوٹ ہے ص ۵۷۵

جواب۔ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت پر صحابہ کے اجماع سے افضل واعلیٰ اجماع مسیحؑ اور گذشتہ نبیوں کی موت پر ہوا تھا۔ بخاری کی حدیث جس میں حضرت ابوبکرؓ کا آیت وما محمدٌ الا رسول قد خلت من قبله الرسل سے آنحضرتؐ کی وفات پر استدلال کا ذکر ہے۔ گو حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کی بیعت کرنے میں بعض صحابہ کو توقف اور تردد ہوا لیکن حضرت ابوبکرؓ کے استدلال پر کسی صحابی نے اعتراض نہیں کیا۔ اور قسطلانی نے حضرت عمرؓ کا قول ما مات رسول اللّٰہ ولا یموت حتیٰ یقتل المنافقین اور ملل ونحل میں شہرستانی نے حضرت عمرؓ کا یہ قول نقل کیا ہے وانما رفع الی السماء کما رفع عیسی ابن مریم اور حضرت ابوبکرؓ کا ان سب خیالات کی تردید کے لئے آیت قد خلت پڑھنا اور تمام صحابہ کا جیسے کہ بخاری کی روایت "کلهم" سے ظاہر ہے مسیحؑ اور گذشتہ تمام انبیاء کی وفات پر اجماع ہونے پر لطیف بحث ص ۵۷۷ - ۵۸۶ و ص ۵۹۱ - ۵۹۲

نیز دیکھو "مسیح موعود" کی حضرت ابراہیم سے مشابہت

افغان

(ا) یہ لفظ عبرانی معلوم ہوتا ہے بمعنی بہادر۔ حضرت مسیحؑ افغانستان سے پنجاب اور ہندوستان اور پھر کشمیر آئے ص ۶۹

(ب) افغان کے بنی اسرائیل سے ہونے کا ثبوت ص ۷ و ص ۹۵ - ۱۰۷

(ج) افغان کی اولاد میں سے ابدالی فرقہ کے چوبیس قبائل کے اسماء ص ۱۰۰

اقتراحی نشانات دیکھو "نشانات"

الہامات

(ا) ملہمین کو کبھی اجتہادی طور پر بھی اپنے الہام کے معنے کرنے پڑتے ہیں۔ مجھے ایسے الہام کئی دفعہ ہوتے ہیں جن کے مدت کے بعد معنے کھلتے ہیں جیسے انا اخرجنالک زروعا یا

نتوفینك یعنی جو کچھ تیرے ظہور کی اصل مدعا یعنی کسرِ صلیب دلائل عقلیہ و رُوحانیہ ہے اس سے بہت کچھ تیری زندگی میں ہی ظاہر ہو جائیگا ص ۳۵۶

۷۱۔ عجل جسد لہ خوار لہ نصب وعذاب ص ۳۷۹

۷۲۔ بشرنی ربی بموته فی ست سنة ص ۳۸۷

۷۳۔ ستعرف یوم العید والعید اقرب ص ۳۹۷

۷۴۔ فستذکرون ما اقول لکم و افوض امری الی الله ص ۴۱۵

۷۵۔ الہامات۔ ان الذین یصدون عن سبیل الله سینالھم غضب من ربھم۔ ۔ ۔ أتعجب لامری۔ ۔ ۔ جزاء سیئة سیئة بمثلہا و ترھقہم ذلة ۔ ۔ ۔ الی ۔ ۔ محسنون ص ۴۲۵

۷۶۔ آید آں روزے کہ مستخلص شود ص ۴۵۱

۷۷۔ یآدم اسکن انت و زوجك الجنة ص ۴۷۶ و ص ۴۷۸ و ص ۴۷۹

۷۸۔ اردت ان استخلف فخلقت آدم ص ۴۷۵

۷۹۔ ایتہا المرأة توبی توبی فان البلاء علی عقبك ص ۵۵۷

امہات المومنین

اس کتاب کی اشاعت کے وقت مسلمانوں نے گورنمنٹ کو جتلایا ہم اس کا جواب لکھنا نہیں چاہتے صرف اس کے مصنف کو سزا دلانا چاہتے ہیں جس میں انہیں ناکامی ہوئی ص ۱۵۷-۱۵۸

انجیل جمع اناجیل

۱۔ محقق شارحین کے نزدیک انجیلوں کے دو حصے ہیں۔ ایک دینی تعلیم جو حواریوں کو مسیح سے ملی جو اصل روح انجیل ہے۔ دوسرے تاریخی واقعات جیسے حضرت مسیح کا شجرہ نسب، ان کا پکڑا جانا۔ ان کا مارا جانا، مسیح کے وقت ایک معجزنما تالاب کا ہونا وغیرہ یہ باتیں الہامی نہیں ص ۲

۲۔ مبالغہ آمیز کلام۔ مثلاً جس قدر مسیح نے کام کئے یعنی معجزات دکھائے اگر وہ کتابوں میں لکھے جاتے تو وہ کتابیں دنیا میں سما نہ سکتیں ص ۳

۳۔ کوئی عبرانی انجیل عیسائیوں کے پاس موجود نہیں چار انجیلیں بہت سی انجیلوں میں سے انتخاب کی گئیں جن کو بعض یونانیوں نے حضرت مسیح کے پیچھے بنا کر ان کی طرف منسوب کر دیا۔ اور مسیح کو ایک یونانی آدمی تصور کیا حالانکہ ان کی مادری زبان عبرانی تھی نہ یونانی اور لاطینی ص ۱۴۱-۱۴۲

۴۔ ان انجیلوں کی پیروی سے خدا کا جلال ہرگز کسی شخص کو نہیں ملتا اور نہ ہی انجیلوں میں ایمان کی مذکورہ علامات کسی عیسائی میں پائی جاتی ہیں ص ۱۴۲

انسان

اپنی باتوں سے ایسا ہی پہچانا جاتا ہے جیسے درخت اپنے پھلوں سے ص ۵۲۱

انگریزی گورنمنٹ

۱۔ ملازمت پیشہ حکومت کے پاس میرے خلاف جھوٹی

خبریں پہنچاتے اور مجھے حکومت کا باغی ٹھہراتے ہیں حالانکہ میں نے اس حکومت کی تعریف اور اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں اشتہار اور رسائل شائع کئے ہیں کہ اگر اکٹھے کئے جائیں تو پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں ص۱۵۵

۲۔ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنایا ہم گواہ ہیں کہ اسلام کی دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت کے امن بخش سایہ سے پیدا ہوئی ہے ص۱۵۶

۳۔ انگریزی گورنمنٹ کے عدل و انصاف کا ذکر جو ہر ایک قوم اور فرقہ کو مساوی آنکھ سے دیکھ کر ان کی حق رسی میں مشغول ہے اور اس کی خدمت میں درخواست ص۴۸۶۔ دیکھو "درخواست"

۴۔ انگریزی حکومت اور سکھوں کے عہد حکومت کا مقابلہ کہ سکھوں کے عہد حکومت میں مسلمان فرائض مذہبی کی بجا آوری اور اذان دینے سے روکے گئے تھے اور گائے کے ذبح کرنے پر قتل کے واقعات اور مساجد کی بے حرمتی اور اس کے مقابل انگریزی حکومت کا فرائض مذہبی بجا لانے میں پوری آزادی دینا۔ مال وجان و آبرو کی حفاظت اور مذہبی معابد کا احترام کرنا وغیرہ ص۶۰۵ - ۶۰۸ و ص۶۲۴

۵۔ خدا تعالیٰ کی ہم پر بہت رحمتیں ہیں

(ا) اس نے ہمیں جلتے تنور سے نکالا۔ سکھوں کا زمانہ ایک آتشی تنور تھا اور انگریزوں کا قدم رحمت و برکت کا قدم ہے ص۶۰۸

(ب) ہوشیارپور میں ایک مؤذن کے اونچی آواز دینے کا واقعہ اور بڑے بڑے رئیس نہایت ڈپٹی کمشنر کے پاس شاکی ہوئے کہ ہمارے آٹے اور برتن بھرشٹ ہو گئے۔ اس نے اپنے سامنے اذان دلوائی۔ پھر کہا کہ ہمیں تو اس سے کوئی ضرر نہیں پہنچا اور مؤذن سے کہا جاؤ جس طرح چاہو اذان دو ص۶۰۹

(ج) اسی طرح قادیان میں ایک کاردار کی موجودگی میں ایک مسلمان سپاہی کا زور سے اذان دلوانے کا واقعہ اور ہندوؤں کا شور وغل اور آخر کاردار کا کہنا کہ اب تو لاہور میں کھلے طور سے گائے ذبح ہوتی ہے تم اذان کو روتے ہو ص۶۰۹ - ۶۱۰

(د) اس حکومت کے ذریعہ جہالت دُور ہوئی۔ علم کی اشاعت ہوئی۔ صحیح بخاری کی زیارت کے لئے دعائیں کرتے تھے۔ اب دو چار روپے میں ملتی ہے۔ دو واقعات کا ذکر ص۶۱۰ - ۶۱۱

(ھ) ایک برکت تائید دین کے لئے اس گورنمنٹ کے عہد میں یہ ہوئی کہ مذہب کی اشاعت کی آزادی کی وجہ سے عقلی قویٰ اور ذہنی طاقتوں میں اور علم کلام میں بڑی ترقی ہوئی۔ اب اگر کوئی روم یا شام کا رہنے والا خواہ کیسا ہی عالم فاضل کیوں نہ ہو آجائے تو وہ عیسائیوں یا آریوں کے اعتراضات کا جواب نہ دے سکے گا کیونکہ آزادی

ب

قصہ ہے اس ظالمانہ سلوک کو ہم گوتم بدھ کی طرف منسوب نہیں کر سکتے صـ۸۹

(ج) بُدھ کا شیطان۔ دوزخ۔ جنت وغیرہ پر ایمان تھا اور اس کی تفصیل صـ۹۱ - ۹۲

براہین احمدیہ اور نزول مسیح

براہین احمدیہ میں قبل قطعی علم جو خدا سے منکشف ہوا۔ اپنے خیال سے یہی لکھا گیا تھا کہ خود عیسیٰؑ دوبارہ آئیں گے مگر خدا نے اپنی متواتر وحی سے اس عقیدہ کو فاسد قرار دیا اور مجھے کہا کہ تو ہی مسیح موعود ہے صـ۸۵

برنباس

انجیل میں لکھا ہے کہ مسیح مصلوب نہیں ہوا اور نہ صلیب پر مرا ہے صـ۲۱

بروز

(ا) اہل حقیقت و معرفت کے نزدیک مراتب وجود دوریہ ہے۔ یعنی نوع انسان میں سے بعض بعض کی خو اور طبیعت پر آتے رہتے ہیں جیسے الیاس یحییٰ نبی کی اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیمؑ کی خو اور طبیعت پر آئے۔ ضروری تھا کہ مرتبہ آدمیت کی حرکت دوری زمانہ کے انتہا پر ختم ہوتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے راقم کو آخری زمانہ میں آدم کے قدم پر پیدا کر کے میرا نام الہام میں آدم رکھا اور زمین سے رُوحانی انسانوں سے خالی ہونے کے وقت خدا نے خود روحانی باپ بن کر آدم کو پیدا کیا اور ظاہری پیدائش کی رُو سے اسی طرح نر اور مادہ پیدا کیا جس طرح پہلا آدم ہوا تھا اور یہ انتہائی آدم جو مہدی کامل اور خاتم ولایت عامہ ہے پہلے آدم کے مقابلہ پر جو پہلا مولود تھا۔ خاتم الاولاد ہوا۔ الہام یا آدم اسکن انت و زوجك الجنّة میں اسی طرف اشارہ ہے صـ۴۷۵ - ۴۷۹

(ب) مشابہتیں۔ جس طرح آدم کی پیدائش زوج کے طور پر تھی ایک مرد اور ایک عورت۔ اسی طرح میری پیدائش ہوئی۔ میرے ساتھ لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنّت تھا۔ وہ پہلے ہوئی۔ اور میں اپنے والدین کے لئے خاتم الاولاد تھا۔ پھر جیسے آدم نے خدا سے ہدایت پائی ایسے ہی بعض اہل کشف نے مہدی خاتم الولایت کے متعلق لکھا ہے کہ وہ خدا سے براہ راست ہدایت پائے گا اور ان علوم و اسرار کا حامل ہوگا جن کا آدم خدا سے حامل ہوا صـ۴۷۹ - ۴۸۰

(ج) اس آخری آدم کا نام عیسیٰ رکھنے میں یہ اشارہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو بھی آدم صفی اللہ کے ساتھ ایک مشابہت تھی لیکن آخری آدم جو بروزی طور پر عیسیٰ بھی ہے آدم صفی اللہ سے اشد مشابہت رکھتا ہے اور گو آدم صفی اللہ کے کئی بروزات تھے لیکن یہ آخری بروز اکمل اور اتم ہے صـ۴۸۰ - ۴۸۱

(د) تمام ربانی کتابیں مسئلہ بروز کی قائل ہیں صـ۴۸۱

لڑکوں کی پیدائش کی طرف اشارہ تھا صفحہ ۱۴۶-۱۴۷
و صفحہ ۱۵۱ و صفحہ ۱۵۲

۳- پیشگوئی ڈپٹی عبداللہ آتھم کا ذکر۔ مخالفوں کے اعتراض کا کہ پندرہ ماہ میں فوت نہیں ہوا جواب اور آتھم کے رجوع کا ثبوت اور چار ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا اگر وہ قسم کھائے کہ اس نے اسلام کی طرف رجوع نہیں کیا۔ پیشگوئی میں رجوع کے ذکر سے اس نے فائدہ اٹھایا۔ لیکھرام کی پیشگوئی میں رجوع کی شرط نہ تھی اس لئے اسے تاخیر نہ ملی۔ یہ دو نو پیشگوئیاں جمالی اور جلالی رنگ میں ہیں۔ بعض اور پیشگوئیوں کا ذکر جلسہ مذاہب میں مضمون کے بالا رہنے کی اور مقدمہ اقدام قتل میں بری ہونے کی پیشگوئی۔ اور پیشگوئی کہ میں تجھے ایک نامور انسان بناؤں گا تیری محبت دلوں میں ڈالوں گا اور لوگ تیرے پاس دُور دُور سے آئیں گے اور تفصیل وقوع۔ اسّی برس کے قریب عمر ہونے سے متعلق پیشگوئی۔ براہین میں تین ابتلاؤں کی پیشگوئی اور اس کی تفصیل۔ اسی طرح پنڈت دیانند کی موت سے چھ ماہ قبل موت کی خبر دی۔ شرمپت کے بھائی بشمبر داس کی نصف قید رہنے کے متعلق پیشگوئی کا ذکر وغیرہ اور پسر موعود کی پیشگوئی پر اعتراض کا جواب صفحہ ۱۴۸-۱۵۲ مع حاشیہ صفحہ ۱۵۲-۱۵۳ وحاشیہ صفحہ ۲۸۹-۲۹۲ اور پیشگوئی متعلقہ لیکھرام اور چار ہزار مصدقین میں سے ۷۶ کے اسماء مع پتہ وعبارت تصدیق

کہ موت لیکھرام پیشگوئی کے مطابق ہوئی صفحہ ۱۴۷-۱۹۱

پیشگوئیاں مندرجہ ضمیمہ تریاق القلوب [۱]

۱- سردار محمد حیات خاں کی معطلی اور اس پر مقدمہ اور آپ کی دُعا سے بَری ہونے کی پیشگوئی۔ خواب میں کہنا کہ خدا تم کو اس بلا سے نجات دیگا اور اس کا ثبوت صفحہ ۱۹۲-۱۹۳

۲- آریہ شرمپت کے بھائی بشمبر داس کا مقدمہ فوجداری میں قید ہونا اور شرمپت کی درخواست پر اس کے لئے دُعا اور پھر خواب میں دیکھنا کہ اس کی نصف قید رہ جائے گی اور اس کا ساتھی خوشحال پُوری قید بھگتے گا اور اس سے متعلق بَری ہونے کی غلط خبر مشہور ہونے پر الہام لا تخف انّک انت الاعلیٰ اور ایسا ہی ہوا صفحہ ۱۹۳-۱۹۵

۳- پنڈت دیانند سرسوتی کی موت سے تین ماہ پہلے اس کی موت کی خبر دینا صفحہ ۱۹۵

۴- آریہ ملاوامل کا تپ دق میں مبتلا ہونا اور اس کے حق میں دعا اور اس پر الہام اور اس کا شفا پانا صفحہ ۱۹۵-۱۹۶

۵- الہام تری فخذاً الیماً کے ہونے کے معاً بعد دو گھوڑے سواروں کا آنا اور ایک کی ران میں سخت درد کا ہونا اور علاج پوچھنا صفحہ ۱۹۶

۶- کشف میں خدا تعالےٰ دیکھنا اور سُرخ سیاہی کے قطروں کا آپ کی قمیص پر گرنا صفحہ ۱۹۷

۷- والد صاحب کی وفات سے پہلے عزاپرسی کے

طور پر والسّماء والطارق کا الہام اور اس
کے بعد الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ کا الہام
ہونا۔ اس الہام کا مہر میں کندہ کروانا اور اس
کے پورا ہونے کا ذکر صـ ۱۹۸-۱۹۹

۸۔ دو ہزار مرتبہ سے بھی زیادہ ایسا ہوا کہ خدا تعالیٰ
نے میری حاجت کے وقت الہام یا کشف کے
ذریعہ روپیہ آنے سے متعلق خبر دی اور بعض
وقت بھیجنے والے کا نام اور تاریخ بھی بتادی
اور ویسے ہی واقع ہوا صـ ۱۹۹-۲۰۰

۹۔ الہام نبشرك بغلام حسین جبکہ پہلی بیوی
سے اولاد کا ہونا موقوف ہو چکا تھا۔ پھر شادی
ہوئی۔ تین لڑکے ہوئے اور وہ لڑکا بھی دیا۔
صـ ۲۰۰-۲۰۱

۱۰۔ بکر و ثیب کا الہام۔ دو عورتیں نکاح میں
آئیں گی ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ صـ ۲۰۱

۱۱۔ سادات میں شادی کے متعلق الہام۔ ہر چہ باید
نوعروسے را ہمہ ساماں کنم۔ اور اس کی اطلاع
پانے پر مولوی محمد حسین کا فکر کرنا کہ کمزوری کی
وجہ سے شادی کے لائق نہ تھے۔ لیکن اولیاء اللہ
کی خوارق اور روحانی قوتوں کا منکر نہیں
صـ ۲۰۱-۲۰۲

۱۲۔ نواب محمد علیخان جھجر کی سرائے کی بیکاری کے
سلسلہ میں ان کا دعا کے لئے خط لکھنا اور اس
خط کے پہنچنے سے پہلے حضور کو اس کے مضمون
سے اطلاع دیئے جانا اور پھر پیشگوئی کا عجیب
رنگ میں پورا ہونا صـ ۲۰۲-۲۰۶

۱۳۔ راجہ جہاندا دخاں کا ایک نشان کے پورا ہونے
پر بیعت کرنا صـ ۲۰۶

۱۴۔ اپنے ایک زمینداری مقدمہ کے متعلق خواب کہ
جھنڈا سنگھ دخیلکار کے خلاف ڈگری ہو گئی
ہے۔ جھنڈا سنگھ کے کہنے پر شرمپت نے مسجد
میں آکر یہ خبر مجھے دی کہ مقدمہ خارج ہو گیا
ہے۔ تب ایک غیبی آواز آئی۔ ڈگری ہو گئی ہے۔
معلوم ہوا کہ جس حکم کی بنا پر تحصیلدار نے مقدمہ
خارج کیا تھا وہ حکم کمشنر کے حکم سے منسوخ ہو
چکا تھا اس لئے اس نے پہلا فیصلہ چاک کر کے
دوسرا فیصلہ ڈگری کا لکھا صـ ۲۰۶-۲۰۸

۱۵۔ آخری وقت سمجھ کر جب شدت مرض میں مجھے تیسری
مرتبہ سورہ یٰس سنائی گئی تو خدا تعالیٰ نے دوسرے
نبیوں کی طرح مجھے یہ دعا سکھائی۔ سبحان اللہ
وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ اللّٰھم صلّ
علٰی محمّد وآلِ محمّد۔ اور اس کا علاج الہاماً
بتایا گیا اور اس کے مطابق شفا ہوئی صـ ۲۰۸-۲۰۹

۱۶۔ اعظم بیگ اکسٹرا اسسٹنٹ نے ہمارے بعض
بے دخل شرکاء کے حصے خرید کر ان سے ملکیت
قادیان کے مقدمے کرائے۔ گو میرے بھائی غلام قادر
کو اپنی فتحیابی پر بہت یقین تھا۔ میں نے دعا
کی تو الہام ہوا اجیب کل دعائك الا فی
شرکائك۔ میں نے تمام عزیزوں کو الہام
سنایا۔ مگر انہوں نے مقدمہ جاری رکھا۔ آخر

چیفکورٹ میں فاش شکست ہوئی ص۲۰۹-۲۱۰

۱۷- مرزا غلام قادر سخت بیمار رہ کر مشت استخواں ہو گئے اور خواب دیکھا جس کی تعبیر وفات پانا تھی۔ تب میں نے ان کی شفا کے لئے جناب الٰہی میں توجہ کی۔ اس سے تین مقصد تھے:۔

۱- آیا ایسی دعا جناب الٰہی میں قبول ہوتی ہے یا نہیں۔ ۲- کیا قانون قدرت میں ہے کہ ایسے بیمار کو بھی اچھا کر دے۔ ۳- کیا ایسی منذر خواب بھی رد ہو سکتی ہے۔ تھوڑے ہی دن دعا کرتے گزرے تھے کہ میرے بھائی تندرست ہو گئے اور پندرہ برس پوری تندرستی کے ساتھ زندہ رہے ص۲۱۰-۲۱۱

۱۸- جب مرزا غلام قادر صاحب کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ اب بہت جلد وفات پانے والے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا ص۲۱۱-۲۱۲

۱۹- سیٹھ عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا تاجر مدراس کی غم سے رہائی کے لئے دعا کے بعد بشارت بذریعہ الہام ص۲۱۲

۲۰- سعداللہ لدھیانوی کے حضرت مولوی نورالدین صاحب کے لڑکے کی وفات پر اعتراض کے بعد نعم البدل کے لئے دعا کی تو نیند غالب آگئی اور خواب میں مولوی صاحب کی گود میں لڑکا کھیلتے دیکھا اس وقت الہام بھی ہوا کہ لڑکا پیدا ہوگا اس کے پانچ سال بعد عبدالحی پیدا ہوا ص۲۱۲-۲۱۳

۲۱- مبارک احمد کی پیدائش اور الہام انّی اسقط من اللہ واصیبہٗ ص۲۱۳-۲۱۴

۲۲- پہلے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کشفی طور پر خبر دی گئی اور مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا پایا "محمود" ص۲۱۴

۲۳- دوسرے لڑکے بشیر کے پیدا ہونے کی بشارت الہام سیولد لک الولد ص

۲۴- تیسرے لڑکے شریف احمد کی بشارت پیدائش سے نو ماہ پہلے انا نبشرک بغلام کے الفاظ میں دی ص۲۱۴-۲۱۵

۲۵(ا) چوتھے لڑکے مبارک احمد کی پیدائش کے متعلق پیشگوئی اور اس کی تفصیل بحوالہ انجام آتھم اور ضمیمہ اور الہام اصبر ملیا ساھب لک غلاما زکیا اور الہام ہوا رب اصلح زوجتی اور اس سے متعلق دیگر الہامات ص۲۱۵-۲۱۸

(ب) پنجاب اور ہندوستان بلکہ تمام دنیا میں اس پیشگوئی کی کوئی نظیر نہیں ملیگی کہ پہلے خدا تعالیٰ نے کسی کو چار لڑکوں کے پیدا ہونے کی اکٹھی خبر دی ہو۔ اور پھر ہر ایک کے پیدا ہونے سے پہلے اپنے الہام سے اس کے پیدا ہونے کی اطلاع دی ہو اور ان کتب اور اشتہارات کا ذکر جن میں یہ خبریں دی گئیں۔ سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء اور اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء میں محمود کے پیدا ہونے کی پیشگوئی ہے اور اشتہار تکمیل تبلیغ میں اس کے پیدا ہو جانے کی خبر دی گئی ہے۔ اسی طرح

بقیہ لڑکوں کے متعلق ص ۲۱۸ - ۲۲۳

۲۶۔ جلسہ اعظم مذاہب لاہور منعقدہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء میں مضمون کے غالب رہنے سے متعلق الہام اور ایسا ہی وقوع میں آنا اور ایک شخص کا سیالکوٹ سے خوشی میں ایک سو روپیہ بھیجنا اور اس سے متعلق اشتہار جو ۲۱ر دسمبر کو شائع ہوا۔ جس میں مضمون کے غالب رہنے سے متعلق الہام اور ایک کشف کا ذکر ہے جس میں ایک شخص نے باواز بلند کہا۔ اللہ اکبر خربت خیبر

ص ۲۲۳ - ۲۲۷

۲۷/۲۸ - براہین احمدیہ کی تالیف کے وقت عدم استطاعت کی حالت میں دعا کی تو جواب ملا بالفعل نہیں لیکن کچھ عرصہ گذرنے کے بعد اضطراب سے دُعا کی تو الہام ہوا ھزّ الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطباً جنیا۔ چنانچہ اس کے بعد بارش کی طرح روپیہ آیا۔ ص ۲۲۸ - ۲۲۹

۲۹۔ الہام۔ عبداللہ خان ڈیرہ اسماعیلخان۔ یعنی اُن کا خط بھی آئے گا اور روپیہ بھی اور ایسا ہی وقوع میں آیا ص ۲۲۹

۳۰۔ الرحمٰن علّم القرآن کے الہام کے بعد کرامت اور نشان کے طور پر معارف قرآنیہ کا بطور خرق عادت سکھایا جانا اور زبان عربی میں بلاغت و فصاحت کا عطا ہونا اور عربی کتب اور بعض سورتوں کی تفسیر لکھنا اور کتب کے نام اور دُوسروں کو دعوت مقابلہ۔ میاں نذیر حسین دہلوی اور محمد حسین

بٹالوی کا ذکر ص ۲۳۰ - ۲۳۱

۳۱۔ الہام آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدٰی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ اور یہ کہ تو ہی اس آیت کا مصداق ہے اور پہلے اولیاء اور ابدال میں سے کسی نے اپنے تئیں اس پیشگوئی کا مصداق نہیں ٹھیرایا اور غیر مذاہب آریہ سماج وغیرہ پر اتمام حجت کا ذکر۔ خدا تعالیٰ کے متعلق آریہ سماج کے عقیدہ کی تردید اور مسئلہ نیوگ کا ذکر اور یہ کہ وہ خوارق و کرامات سے بےنصیب ہیں اور صرف اسلام ہے جس کی پیروی سے انسان کو خدا تعالےٰ کا قرب میسر آتا ہے اور اس کی برکت سے کرامات اور پیشگوئیاں انسان سے ظاہر ہوتی ہیں اور اپنے وجود کو پیش کر کے دعوت مقابلہ۔

عیسائیوں کی نسبت اتمام حجت دو طرق سے کتابوں کے ذریعہ جیسے براہین احمدیہ اور نور الحق وغیرہ۔ دوسرے نشانوں کے ذریعہ۔ تیسرے خون مسیح اور کفارہ کی غلطی بیان کی جس سے مسیح کو ملعون ماننا پڑتا ہے۔ صلیب پر سے زندہ اُتارے جانے کے لئے انجیلی دلائل۔ میرے ذریعہ سے کسر صلیب ہوگئی۔ اب کسی کا سر صلیب اور مسیح موعود کی انتظار بے سود ہے۔ خونی مسیح کے عقیدہ کی تردید۔

سکھوں پر اتمام حجت کہ باوا نانک وراصل مسلمان تھے۔ چولہ کا ذکر۔ اور دیگر حالات جو

باوا نانک صاحب کے مسلمان ہونے پر دلالت کرتے ہیں

تمام مذاہب کو آسمانی برکات اور نشان دکھانے کے لئے چیلنج اور یہ کہ آسمانی نشانوں اور قبولیتوں اور برکتوں میں میرا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا صـ ۲۳۱ - ۲۴۹

۳۲- براہین احمدیہ میں عیسائیوں کی طرف سے ایک فتنہ کی خبر جو آتھم سے متعلق پیشگوئی سے پوری ہوئی۔ اور اس کی تفصیل اور تین حملوں کا الزام کہ ان کے قتل کیلئے کئے گئے مگر اس نے نالش نہ کی۔ اور قسم کھانے پر چار ہزار روپیہ انعام کا وعدہ پھر ڈاکٹر مارٹن کلارک نے اقدام قتل کا الزام لگایا صـ ۲۴۹ - ۲۵۴

۳۳- انت وجیہ فی حضرتی . . . الیٰ . . . فان من تعان وتعرف بین الناس اور اس عظیم الشان پیشگوئی کا شان و شوکت سے پورا ہونا ہر طریقہ کے انسان دور دراز ملکوں سے میری جماعت میں داخل ہوئے صـ ۲۵۴ - ۲۵۵

۳۴- شیخ بہاؤالدین مدارالمہام ریاست جوناگڑھ کا بچاس روپے بھیجنا اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے قبل از وقت اطلاع صـ ۲۵۵ - ۲۵۶

۳۵- لالہ بھیم سین کے وکالت کے امتحان میں پاس ہونے کی پیشگوئی اور اس کا وقوع صـ ۲۵۶

۳۶- خواب کے ذریعہ مہاراجہ تیجا سنگھ کی اطلاع ملنے پر لالہ بھیم سین کو بتائی جو اسی دن پوری ہوگئی صـ ۲۵۶ - ۲۵۷

۳۷- روپیہ کی سخت ضرورت کے وقت دعا کے جواب میں الہام - دس دن کے بعد موج دکھاتا ہوں اور پھر تمہیں امرتسر جانا ہوگا اور اس کا پورا ہونا صـ ۲۵۷ - ۲۵۸

۳۸- مولوی غلام علی قصوری کے شاگرد حافظ نور احمد منکر الہام کی موجودگی میں ایک الہام اور اس میں مندرجہ پیشگوئی کا پورا ہونا صـ ۲۵۸ - ۲۵۹

۳۹- حاجی ارباب محمد لشکر خاں کے قرابتی کے روپیہ آنے سے متعلق الہام اور اس کا پورا ہونا صـ ۲۵۹

۴۰- اپریل ۱۸۸۳ء میں صبح کے وقت بحالت بیداری جہلم سے روپیہ روانہ ہونے کی اطلاع دی گئی اور اس کا پورا ہونا صـ ۲۵۹ - ۲۶۰

۴۱- خواب دیکھا - نواب اقبال الدولہ صاحب کی طرف سے خط آیا ہے جس میں کسی قدر روپیہ دینے کا وعدہ ہے اور اس کا پورا ہونا صـ ۲۶۰

۴۲- ایک دوست کے ایک عزیز کے سنگین مقدمہ میں ماخوذ ہونے پر دعا کے لئے درخواست کرنا اور دعا کی قبولیت کے آثار اور مقدمہ میں شخص ماخوذ کا خلاصی پانا صـ ۲۶۰

۴۳- خواب میں ایک چبوترہ پر ایک خوبصورت لڑکے کو جو فرشتہ معلوم ہوا۔ ہاتھ میں پاکیزہ نان دیکھنا اور فرشتہ کا وہ نان مجھے دے کر کہنا کہ یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے اور اس کا پورا ہونا انہی کے حق میں براہین احمدیہ میں الہام اصحاب الصفہ ہے صـ ۲۶۱

۴۴- محمد حسین بٹالوی کے دوست میاں نجف علی کے بارہ میں کشفی طور پر معلوم ہونا کہ اس نے آپ کے متعلق مخالفت اور نفاق کی باتیں کی ہیں اور اس کا تصدیق کرنا ص ۲۶۳

۴۵- ایک نالی پر ہزارہا بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں۔ اور فرشتے آسمانی اجازت کے منتظر ہیں۔ میں نے قل ما یعبؤ بکم ربی لولا دعاؤکم آیت پڑھی۔ اور انہوں نے ان پر چھری چلادی۔ اس کے بعد کثرت سے ہیضہ کی وبا پھیلی جس سے لاکھوں جانیں تلف ہوئیں ص ۲۶۳-۲۶۴

۴۶- ایک شخص سے متعلق انگریزی میں الہام۔ دس از مائی اینیمی اور وہ واقعی دشمن ثابت ہوا ص ۲۶۵

۴۷- الہامات۔ قل جاء الحق و زهق الباطل اور هو الذی ارسل رسوله بالهدٰی اور بجرام کہ وقت تو نزدیک رسید وغیرہ اور ان میں مندرجہ پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی تفصیل ص ۲۶۵-۲۶۸

۴۸- الہامات۔ ینصرك الله من عنده و ینصرك رجالٌ نوحی الیهم من السماء یاتون من کل فج عمیق . . . الی . تحمدك ونصلی۔ اور ان میں مذکورہ پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی تفصیل و توضیح۔ مالی فتوحات اور اسلامی فاضلوں کے تو بہ نامے آنے کا ذکر اور فرقہ احمدیہ کی تعریف ص ۲۶۸-۲۷۲

۴۹- الحمد لله الذی جعل لك الصهر والنسب

چنانچہ خواجہ میر درد کے خاندان میں جو مشاہیر اکابر سادات میں سے ہے۔ میری شادی ہوئی۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی رُوح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اور ہمارا خاندان برلاس مغل ہے جو سمرقند سے پنجاب آئے۔ اور بعض دادیاں ہماری مشہور خاندان سادات سے ہیں۔ لیکن الہام خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس مغل ہونے کے مخالف ہے ہمارے بزرگ دراصل فارسی الاصل ہیں۔ سادات کی اولاد کو کثرت سے بڑھانے کے لئے فارسی الاصل شہربانو کو ان کی دادی بنایا اور یہاں دوبارہ اس نے فارسی خون اور سادات کے خون کو ملایا۔ تیسری مرتبہ میری اولاد کے لئے دونو خونوں کو ملایا مگر اس جگہ شہربانو کی جگہ نصرت جہاں بیگم ہے جو بنی فاطمہ سے ہے۔ ان الہامات میں خاندان کی عظمت بیان کرنے کی حکمت تفصیل سے بیان فرمائی ہے۔ ص ۲۷۲-۲۸۷ مع حاشیہ ص ۲۷۳-۲۷۴

نیز دیکھو زیر "نبی" انبیاء اور اولیاء کی دو قسمیں بلحاظ خاندان کے "

۵۰- اشکر نعمتی رایت خدیجتی میں پیشگوئی نیز اردت ان استخلف فخلقت آدم اور یا آدم اسکن انت و زوجك الجنة الخ

اس میں ایک نئے خاندان کے لئے ایک نئی بیوی کا وعدہ دیا اور یہ کہ وہ تیرے لئے مبارک ہوگی اور اس پیشگوئی کا پورا ہونا صفحہ ۲۸۷-۲۸۸ وحاشیہ)

۵۱۔ میاں عبداللہ سنوری کو ایک کام پیش آیا۔ دعا کی تو الہام ہوا " اے بسا آرزو کہ خاک شدہ " اور وہ کام ہوتے ہوتے رہ گیا صفحہ ۲۸۹-۲۹۰

۵۲۔ سفر پٹیالہ میں جو لدھیانہ سے سید محمد حسن خاں صاحب وزیر اعظم ریاست پٹیالہ کی وفات سے چند سال پہلے کیا جب سفر کا قصد کیا تو خدا تعالیٰ نے رات کو مجھ پر یہ ظاہر کیا کہ اس سفر میں کچھ نقصان ہوگا اور کچھ ہم وغم پیش آئے گا اور اس کے وقوع کی تفصیل صفحہ ۲۹۱-۲۹۴

۵۳۔ موضع کنجراں ضلع گورداسپور جانے کا قصد کیا تو الہام ہوا۔ اس سفر میں تمہارا اور تمہارے رفیق کا کچھ نقصان ہوگا اور اس کا پورا ہونا صفحہ ۲۹۴

۵۴۔ پچاس روپے کی ضرورت پیش آئی تو بٹالہ کے راستہ والی نہر کے کنارے دعا کی تو الہام ہوا۔ دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں اور اس کا وقوع صفحہ ۲۹۴-۲۹۵

۵۵۔ کشفی طور پر ۲۱ یا ۶۲ روپے دکھلائے گئے پھر الہام ہوا کہ ماجھے خاں کا بیٹا شمس الدین پٹواری ضلع لاہور بھیجنے والے ہیں اور اس کا پورا ہونا۔ صفحہ ۲۹۵

۵۶۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے پٹیالہ سے خط لکھا کہ ان کی والدہ فوت ہوگئی ہیں اور اسحاق بھی فوت ہوگیا اور میری بیوی کو بلایا۔ دعا کی تو الہام ہوا۔ ان کیدکن عظیم اور اس کا پورا ہونا۔ شیخ حامد علی صاحب پٹیالہ گئے اور خبر غلط ثابت ہوئی صفحہ ۲۹۶-۲۹۷

۵۷۔ فتنہ تکفیر کے پھیلانے والے مسلمان شخص کے متعلق الہامات اذیمکر بک الذی کفر یا ھامان ۔۔۔ الیٰ ۔۔۔ غیر مجذوذ۔ یہ پیشگوئی محمد حسین بٹالوی اور نذیر حسین دہلوی کے ذریعہ پوری ہوئی اور اس کے بعد یظل ربک ۔۔ الیٰ ۔۔ و ان لم یعصمک الناس الہامات ہوئے میرے خلاف ہر قسم کے منصوبے کئے گئے مگر اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت فرمائی صفحہ ۲۹۷-۲۹۹

۵۸ چودھویں صدی کے بزرگ کا ایک دل آزار کلمہ آپ کے حق میں استعمال کرنا اور آپ کا اس کے حق میں بددعا کرنا اور اس کا توبہ کرنا اور اسے بذریعہ الہام اطلاع دیا جانا کہ اس کے حق میں دعا قبول ہوگئی ہے اور اس کے خط کا مضمون جس میں اس نے انکسار اور تذلل سے معذرت کی اور اپنے آپ کو مجرم کرکے لکھا اور عبداللہ آتھم اور اس بزرگ کے رجوع میں فرق صفحہ ۲۹۹-۳۰۸

۵۹۔ منشی محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ کی رپورٹ کی بناء پر مسٹر ڈوئی صاحب مجسٹریٹ ضلع گورداسپور کی عدالت میں جو مقدمہ مجھ پر چلایا گیا۔ جس میں فروری ۱۸۹۹ء کو اس الزام سے مجھے بری کردیا گیا۔ اس مقدمہ سے پیشتر مجھے الہام کے ذریعہ مقدمہ اور پھر آخر بریت کی اطلاع دی گئی تھی اور

اس کے وقوع کی تفصیل۔ گواہوں اور الہامات کا ذکر اور محمد حسین کے اس اعتراض کا کہ حکم میں بری کا لفظ نہیں ڈسچارج کا ہے تفصیلی جواب اور محمد حسین بٹالوی کے اس نوٹس پر کہ آئندہ تکفیر و تکذیب کے الفاظ کو استعمال نہیں کرے گا۔ دستخط اور دو پیشگوئیوں کا پورا ہونا ص ۳۰۹ - ۳۳۰

۶۰۔ ٹیکس پر عذر داری اور کشفی حالت میں آپ کو دکھایا گیا کہ بٹالہ کا ہندو تحصیلدار جس کے پاس ٹیکس کا مقدمہ تھا۔ بدل گیا۔ اس کی جگہ کرسی پر ایک مسلمان بیٹھا ہے اور اس کا پورا ہونا اور ٹیکس کی معافی اور مقدمہ داخل دفتر ہوا۔ ص ۳۳۰ - ۳۳۱

۶۱۔ شروع اکتوبر ۱۸۹۸ء میں دیکھا کہ ایک گواہی کیلئے ایک انگریز حاکم کے پاس گیا۔ اس نے والد کا نام پوچھا لیکن مطابق دستور قسم دلانا بھول گیا اور بالکل ایسا ہی واقع ہونا ص ۳۳۱ - ۳۳۲

۶۲۔ ہنری مارٹن کلارک کے مقدمہ اقدام قتل کے متعلق ایک خواب اور الہامات اور ان کا عجیب رنگ میں پورا ہونا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر کے وارنٹ کی نقل اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کا معمولی سمن جاری کرنا۔ اور عبدالحمید کا پہلا اور آخری بیان جو زلیخا کے بیانات سے مشابہ ہے۔ مسلمانوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کا آپ کے خلاف اس مقدمہ میں اتفاق اور بٹالوی کا کرسی مانگنے کا واقعہ اور جھڑکی کھانا اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا کہنا کہ میں آپ پر الزام نہیں لگاتا آپ بری ہیں اور برأت پر مبارکباد دینا ص ۳۴۱ - ۳۵۱

۶۳۔ خواب میں مولوی عبداللہ غزنوی کو اپنے ساتھ ایک چارپائی پر بائیں جانب بیٹھے دیکھا جو آخر نیچے اُتر گئے اور تین فرشتے آسمان سے آئے جن میں سے ایک کا نام خیراتی تھا۔ ان چاروں سے میں نے کہا کہ میں دعا کرتا ہوں وہ آمین کہیں ربّ اذھب عنی الرجس و طھرنی تطھیراً وہ ایک ہی رات تھی جس میں خدا نے بتمام و کمال میری اصلاح کر دی اور اس کے بعد مولوی عبداللہ جلد فوت ہو گئے ص ۳۵۱ - ۳۵۲

۶۴۔ مولوی عبداللہ صاحب کی وفات کے تھوڑے دن بعد خواب میں انہیں دیکھا اور اپنا خواب بیان کیا کہ میرے ہاتھ میں ایک چمکیلی اور روشن تلوار ہے اور اس کو دائیں بائیں چلاتا ہوں اور مولوی صاحب کا خواب میں اس کی تعبیر کرنا اور اس کے مطابق واقع ہونا ص ۳۵۲ - ۳۵۴

۶۵۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم سے متعلق پیشگوئی اور اس کی بنیاد براہین احمدیہ کا الہام ولن ترضی عنک الیھود ولا النصاریٰ ویمکرون ویمکر اللہ اور الفتنۃ ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم . . . الخ . . . نتوفینک ہے۔ اس میں ڈپٹی آتھم سے لیکر ڈاکٹر کلارک کے اقدام قتل کے مقدمہ تک اشارہ ہے۔ آتھم سے مباحثہ اور پیشگوئی کا ذکر اور پیشگوئی کی عظمت سے اس کے دہشت زدہ ہونے کا

ثبوت اور اخفائے رجوع پر اصرار کے بعد اس کی موت اور تین حملوں کا عذر اور باوجود چار ہزار روپیہ پیش کرنے کے اس کا قسم نہ کھانا۔ عیسائیوں کی طرف سے الہام کی تکذیب اور زباندازی اور اس کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بطور پیشگوئی احادیث میں ذکر۔ آتھم اور لیکھرام کی پیشگوئیوں میں مہلت دیئے جانے اور نہ دیئے جانے کے لحاظ سے لطیف موازنہ ص ۳۵۷ - ۳۶۱

۶۶. پنڈت لیکھرام کی موت اور ہلاکت سے متعلق پیشگوئی اور اس کے ہیبت ناک طور پر وقوع کی تفصیلات

(ا)۔ قتل لیکھرام کے نشان کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نشان خسرو پرویز شاہ ایران کے قتل سے بہت مشابہت جس طرح ایک ہندو نے جو اپنے آپ کو نومسلم قرار دیتا تھا لیکھرام کے پیٹ میں حربہ چلایا اسی طرح شیرویہ نے خسرو کے پیٹ پر حربہ چلایا

دُوسرا نشان قیصر روم کا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خط میں اس کی سلامتی اور ناسلامتی کا شرطی وعدہ تھا۔ اس نے کسی قدر اسلام کی طرف رجوع کیا جس کی وجہ سے اسے مہلت دی گئی اور اس کی سلطنت پر بالکل تباہی نہ آئی۔ اس کے مشابہ نشان ڈپٹی عبداللہ کا نشان ہمیں دیا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو نو نشانوں کی تفصیل ص ۳۶۱ - ۳۶۸

(ب) آتھم اور قیصر روم کا عذاب جمالی رنگ کا تھا۔ اور پیشگوئی شرطی تھی لیکن کسریٰ اور لیکھرام کا وقوع جلالی رنگ میں ظہور میں آئے اور پیشگوئیاں بلا شرط تھیں۔ تیرہ سو سال کے بعد خدا نے پھر اپنے پاک نبی کی عزت اور راستبازی کی حمایت کے لئے لیکھرام کی موت کا وہ معجزہ دوبارہ دکھلایا جو فارس کے پایہ تخت میں خاص ایوان شاہی میں شیرویہ کے ہاتھ سے دکھلایا گیا تھا ص ۳۶۸ و ص ۵۵۲

(ج) حدیث اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہٗ سے یہ استنباط ہو سکتا ہے کہ کسی بدزبان، فحش گو دشمن رسولؐ کے مرنے کے بعد جو کسی قوم میں سے پھر ایسی ہی خصلت کا کوئی اور انسان کا پیدا ہونا خیال محال ہے ص ۳۷۹

(د) وہ الہامات اور تحریریں جن میں لیکھرام کو ایک خارق عادت ہولناک عذاب دیئے جانے اور قتل کئے جانے کی پیشگوئی تھی ص ۳۷۹ - ۴۰۵

(ھ) (۱) الہام عجل جسد لہ خوار لہ نصب وعذاب کی تشریح لغت عرب سے مع مثالوں کے نصب فلان لفلان کے ایک معنے جان کیلئے حملہ کرنے اور از راہ دشمنی اس کو فنا کرنے کے لئے پوری پوری کوشش کرنے کے ہیں اور خوار کے معنوں کے لئے حدیث اور شعر کا ذکر اور اشعار جن میں بترس از تیغ برآن محمد ہے ص ۳۷۹ - ۳۸۴

(۲) معترضین کے اس اعتراض کا کہ عذاب سے مراد موت نہیں۔ مسکت و مدلل جواب ص ۳۸۴ - ۳۸۶ و ص ۳۸۸

(۳) اس اعتراض کا جواب کہ جب ایک مرتبہ خدا نے بتادیا کہ لیکھرام پر چھ برس تک عذاب نازل ہوگا تو دوسری پیشگوئیوں کی کیا ضرورت ہے، یہ ہے کہ وہ بطور تفصیل اور شرح کے ہیں ص ۳۸۶

(۴) لیکھرام کے چھ سال میں ہلاک ہونے کی شہادت دوسرے الہامات اور کشوف میں ص ۳۸۷

(۵) رسالہ برکات الدعا کے ٹائٹل پیج کے صفحات پر زیر عنوان "نمونہ دعائے مستجاب" لیکھرام کے وقوعہ موت اور اس میں قہر الٰہی کے نشان پائے جانے کا ذکر۔ وہ میرے لئے بجائے چھ برس کے دس سال مقرر کر دے اور اس نے ۱۸۹۳ء میں میرے متعلق تین سال کے عرصہ میں ہیضہ سے مرجانے کا اشتہار دیا تھا جو پیشگوئی غلط نکلی اور ماہ رمضان والے کشف کا ذکر جس میں ایک ہیبت شکل شخص نے جو گویا فرشتہ ہے پوچھا لیکھرام کہاں ہے؟
ص ۳۸۹-۳۹۶ مع حاشیہ ص ۳۹۲

(۶) کرامات الصادقین میں شعر کہ وہ دوسرے دن عید کے مارا جائے گا۔ ہندو اخبارات نے بھی لیکھرام کی موت کے بعد اسے بطور اعتراض شائع کیا تھا ص ۳۹۶-۳۹۸ مع حاشیہ

(۷) لیکھرام کے قتل سے متعلق حدیث میں پیشگوئی اور اس کا پورا ہونا حاشیہ ص ۲ و ۴

(۸) پیشگوئیوں کے تین قابل غور پہلو کہ اس کی عام شہرت ہوگئی ہو۔ اس کا مضمون کوئی خارق عادت بیان ہو۔ تیسرے عام شہرت کی شہادت سے وہ پوری بھی ہوگئی ہو۔ لیکھرام کی پیشگوئی میں یہ تینوں پہلو جس اعلیٰ ثبوت پر پائے جاتے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری یا اٹھارہ سو برس عیسوی میں اس کی نظیر موجود نہیں اور اس کا ثبوت اور متعلقہ پیشگوئیوں کا خلاصہ ص ۴۰۲-۴۰۵ نیز دیکھو "لیکھرام"

۶۷- رومی سلطنت کے ایک معزز عہدیدار حسین کامی کی نسبت پیشگوئی جسے ایڈیٹر ناظم الہند نے نائب خلیفۃ اللہ سلطان روم جو پاک باطنی اور دیانت و امانت کی وجہ سے سراسر نور ہیں قرار دیا۔ مرزائے قادیان اس مظہر انوار الٰہی کے ہاتھ پر توبہ کرے۔ میں نے اسے بوقت گفتگو یہ جواب دیا تھا کہ سلطان روم کی سلطنت کی اچھی حالت نہیں اور میں کشفی طریق سے اس کے ارکان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا۔ میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں اور خدا تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی تھی کہ اس شخص کی سرشت میں نفاق کی رنگ آمیزی ہے اور میری فراست نے گواہی دی یہ شخص امین اور دیانتدار نہیں۔ چنانچہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور حسین کامی اپنی ایک مجرمانہ خیانت کی وجہ سے اپنے عہدہ سے موقوف کیا گیا۔ اور اس کی املاک ضبط کی گئیں اور اس کی تفصیل ص ۴۰۶-۴۱۴

۶۸- امہات المومنین کتاب کے خلاف جب انجمن حمایت اسلام نے اس کتاب کی اشاعت بند کئے

جانے اور اس کے مؤلف کی باز پرس کے لئے گورنمنٹ کو میموریل بھیجا تو آپ نے مخالفت کی اور الہام ہوا۔ فستذکرون ما اقول لکم وافوض امری الی اللّٰہ چنانچہ ان کی درخواست نامنظور ہوئی صہ ۲۱۴ - ۲۱۵

۶۹۔ مرزا محمد یوسف بیگ سامانوی نے اپنے لڑکے مرزا ابراہیم بیگ بیمار کے لئے دعا کے لئے درخواست کی تو کشفی حالت میں میں نے اسے اپنے پاس بیٹھے دیکھا اور اس نے کہا کہ مجھے بہشت سے سلام پہنچا دیں جس کے معنے میرے دل میں یہ ڈالے گئے کہ اس کے لئے دنیوی سلامتی کی راہ بند ہے یعنی زندگی کا خاتمہ ہے اور ایسا ہی وقوع میں آیا صہ ۲۱۵ - ۲۱۷

۷۰۔ پیشگوئی مندرجہ اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کہ جب محمد حسین بٹالوی نے مجھے ذلیل کرنے کی غرض سے یہ مشہور کیا کہ یہ مہدی معہود اور مسیح موعود کا منکر ہے اس لئے بیدین کافر اور دجال ہے۔ یہ شخص جاہل اور علم عربی سے بے بہرہ ہے۔ تب اس کی نسبت اور اس کے دو دوستوں محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبتی کی نسبت میں نے بددعا کی تو الہام ہوا ان الذین یصدون عن سبیل اللّٰہ سینالھم غضب من ربھم۔ ۔ ۔ أتعجب لامری۔ ۔ ۔ ویعض الظالم علی یدیہ۔ اس میں پیشگوئی تھی کہ اسی ذلت کے موافق ان کو ذلت پہنچ جائے گی جو انہوں نے پہنچائی۔ اور اس کے وقوع کی تفصیل۔

محمد حسین نے خفیہ طور پر انگریزی زبان میں ایک رسالہ کے ذریعہ خونی مہدی سے متعلق تمام حدیثوں کو مجروح اور ناقابل اعتبار قرار دیا۔ جس سے اس کی ذلت ہوئی اور دوسری ذلت یہ ہوئی کہ اس نے الہام أتعجب لامری کو غلط قرار دے کر کہا کہ عجب کا صلہ لام نہیں بلکہ باء آتا ہے اس سے اس کی علمی پردہ دری ہوئی اور عربی زبان سے اس کا بے بہرہ ہونا ثابت ہوا۔ زبان عرب اور حدیث سے عجب کا صلہ لام کی مثالیں اور تیسری ذلت یہ ہوئی کہ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کو مسٹر جے۔ ایم ڈوئی کی عدالت میں اس اقرار پر دستخط کئے کہ وہ آئندہ مجھے دجال اور کافر اور کاذب نہیں کہے گا اور نہ لوگوں میں مجھے جھوٹا اور کاذب مشہور کرے گا۔ اس سے اس کا استفتار اور فتوئی کفر کہاں گیا۔ اسی طرح اس کے اس قول سے کہ ڈسچارج کے معنے بَری نہیں۔ اس کی علمی پردہ دری ہوئی۔ آیات قرآنیہ سے بری اور مبری میں فرق صہ ۲۲۳ - ۲۴۴

نیز دیکھو "محمد حسین اور اس کی ذلت"

۷۱۔ میری لڑکی مبارکہ کی پیدائش سے پہلے حساب میں غلطی کی وجہ سے تشویش ہوئی۔ دعا کی تو الہام ہوا "آیداں روزے کہ مستخلص شود" تفہیم ہوئی کہ لڑکی پیدا ہوگی جو پوری ہوئی صہ ۲۴۵

۷۲۔ عظیم الشان نشان جو سلسلہ نبوت سے مشابہ

ہے۔ براہین احمدیہ میں پیشگوئی یحصمك اللّٰہ من عندہٖ۔ اس پیشگوئی میں زمانہ بلا اور فتنہ کی طرف اشارہ تھا۔ دشمنوں کے قتل کے منصوبے بٹالوی کا گورنمنٹ میں مخبری کرنا کہ یہ باغی ہے اور اس پیشگوئی کے شاندار طریق سے پورا ہونے کی تفصیل ص ۴۶۴-۴۵۷

۷۳۔ سید احمد خاں صاحب کو کئی قسم کی بلائیں اور مصائب آنے کے متعلق پیشگوئی اور ویسا ہی ظہور میں آنا اور کشفاً یہ علم دیا گیا تھا کہ صاحب موصوف بعض سخت تکالیف اُٹھا کر بعد اس کے جلد تر اس دنیا سے گذر جائیں گے اور اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی کی تھی کہ آپ کی اپنی عمر کے ایک حصہ میں ایک سخت ہم و غم پیش آئیگا اور اس کے وقوع کی تفصیل ص ۴۷۲-۴۶۴

نیز دیکھو "سر سید احمد خاں"

۷۴۔ قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹی سے متعلق پیشگوئی کہ انہیں ایک سخت ابتلا پیش آنے والا ہے اور ان کا خط جس میں انہوں نے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی تفصیل لکھی ہے کہ اس کے بعد انہیں کیا کیا ابتلا آئے ص ۴۷۵-۴۷۲

۷۵۔ یاٰدم اسکن انت و زوجك الجنة۔ اردت ان استخلف فخلقت اٰدم میں پیشگوئی کے پورا ہونے کی تفصیل اور یہ کہ آدم صفی اللہ کے وجود کا سلسلہ دوریہ اس عاجز کے وجود پر جو حضرت آدم کا بروز اکمل ہے ختم ہو گیا۔ ص ۴۸۱-۴۷۵

ت

تاج الدین (تحصیلدار بٹالہ) جو ہندو تحصیلدار کی جگہ آپ کے کشف کے مطابق بدل کر بٹالہ آئے اور آپ کے حق میں فیصلہ دیا ص ۳۳۱-۳۳۰

تحفۂ غزنویہ

(ا) یہ رسالہ عبد الحق غزنوی کے ایک پُر از استہزاء اور بدزبانی کے جواب میں لکھا گیا جس میں اس نے دو قسم کا حملہ کیا تھا۔ بعض ان پیشگوئیوں پر جو پوری ہو چکی تھیں یا عنقریب پوری ہونے کو تھیں یہ اعتراض کیا کہ پوری نہیں ہوئیں۔ مثلاً آتھم اور احمد بیگ ہوشیارپوری کے داماد سے متعلق پیشگوئی اور ان کا جواب کہ وہ رجوع الی الحق اور توبہ کی شرط سے مشروط تھیں اور اس کے مطابق وہ پوری ہو گئیں ص ۵۲۸-۵۲۴

(ب) دوسرا حملہ کہ بیماروں کی شفا کے ذریعہ سے استجابت دعا کے مقابلہ کے لئے جو تجویز میں نے بالہام الٰہی بطور اتمام حجت پیش کی تھی۔ وہ منظور نہیں کرتے اور یہ عذر کرتے ہیں کہ بھلا سارے مشائخ ہندوستان و پنجاب کے کس طرح جمع ہوں اور ان کے اخراجات کا کون متکفل ہو اور اس کا جواب ص ۵۳۹-۵۳۸

تریاق القلوب

(ا) یہ کتاب ۱۸۹۹ء میں لکھی گئی ص ۱۲۷

(ب) قصیدہ فارسی در معرفت انسان کامل ص ۱۲۹-۱۲۷

(ج) عیسائیوں اور آتھم سے متعلق پیشگوئی کا

تفسیر

پاکدامن ہونا ثابت کرے گا۔ ایسا ہی جب آخری زمانہ میں تیرے متعلق دشمنوں کی نکتہ چینی اور عیب گیری کمال کو پہنچ جائے گی تو تیری ہی امت میں سے ایک شخص جو مسیح موعود ہے پیدا کیا جائے گا وہ تیرے دامن کو ہر ایک الزام سے پاک ثابت کرے گا۔ تیرے معجزات تازہ کرے گا۔ اس پیشگوئی میں اشارہ ہے کہ آپ قتل نہیں ہوں گے اور آپ کا رفع الی السماء ہوگا۔ اب یہ وہی زمانہ ہے جس میں پیشگوئی مطہرك من الذین کفروا کے مطابق عظیم الشان مصلح پیدا ہو اور وہ میں ہوں حاشیہ ص۴۵۲-۴۵۴ مع حاشیہ در حاشیہ ص۴۵۳

۱۰۔ ھو الاوّل والآخر۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ ایک انسان خدا کی اولیت کا اور ایک انسان خدا کی آخریت کا مظہر ہوگا ص۴۸۴

۱۱۔ غیر المغضوب علیھم۔ یہ دعا سکھلا کر اشارہ فرمایا کہ وہ بروزی طور پر اس امت میں بھی آنیوالے ہیں جو بروزی طور پر آنیوالے مسیح کو ایذا دیں گے۔ اس امت کے اشرار کو یہود سے نسبت دی گئی اور ایسے شخص کو جو مریمی صفت سے محض خدا کے نفخ سے عیسٰی صفت حاصل کرنے والا تھا سورۃ تحریم میں ابن مریم نام دیا گیا ص۴۸۴

۱۲۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کا یہی مطلب ہے کہ خدا سے ہم اپنے ترقی ایمان اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے چار قسم کے نشان چار کمال کے رنگ میں چاہتے ہیں یعنی نبیوں۔ صدیقوں۔ شہیدوں اور صلحاء کا کمال ص۵۱۶

۱۳۔ قل سبحان ربی ھل کنت الاّ بشراً رسولاً یعنی خدا تعالےٰ کی شان اس تہمت سے پاک ہے کہ اس کے کسی رسول یا نبی یا ملہم کو یہ قدرت حاصل ہو کہ جو الوہیت سے متعلق . . . خارق عادت کام ہیں وہ اپنی قدرت سے دکھائے ص۵۴۰

۱۴۔ سورۃ الناس کی تفسیر۔

(ا) اخلاق فاضلہ کی تکمیل کے لئے حقیقی مستحق حمد کے ساتھ عارضی مستحق حمد کا بھی اشارۃً ذکر فرمایا ہے ص۶۰۲

(ب) تین قسم کے حق۔ ربّ۔ ملک۔ معبود لفظ ربّ میں عارضی اور ظلّی طور پر جسمانی لحاظ سے والدین اور روحانی طور پر مرشد و ہادی کی طرف اشارہ ہے۔ ماں باپ کی محبت عارضی ہے خدا کی حقیقی ص۶۰۲-۶۰۳

اور لفظ ملك میں ظلّی طور پر بادشاہوں کی طرف بھی اشارہ ہے خواہ کسی مذہب کے ہوں۔ قرآن میں جہاں محسن کا لفظ آیا ہے وہ عام ہے۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان ص۶۰۴

(ج) اللہ معبود، مقصود اور مطلوب کو کہتے ہیں ص۶۱۸

(د) خنّاس عربی میں سانپ کو کہتے ہیں۔ عبرانی میں نخاش۔ اس میں اشارہ ہے جس طرح شیطان نے خدائی اطاعت سے فریب دے کر روگردان

کیا۔ ایسے ہی وہ کسی وقت بادشاہ وقت کی
اطاعت سے روگردان نہ کرا دے۔ پس
بادشاہ وقت کی اطاعت کا حکم بھی خدا ہی
نے دیا ہے ص ۶۱۸-۶۲۰

تناسخ

بدھ ایسے تناسخ کا قائل ہے جو انجیل کے مخالف
نہیں اور وہ تین قسم پر ہے۔ اوّل ایک مرنے
والے شخص کی عقدہمت اور اعمال کا نتیجہ تقاضا
کرتا ہے کہ ایک اور جسم پیدا ہو۔ دوسری وہ
قسم جو اہل تبت اپنے لاموں کے متعلق مانتے
ہیں کہ بدھ یا بدھ ستوا کی روح کا کوئی حصہ
اُن میں حلول کر آتا ہے۔ تیسری قسم کہ اسی
زندگی میں طرح طرح کی پیدائشوں میں انسان
گذرتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ درحقیقت اپنے
ذاتی خواص کے لحاظ سے وہ انسان بن جاتا
ہے ص ۹۰-۹۱

توحید

خدا کا پیار توحید سے ہے اور وہ ہمیشہ توحید
کی حمایت کرتا ہے ص ۶۵

توفّی

(ا) بخاری میں ابن عباس سے متوفیک کے معنے
ممیتک مروی ہیں۔ عینی شارح بخاری نے
اسے آنحضرتؐ تک مرفوع کیا ہے۔ حاشیہ ص ۵۸
(ب) یہ قدیم محاورہ لسان عرب ہے۔ جب خدا
فاعل اور انسان مفعول بہ ہو تو ایسے موقع
پر توفّی کے معنے بجز وفات کے اور کچھ نہیں
ہوتے۔ اگر کوئی اس کے خلاف قرآن حدیث
اور فن ادب کی کسی کتاب سے دکھا دے تو
ہم بلا توقف اس کو پانسو روپیہ انعام دیں گے
ص ۵۸
(ج) توفی کے معنے متوفیک اور توفیتنی اشنی
ص ۵۶۸-۵۷۱

ج

جان محمد (ساکن قادیان) بطور گواہ نشان
ص ۲۰۱ و ص ۲۳۸ و ص ۲۹۱ و ص ۲۷۳

جلسہ

ایک عام جلسہ کی تجویز جس میں تمام مذاہب
کے علماء فقراء اور ملہموں کو گورنمنٹ بلائے
اور وہ اپنے اپنے مذہب کی سچائی کے دو ثبوت
دیں ص ۲۹۶ (دیکھو "درخواست" شق دوم)

جماعت احمدیہ

۱۔ تعداد
(ا) اب یہ گروہ دس ہزار کے قریب پہنچ
چکا ہے ص ۲۰۱
(ب) پہلے کسی کتاب میں میں نے تین سو
تعداد لکھی تھی مگر اب دس ہزار سے بھی کچھ
زیادہ ہوں گے۔ میری فراست کہتی ہے۔
تین سال تک ایک لاکھ تک اس کا عدد پہنچ
جائے گا حاشیہ ص ۱۹۳

(ج) دس ہزار کے قریب جماعت موجود ہے مگر عام
تعداد تیس ہزار سے بھی زیادہ ہے ص۵۲۶، ۵۴۲

(د) جماعت احمدیہ پشاور سے لے کر کلکتہ مدراس
حیدرآباد دکن تک غرض پنجاب اور ہندوستان
کے تمام شہروں اور دیہات میں سے شاذ و نادر
ایسا شہر ہوگا جو اس جماعت کے کسی فرد سے
خالی ہوگا ص۵۲۵

۲۔ جماعت کو نصیحت:۔

(ا) صبر کریں۔ گالیوں کا گالیوں سے جواب نہ دیں
اچھا نمونہ دکھائیں۔ پہلے نبیوں کو بھی گالیاں
دی گئیں۔ حضرت مسیحؑ کی پیشگوئیوں پر اعتراضات
اور اس کی مثالیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
پر جاہلوں کے اعتراضات ص۵۱۳-۵۱۴

(ب) نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کرو اور بدی
کرنے والوں کو معاف کرو۔ کوئی شخص صدیق
نہیں ہوسکتا جب تک وہ یکرنگ نہ ہو ص۵۲۱

۳۔ مردم شماری کے موقعہ پر سرکاری ہدایت کے مطابق
ہر ایک فرقہ جو دوسرے فرقوں سے اپنے اصولوں
کے لحاظ سے امتیاز رکھتا ہے علیحدہ خانہ میں
اس کی خانہ پُری کی جائے۔ جماعت کو ہدایت کہ
وہ ایسا ہی کریں اور جو شخص بیعت کے لئے
مستعد ہے گو ابھی بیعت نہیں کی وہ بھی ایسا
کرے ص۵۱۷

۴۔ جماعت کا امتیازی نشان۔ اس فرقہ کا جس کا
خدا نے مجھے امام و پیشوا اور امیر مقرر فرمایا ہے
یہ ہے کہ اس میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں۔
اشاعت دین کے لئے جنگ یا اختلاف مذہب
کی بنا پر کسی کو قتل کرنا حرام جانتا ہے اور عام
مسلمانوں سے جو ہماری جماعت میں داخل ہے
وہ ربوبیت، رحمانیت اور مالکیت کی صفات
اپنے اندر قائم کرتا ہے تا اپنے محب کے رنگ
میں آجائے ص۵۱۸

۵۔ مختصر طور پر اس فرقہ کی لائف کا ذکر۔ موسوی
اور محمدی سلسلہ میں مشابہت اور مسیح موعود کا
مسیح موسوی کی طرح چودہ سو سال کے بعد
رومی سلطنت جیسی انگریزی سلطنت کے عہد
میں ظاہر ہونا اور مسیح ناصری کی طرح بغیر تلوار
کے آنا ص۵۲۰-۵۲۴

۶۔ اس سلسلہ کی اصولی تعلیم۔

(ا) اس خدا کو مانو جس کے وجود پر توریت، انجیل
اور قرآن تینوں متفق ہیں۔

(ب) زنا، جھوٹ، بدنظری، فسق و فجور، ظلم و خیانت
اور فساد و بغاوت کی راہوں سے بچو۔

(ج) پنجوقت نماز ادا کرو اور اپنے نبی کے شکرگذار رہو۔

(د) عام خلق اللہ کی ہمدردی اور نفسانی جوشوں سے
کسی مسلمان یا غیر مسلمان کو تکلیف مت دو۔
نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

(ہ) ہر حال میں خدا کے بندے رہو۔

(و) اپنے رسولؐ کی متابعت کرو۔ قرآن کی حکومت
اپنے سر پر لو۔

(س) اسلام کی ہمدردی اپنی تمام قوتوں سے کرو۔ زمین پر خدا کے جلال اور توحید کو پھیلاؤ

(ش) بیعت کی غرض مجھ سے رُوحانی تعلق پیدا کرنا ہو اور میرے درخت وجود کی ایک شاخ بن جاؤ ص۵۲۴-۵۲۶

۷۔ فرقہ کا نام:۔

اس فرقہ کا نام "مسلمان فرقہ احمدیہ" ہے اور جائز ہے کہ اس کو احمدی مذہب کے مسلمان کے نام سے بھی پکاریں ص۵۲۶

۸۔ احمدیہ نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو نام ہیں محمدؐ اور احمدؐ۔ اسم محمد جلالی نام ہے جس میں پیشگوئی تھی کہ دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دیں گے لیکن اسم احمد جمالی ہے جس سے یہ مطلب تھا کہ آپ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے۔ مکی زندگی میں اسم احمد کا اور مدنی میں اسم محمد کا ظہور ہوا۔ لیکن پیشگوئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمد ظہور کرے گا اور ایسا شخص ظاہر ہوگا جس کے ذریعہ احمدی صفات ظہور میں آئینگی پس یہ فرقہ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے کے لئے آیا ہے اور جنگ اور لڑائی سے اس فرقہ کو کچھ سروکار نہیں خدا اس نام میں برکت ڈالے ص۵۲۷-۵۲۸

۹۔ مجھے کامل یقین ہے کہ میری جماعت میں نفاق نہیں ہے خدا تعالےٰ گواہ ہے کہ میں وہی صادق امین اور موعود ہوں جس کا وعدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر دیا گیا تھا ص۶۲

جمال الدین (خواجہ)

بطور گواہ پیشگوئی ۹۰ ص۳۳

جہاد

(ا) مسلمانوں میں بجز دفاعی طور کی جنگ یا ان جنگوں کے سوا جو بغرض سزائے ظالم یا آزادی قائم کرنے کی نیت سے ہوں اور کسی صورت میں دین کے لئے تلوار اُٹھانے کی اجازت نہیں ص۱۱و۱۲

(ب) دفاعی جنگ سے مراد وہ جنگ ہے جبکہ مخالفوں کے بلوہ سے اندیشہ جان ہو۔

(ج) بجز ان تین قسم کے شرعی جہاد کے اور کوئی صورت جنگ کی جو دین پھیلانے کے لئے ہو اسلام میں جائز نہیں ص۱۴و۱۲

(د) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دفاعی طور پر تلوار اُٹھائی۔ آپ نے اور آپ کے صحابہؓ نے کبھی دین پھیلانے کے لئے لڑائی نہیں کی نہ کسی کو جبرًا اسلام میں داخل کیا۔ اسلام نے کبھی جبر کا مسئلہ نہیں سکھایا اس کی تعلیم تو لا اکراہ فی الدین ہے ص۱۰و۱۲

(ھ) قتال کی اجازت سے مقصد مذہبی آزادی قائم کرنا تھی ص۱۱

(و) مسلمانو! دین کی ہمدردی اختیار کرو۔ یہ الزام مت لگاؤ کہ جہاد یعنی زبردستی اپنے مذہب میں داخل کرنا اس کی تعلیم ہے۔ کوئی مہدی اور مسیح ایسا نہیں آئیگا جو جبرًا مسلمان بنائے گا

ح

حامد علی (شیخ)

حدیث جمع احادیث

۱۳- من عمرو اثمار فع کما دفع عیسی ابن مریم علیہ السلام ص۵۸۱

۱۴- اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ ص۶۲۰

(ب) یہ کہنا کہ حدیث صرف مرفوع متصل ہی ہے یہ جہالت ہے کیا منقطع حدیث حدیث نہیں کہلاتی۔ شیعہ مذہب کے امام اور محدث کسی حدیث کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچاتے تو کیا وہ ان اخبار کا نام احادیث نہیں رکھتے ص۵۷۱

حسان بن ثابتؓ کا شعر مرثیہ آنحضرتؐ

کنت السواد لناظری فعمی علیك الناظر

ص۵۸۳ و ص۵۸۸

حسینؓ (امام) و امام حسنؓ خدا کے برگزیدہ اور صاحب کمال اور صاحب عفت و عصمت اور ائمۃ الہدیٰ تھے اور وہ بلاشبہ روحانی اور جسمانی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آل تھے اور روحانی مال کے وارث ہونے کی وجہ سے سرداران بہشت کہلاتے تھے جسمانی طور پر بغیر تقویٰ اور طہارت کے آل رسول ہونا کچھ بھی چیز نہیں ص ۳۶۴ - ۳۶۵

حَکَم

چونکہ اس مسیح کا پیدا ہونا حق و باطل کی تفریق کے لئے دنیا پر ایک آخری حکم ہے جس کی رو سے مسیح موعود حَکَم کہلاتا ہے اس لئے ناصرہ کی طرح جس میں تازگی اور سرسبزی کے زمانہ کی طرف اشارہ تھا اس مسیح کے گاؤں کا نام قاضی ماجھی رکھا گیا تا قاضی کے لفظ سے خدا کے آخری حکم کی طرف اشارہ ہو ص۱۱۹

حکیم محمد شریف (امرتسری)

بطور گواہ نشان ۱۵ ص۱۱۱

حمامۃ البشریٰ

خلاصۃ الادیان و زبدۃ الادیان صفحہ ۲۴ میں اس کے مؤلف فاضل عیسائی خوسیطفو جبارہ دمشقی نے حمامۃ البشریٰ سے چند سطور نقل کر کے لکھا۔ یہ کتاب ایک ہندی فاضل کی ہے جو تمام ملک ہند میں مشہور ہے حاشیہ ص۴۸۹

خ

خاتم الاولاد

(ا) ضروری ہوا کہ وہ شخص جس پر بکمال و تمام دورہ حقیقت آدمیہ ختم ہو وہ خاتم الاولاد ہو۔ یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے ص۴۷۶

(ب) میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا۔ اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا ص۔

(ج) وہ خاتم الاولاد ہوگا یعنی اس کی وفات کے بعد کوئی کامل بچہ پیدا نہیں ہوگا اور اس فقرہ کے یہ بھی معنے ہیں کہ وہ اپنے باپ کا آخری

خدا تعالیٰ دیکھو "اللہ تعالیٰ"

خدا بخش (مرزا)

خطاب

خنزیر

د

درخواست

ہونے کا دعویٰ کیا اور خونی مہدی کے آنے سے انکار کیا صـ ۲۹۱

(د) ان فتنوں اور منصوبوں کو روکنے کے لئے ایک تجویز کہ گورنمنٹ خود درمیان ہو کر اس تنازع کا فیصلہ کرے۔ اس طرح کہ میں جو مسیح موعود ہونے اور نبیوں کی طرح ہمکلام ہونے کا مدعی ہوں۔ گورنمنٹ کے حکم سے ایک سال کے اندر ایک ایسا آسمانی نشان جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہو دکھلائے جس کا مقابلہ کوئی قوم اور فرقہ نہ کرسکے۔ اسی طرح دوسری قوموں کے ملہموں اور خدا کے مقرب و مقبول ہونے کے مدعیوں کو فہمائش کرے۔ اگر یہ عاجز ایسا کوئی نشان نہ دکھلائے یا دکھلائے مگر اوروں سے بھی اس قسم کے نشان ظہور میں آگئے تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ اس صورت میں بے شک مجھے موت کی سزا دی جائے صـ ۲۹۴-۲۹۵

(ھ) بعض یورپین حکومتوں کی طرح یہ گورنمنٹ دو سال کے اندر ایک مذہبی جلسہ کا اعلان کرے اور تمام قوموں کے سرگروہ علماء اور فقراء اور ملہموں کو اس غرض سے بلوایا جائے کہ وہ اپنے اپنے مذہب کی سچائی کے دو ثبوت دیں۔ اول ایسی تعلیم پیش کریں جو دوسری تعلیموں سے اعلیٰ ہو۔ جو انسانی درخت کی تمام شاخوں کی آبپاشی کرسکے۔ دوسرے یہ ثبوت دیں کہ ان کے مذہب میں روحانیت اور طاقت بالا ایسی ہی موجود ہے جیسا کہ ابتدا میں دعویٰ کیا گیا تھا کیونکہ سچا مذہب وہی ہے جس کے ساتھ زندہ نمونہ ہو صـ ۲۹۵-۲۹۸

(و) اگر اس جلسہ کے بعد ایک سال کے اندر میرے نشان تمام دنیا پر غالب نہ ہوں تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ میں راضی ہوں کہ اس جرم کی سزا میں سُولی دیا جاؤں اور میری ہڈیاں توڑی جائیں لیکن وہ خدا جو آسمان میں ہے اسی کی رُوح ہے جو میرے اندر بول رہی ہے اور اسی کی طرف سے یہ پیغام بطور اتمام حجت پہنچا رہا ہوں صـ ۴۹۹-۵۰۰

دُعا

(ا) ہر ایک صادق کا تجربہ ہے کہ بیقراری اور مظلومانہ حالت کی دعا قبول ہوتی ہے بلکہ صادق کے لئے مصیبت کا وقت نشان ظاہر کرنے کا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر کلارک کے مقدمہ اقدام قتل کا ذکر تین قوموں کا آپ کے خلاف متفق ہو جانا اور اس کی وجہ اور اللہ تعالیٰ کا آپ کو ان کے مخفی منصوبوں سے اطلاع دینا اور انجامکار بَری ہونے کی خوشخبری صـ ۳۳-۳۴

(ب) قبولیت دُعا اول علامت اولیاء اللہ میں سے ہے صـ ۱۷۱

(ج) دعاؤں کی قبولیت کے لئے اس روحانی حالت کی ضرورت ہے جس میں انسان جذبات اور میل الیٰ غیر اللہ کا چولہ اُتار کر اور بالکل رُوح

ہو کر خدا تعالیٰ سے جا ملتا ہے ص۴۶۹

(د) خدا تعالیٰ کے حضور اس کے دعووں کو یاد دلا کر اور لوگوں کی گالیاں اور دل آزار کلمات اور ان کے بدرویہ کا ذکر کرکے اللہ تعالیٰ سے دُعا کہ ایسا نشان ظاہر فرمائے جس سے سلیم الفطرت بندے یقین کرلیں کہ میں تیرا مقبول ہوں اور اگر میری رفتار تیری نظر میں اچھی نہیں تو مجھ کو اس صفحہ دنیا سے مٹا دے ص۵۰۷-۵۰۹

دیکھو "نشان کا مطالبہ"

(ھ) دکھ اور صدق کے لوگوں پر مشتبہ ہونے کے وقت ہمارا حق ہے کہ ہم خدا کے آگے روئیں اور تضرع کریں اور اس کے نام کی زمین پر تقدیس چاہیں اور کوئی ایسا نشان مانگیں جس کی طرف حق پسندوں کی گردنیں جھک جائیں۔ سو میں نوح نبی کی طرح ہاتھ پھیلاتا اور دعا کرتا ہوں ربّ اِنّی مغلوب فانتصر ایسا نشان دکھا جو میری سچائی پر گواہ ہو ص۵۱۴-۵۱۵

دُنیا

ایک بڑا حصہ دُنیا کا اسی لئے ہلاک ہو رہا ہے کہ ان کو خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی الہامی ہدایتوں پر ایمان نہیں رہا ص۱۴۳

دُنیادار

دنیادار لوگ دنیوی آراموں اور مالوں کے سہارے خوش ہوتے ہیں اور خدا سے سچا تعلق نہ ہونے کی وجہ سے انہیں کسی رُوحانی خوشی سے حصہ نہیں ہوتا۔ اس لئے دنیوی صدمہ ان کی جان بھی ساتھ لے جاتا ہے اور وہ لوگ باوجود بہت سی انانیت خودپسندی اور دنیوی جاہ و عزت کے دل کے سخت کمزور ہوتے ہیں۔ اور ان کے دل کی کمزوری حکومت اور دولت اور آسائش وصحت کے وقت میں تکبر اور نخوت اور گردن کشی کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے وہ بدقسمتی سے اپنا جیسا کسی کو نہیں سمجھتے۔ اگر اس کے وقت میں نبی ہو تو اسے تحقیر اور توہین سے یاد کرتا ہے اور پھر وہی کمزوری کسی سخت صدمہ اور حادثہ کے وقت میں غشی یا مرگی یا خودکشی یا دیوانگی یا گداز ہو ہو کر مرجانے کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے

ص۴۶۵-۴۶۶ و ۴۶۸

ڈ

ڈگلس

(ا) کیپٹن ڈبلیو ڈگلس کے مقدمہ اقدام قتل کے فیصلہ کا ذکر ص۳۳

(ب) ایک زیرک اور دانشمند اور منصف مزاج مجسٹریٹ تھا۔ ص۳۴۷

(ج) مقدمہ اقدام قتل کے واقعات کا ذکر مع الہامات ص۳۴۱-۳۵۱

ر

ربّ العالمین۔ اس صفت کا مظہر بننے کے لئے

نوع انسان نیز غیر انسان بلکہ ادنیٰ سے ادنیٰ
جانور کا مربی بننا ضروری ہے صفحہ ۵۱۸

رحمانیت

بغیر عوض کسی خدمت کے مخلوق پر رحم کرنا صفحہ

رحیمیت

کسی کے نیک کام میں اس کام کی تکمیل کے
لئے مدد کرنا صفحہ ۵۱۸ - ۵۱۹

روئداد جلسہ دعا

(ا) حضرت مسیح موعودؑ کی تحریک پر قادیان میں
۱۴ر فروری سنہ ۱۹۰۰ء کو جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں
مختلف بلاد کے تقریباً ایک ہزار اشخاص
موجود تھے۔ عید کے روز سرکار برطانیہ کی
کامیابی کے لئے دعا کرنے کی تحریک اور
دعا کی گئی صفحہ ۵۹۴ - ۵۹۷

نیز دیکھو "عید الفطر"

روحانی آدمی

جن دلوں کو روحانی طاقت عطا کی گئی ہے۔
دنیا کے مراتب ان کو متکبر نہیں بنا سکتے نہ
تکبر کرتے نہ بیجا شیخی دکھلاتے ہیں کیونکہ
خدا سے ایک ابدی نور پا کر دنیا اور اس کے
جاہ و جلال کو حقیر خیال کرتے ہیں صفحہ ۴۶۵

رؤیا

مفتی محمد صادق صاحب کو دیکھا نہایت روشن
چمکتا ہوا چہرہ لباس فاخرہ پہنے ہوئے ہیں۔
اور اس کی تعبیر کہ وقت قریب ہے جو میں
صادق سمجھا جاؤں اور دوسرا رؤیا کہ ایک
لڑکا عزیز نام ہے اس کے باپ کے نام
پر سلطان کا لفظ ہے وہ لڑکا پکڑ کر میرے
پاس لا کر سامنے بٹھایا گیا اور اس کی تعبیر
صفحہ ۵۰۵ - ۵۰۶

ز

زلیخا

اس کا پہلا بیان تھا کہ یوسف نے مجھ پر
مجرمانہ حملہ کیا۔ دوسرا بیان یہ تھا کہ میرا پہلا
بیان جھوٹ ہے اور دراصل یوسف اس
تہمت سے پاک ہے ناجائز حملہ میری طرف
سے تھا حاشیہ صفحہ ۳۵

زندگی

(ا) روحانی زندگی۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے لئے ثابت ہے اور کسی نبی کے لئے نہیں
کیونکہ اس کی محبت اور پیروی کے روحانی
فیضوں سے جو سچی تقویٰ اور سچے آسمانی نشان
ہیں۔ کامل حصہ عطا فرمایا اور ثابت کر دیا۔ کہ
ہمارا نبی فوت نہیں ہوا۔ اور زندہ ہے۔
صفحہ ۱۳۸ - ۱۳۹

(ب) دنیا میں دو زندگیاں قابل تعریف ہیں۔ ایک
وہ زندگی جو خدائے حیّ و قیوم مبدأ فیض کی
زندگی ہے دوسری وہ زندگی جو فیض بخش
اور خدا نما ہو۔ اور وہ زندگی صرف ہمارے

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے اور اس کا ثبوت ص ۱۴۱

(ج) نئی زندگی ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی جب تک ایک نیا یقین پیدا نہ ہو۔ نئی زندگی انہی کو ملتی ہے جن کا خدا نیا ہو یقین نیا ہو۔ نشان نئے ہوں ص ۴۹۷

زندہ مذہب دیکھو "مذہب"

س

ستارۂ قیصرہ

یہ رسالہ ۲۴ اگست ۱۸۹۹ء کو شائع ہوا۔ اس میں ملکہ وکٹوریہ کے مبارک عہد میں جو آسمانی اور زمینی برکتیں ظہور میں آئیں ان کا ذکر ہے ٹائٹل پیج ص ۱-۱۰

سچائی

ضرور ہے کہ جھگڑے ہوں اختلاف ہو مگر آخر سچائی کی فتح ہے ص ۹۵

سراج الحق نعمانی (صاحبزادہ)

گواہ نشان ص ۳۵۲ و ص ۳۵۴

سرسید احمد خاں

(ل) سید صاحب دنیا کی جاہ و حشمت کے طلبگار تھے منقطعین الی اللہ سے نہ تھے جنہیں خدا تعالیٰ روحانی شجاعت، ثابت قدمی، روحانی زندگی، استقامت اور اخلاق نبوت عطا کرتا ہے۔ اسی لئے ایک شریر ہندو کی خیانت سے جو ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا انہیں صدمہ پہنچا تو معمولی دنیاداروں کی طرح وہ اس صدمہ کو برداشت نہ کر سکے اور اس غم سے انتقال فرما گئے ص ۴۶۶-۴۶۷

(ب) جب ان کو دنیا کی عزت اور مرتبت اور عروج اور ناموری حاصل ہوئی تو دنیاداروں کی دوسرے رنگ کی کمزوری ان سے ظاہر ہوئی۔ ان کے وقت میں خدا تعالیٰ نے یہ آسمانی سلسلہ پیدا کیا مگر اپنی دنیوی عزت کی وجہ سے انہوں نے اس سلسلہ کو ایک ذرہ عظمت کی نظر سے نہ دیکھا بلکہ ایک خط میں اپنے ایک دو آشنا کو لکھا اس شخص کا دعویٰ بالکل ہیچ ہے اور اس کی تمام کتابیں لغو اور بیہودہ اور باطل اور ناراستی سے بھری ہوئی ہیں۔ حالانکہ انہوں نے میرے کسی چھوٹے سے رسالہ کو بھی اول سے آخر تک نہ دیکھا تھا ص ۴۶۷ نیز دیکھو "دنیادار"

(ج) ہنسی اور ٹھٹھا کرنا ان کا شیوہ تھا۔ ایک دفعہ میں علیگڑھ گیا تو انہوں نے مجھ سے کہا۔ میں مرید بنتا ہوں اور آپ مرشد بنیں۔ حیدرآباد چلیں اور کچھ جھوٹی کرامات دکھائیں۔ میں تعریف کرتا پھروں گا۔ تب ریاست اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے ایک لاکھ روپیہ دے دیگی اس میں دو حصے میرے اور ایک حصہ آپ کا ص ۴۶۷-۴۶۸

(د) سید صاحب کی غلطی ہے کہ دعا قبول نہیں

دیا۔ پھر وہ شخص غائب ہو گیا۔ ص۳۵۲

ص

صالح

(ا) صالح وہ ہوتا ہے جبکہ ہر ایک فساد سے اس کا اندرون خالی اور پاک ہو جائے اور ان تمام گندے مواد کے دور ہونے کی وجہ سے عبادت اور ذکر الٰہی کا مزا اعلیٰ درجہ کی لذت کی حالت پر آجائے اور یہ صلاحیت بہت ترقی کر کے بطور ایک نشان اور خارق عادت امر کے اس میں ظاہر ہوتی ہے ص۴۲۲۔۴۲۳

(ب) گویا مجسم صلاح بن جائے اور اس کی کامل صلاحیت بطور خارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان مانی جائے ص۵۱۶

صدق

خدا تعالیٰ نے اپنی کلام میں صدق کو دو قسم کا قرار دیا ہے۔ ایک باعتبار ظاہر الاقوال دوسرے صدق باعتبار التأویل والمآل۔ پہلے کی مثال عیسیٰ مریم کا بیٹا تھا وغیرہ۔ دوسری قسم کی مثال قرآن شریف میں کفار یا گذشتہ مومنوں کے کلمات جو کچھ تصرف کے ساتھ بیان کر کے انہی کی طرف منسوب کئے گئے ہیں اور اس کی دلیل ص۵۶۸۔۵۶۹

صدیق

(ا) اول مرتبہ صدق کا جو ارباب طہارت اور اہل صفوت کو بپیروی تعلیم قرآن سے ملتا ہے۔ وہ دنیا سے نفرت اور ہر ایک لغو امر سے طبعی کراہت ہے۔ اس کے بعد دوسرے درجہ کا صدق پیدا ہوتا ہے۔ جس کو اُنس اور شوق اور رجوع الی اللہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ پھر تیسرا درجہ صدق کا پیدا ہوتا ہے جسے تبدل اعظم اور انقطاع اتم اور محبت ذاتیہ اور فنا فی اللہ کے درجہ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ اس عادت کے راسخ ہونے کے بعد روح حق انسان میں حلول کرتی۔ پاک سچائیاں اور اعلیٰ درجہ کے معارف قرآنیہ اور اسرار شریعت وغیرہ اس پر کھلتے ہیں اور روح القدس اس کے اندر بولتی اور تمام کذب و دروغ کا حصہ اس کے اندر سے کاٹا جاتا ہے۔ اس حالت میں اس کا نام صدیق ہوتا ہے اور اس قسم کا کمال صدیقیت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔
ص۴۱۸۔۴۱۹ و ص۵۱۶

(ب) صدیق وہ ہوتا ہے جس کو سچائیوں کا کامل طور پر علم بھی ہو اور پھر کامل اور طبعی طور پر اُن پر قائم بھی ہو ص۴۲۰

صدی

چودھویں صدی کی تاثیر۔
اس میں قوم کے دل سخت اور مولوی دنیا پرست اور اندھے اور حق کے دشمن ہو جاتے

ہیں۔ موسیٰ اور مثیل موسیٰ کی چودھویں صدی کا مقابلہ۔ دونوں میں مسیح موعود کی بعثت اور علماء کا ان کی تکفیر کرنا اور قتل کے فتوے دینا اور دونوں کا کامیاب ہونا اور ان کے دشمنوں کا ناکام ہونا۔ غرض موسیٰ اور مثیل موسیٰ کی چودھویں صدی اپنے اپنے مسیحوں کے لئے سخت بھی ہیں اور انجامکار مبارک بھی ص ۲۹-۴۰

صلیب

مسیح صلیب پر نہیں مرے۔ دیکھو "عیسیٰ اور صلیب"

ض

ضمیمہ

ضمیمہ تریاق القلوب ۱ تا ۸ دیکھو تریاق القلوب"

ع

عبداللہ (پٹواری غوث گڑھ) بطور گواہ کشف سرخی کے چھینٹوں کا نشان ص ۱۹۷ و ص ۲۹۰

عبداللہ (مولوی غزنوی)

(ا) ان کی وفات سے متعلق خواب اور اس کا پورا ہونا ص ۲۵۱

(ب) ان کی وفات کے بعد خواب میں انہیں دیکھنا اور اپنے خواب کی تعبیر دریافت کرنا اور ان کا یہ تعبیر بتانا کہ تلوار سے مراد اتمام حجت اور تکمیل تبلیغ اور دلائل قاطعہ کی تلوار ہے وغیرہ ص ۲۵۲

(ج) بقول منشی محمد یعقوب حضرت مسیح موعودؑ کو سچا اور منجانب اللہ قرار دینا اور حافظ محمد یوسف کا ان کا یہ کشف بیان کرنا کہ ایک نور آسمان سے گرا اور وہ قادیان پہ نازل ہوا۔ اور میری اولاد اس سے محروم رہ گئی ص ۵۶۴-۵۶۵

(د) حضرت مسیح موعود نے اپنی ابتدائی عمر میں بمقام خیروی دعا کے لئے کہا۔ دعا کرنے پر انہیں الہام ہوا۔ انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکافرین فرمایا۔ اس سے ظاہر ہے کہ صحابہ کے رنگ پر تمہارے شامل حال نصرت الٰہی رہے گی ص ۵۹۰

عبداللہ کشمیری (مولوی)

قصیدہ بزبان فارسی در مدح مسیح موعود علیہ السلام ص ۶۲۹-۶۳۲

عبدالحق (غزنوی)

(ا) اس کی سخت زبانی اور گالیوں اور اعتراضات سے پُر اشتہار کا جواب تحفہ غزنویہ میں دیا گیا ص ۵۳۴

(ب) اس کے اعتراضات اور ان کے جوابات دیکھو "اعتراضات"

(ج) عبدالحق سے مباہلہ کے بعد جو تائیدات الٰہیہ ظاہر ہوئیں ص ۵۴۶-۵۴۹ نیز دیکھو "اعتراضات" شق ۷

قبلہ الوسل سُنی تو فرمایا میری یہ حالت ہوگئی کہ میرے جسم کو میرے پیر اٹھا نہیں سکتے۔ اور میں زمین پر گرا جاتا ہوں۔ سبحان اللہ کیسے سعید اور وقاف علی القرآن تھے صـ ۵۸۳

عُمر۔ لمبی عمر پانا جلال اور عظمت اور بزرگی کی نشانی نہیں صـ ۱۳۹

عنصر

اصل میں عن ستہ ہے عربی میں ص س کا بدل ہوجاتا ہے یعنی یہ چیز اسرار الہٰی میں سے ہے اور یہاں آکر انسان کی تحقیقات رک جاتی ہے غرض ہر ایک چیز خواہ از قسم بسائط ہو یا مرکبات خدا ہی کی طرف سے ہے صـ ۶۱۹

عید الفطر

حضرت مولوی نورالدین رضؓ نے پڑھائی اور خطبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیا صـ ۵۹۶

خطبہ:۔

(ا) محض خدا تعالےٰ حقیقی طور پر حمد و ثنا کا مستحق ہے نہ کوئی انسان اور مخلوق صـ ۵۹۸

(ب) مستحق حمد ہونے کی وجوہات ۱۔ خالق ہو۔ ۲۔ وجود اور بقائے وجود اور حفظ صحت اور ... ... قیام زندگی کے لئے اسباب ضروری مہیا کرنے والا ہو۔ ۳۔ زمانہ مصائب میں اس پر رحم کرکے اسے محفوظ رکھا ہو۔ ۴۔ محنت کرنیوالے کی محنت کو ضائع نہ کرے اور اس کے حقوق پورے طور پر ادا کرے صـ ۵۹۸

(ج) یہ چاروں صفات کامل طور پر صرف اللہ تعالےٰ میں پائی جاتی ہیں۔

اوّل صفت خلق اور پرورش۔ ماں باپ اور دیگر محسن بھی احسان کرتے ہیں مگر ان کی پرورش کے ساتھ ذاتی اور نفسانی اغراض ملے ہوئے ہیں مگر خدا کو کوئی غرض نہیں اور اس کا ثبوت۔

دوسرے کہ قبل از پیدائش وجود تمدنی زندگی اور قویٰ کے کام کے لئے پورا سامان موجود ہے اللہ تعالیٰ نے سُورج اور چاند پیدا کئے اور آنکھوں میں دیکھنے کی قوت جو بیرون روشنی کے بدوں نکمی ہے۔ بالقوۃ استعدادیں رکھیں جو مقصود حقیقی کے حصول کیلئے ضروری تھیں اور اس کی تفصیل۔ اور ہر شخص کے مناسب حال ادوات و آلات قبل از وجود مہیا کر رکھے اور اس کی مثالیں جو کچھ بھی بات پاداش محنت ہے۔ اس کے لئے بھی فضل خدا درکار ہے اور اس کی تفصیل۔ دوسرے کو اگر استحقاق تعریف کا ہے تو طفیلی طور پر ہے۔ یہ بھی خدا تعالےٰ کا ایک رحم ہے۔ اور اس کا بیان سورۃ "الناس" میں ہے صـ ۵۹۸ - ۶۰۲ دیکھو "تفسیر"

عیسیٰ اور صلیب

(ا) انجیل سے شہادات کہ حضرت عیسیٰؑ صلیب پر مرے نہ تھے بلکہ زندہ اُتارے گئے تھے

۱۔ متی ۱۲/۴۰ مسیح کی پیشگوئی کہ اس کی حالت قبر

میرا ایسی طرح ہوگی جیسے کہ یونس کی مچھلی کے پیٹ میں تھی یعنی زندہ ہوگا۔ پھر یونس کی طرح عزت پائے گا چنانچہ بنی اسرائیل نے جو کشمیر تبت وغیرہ مشرقی ممالک میں آباد تھے انہوں نے اسے مانا۔ ص ۱۶-۱۷ و ص ۱۲۵

۲۔ مقدس کتاب میں لکھا ہے جو کوئی کاٹھ پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔ اس لئے لعنتی موت سے اس کا بچنا ضروری تھا۔ اور ملعون اسے کہتے ہیں جس کا دل خدا سے برگشتہ ہو کر سیاہ ہو جائے اور خدا کی معرفت سے بکلی تہیدست اور خالی اور شیطان کی طرح ہو۔ خدا اس کا دشمن اور وہ خدا کا اور خدا اس سے بیزار اور وہ خدا سے بیزار ہو۔ یہ بات مسیح کی نہ صرف شان نبوت و رسالت کے منافی بلکہ ان کے دعویٔ کمال اور پاکیزگی اور محبت و معرفت الٰہی کے بھی مخالف ہے جب مصلوب نہ ہوا تو آسمان پر بھی نہ گیا اور انجیل میں "جی اُٹھنے" کے محاورہ سے حقیقی مراد۔ اور سوتے ہوئے کو مُردہ کہنے کا محاورہ ص ۱۸-۲۱ و ص ۱۲۱-۱۲۲ و ۱۲۴۔ نیز دیکھو "لعنتی"

۳۔ برنباس کی انجیل میں لکھا ہے کہ مسیح مصلوب نہیں ہوا نہ صلیب پر جان دی ص ۲۰-۲۱

۴۔ مسیح کا قبر سے نکل کر جلیل کی طرف جانا۔ گیارہ حواریوں سے ملنا۔ اپنے زخم دکھانا۔ مچھلی کا ٹکڑا اور شہد کھانا۔ اور ایک گاؤں میں مطابق لوقا $\frac{۲۴}{}$ ایک رات رہنا اور یہ کہ قبر ایک کمرہ کی طرح تھی ص ۲۱-۲۲ و ص ۲۴-۲۶

۵۔ جمعہ کی شام کو صلیب دیئے جانا۔ اگلا دن سبت اور یہود کی عید کا دن تھا جس میں صلیب پر کسی کو رکھنا ناجائز تھا۔ یہ زمینی تقریبات تھیں۔ آسمانی اسباب یہ کہ ظلمت چھا گئی۔ اندھیرا تین گھنٹے رہا۔ مرقس $\frac{۱۵}{۳۳}$ اور مطابق متی $\frac{۲۷}{۱۹}$ پیلاطوس کی بیوی کا خواب اور اس کا اپنے شوہر کے نام پیغام کہ اس راستباز سے کچھ کام نہ رکھ اور اس خواب کا منشاء اور یسوع کو مصر لے جانے کے متعلق اس کے بچانے کے لئے یوسف کے خواب کا ذکر۔ اس لئے جلدی اتارا گیا اور اس زمانہ کی صلیب پر تین تین دن لٹکے رہنے کے بعد مرتے تھے ص ۲۲-۲۴

۶۔ مطابق مرقس $\frac{۶}{۴۲-۴۴}$ یوسف آرمتیا کا یسوع کی لاش مانگنا اور اس کا تعجب کہ ایسی جلدی مر گیا ص ۲۷

۷۔ مطابق یوحنا $\frac{۱۹}{۳۱-۳۴}$ یسوع کی ہڈیاں نہ توڑنا اور ایک سپاہی کے پسلی چھیدنے سے فی الفور لہو اور پانی نکلنا ص ۲۷-۲۸

۸۔ پیلاطوس کی تدبیر مسیح کو صلیب سے بچانے کے لئے اور اس کی بیوی کے خواب کا ذکر اور یوسف کو لاش دینا ص ۲۸-۲۹

۹۔ مسیح کی گتسمنی باغ میں ساری رات کی دعا ہے جو متی $\frac{۲۶}{۳۶-۴۶}$ میں مذکور ہے۔ اور مسیح کو اس دعا کی قبولیت پر یقین تھا اور اس

نے شاگردوں سے بھی یہی کہا تھا کہ دعا کرو گے تو قبول کی جائے گی ص ۳۰-۳۱ و ۳۲-۳۴

۱۰۔ مسیحؑ اور موسیٰؑ اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قتل کا مشورہ ہوا مگر قادر خدا نے دونو بزرگ نبیوں کو اس مشورہ کے بد اثر سے بچا لیا۔ مسیح کے لئے جو مشورہ ہوا وہ ان دو مشوروں کے درمیان تھا پھر کیا وجہ کہ وہ نہ بچایا گیا ص ۳۱

۱۱۔ متی ۲۳/۳۵-۳۶ کہ ہابیل راستباز کے خون سے برخیاہ کے بیٹے زکریا کے خون تک جسے تم نے ہیکل اور قربان گاہ کے درمیان قتل کیا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ اس زمانہ پر آویگا" اس میں پیشگوئی ہے کہ یہود کے نبیوں کو قتل کرنے کا سلسلہ زکریا نبی پر ختم ہوگیا ص ۳۴

۱۲۔ متی ۱۶/۲۸۔ "اُن میں سے جو یہاں کھڑے ہیں بعض جبتک ابن آدم کو اپنی بادشاہت میں آتا نہ دیکھ لیں موت کا مزہ نہ چکھیں گے" اسی طرح یوحنا ۲۱/۲۲ میں یوحنا حواری کے متعلق ہے کہ جب تک میں نہ آؤں وہ یروشلم میں ٹھیرے۔ اس امر کی تردید کہ اس میں آنے سے مراد کشفی طور پر آنا نہیں ہوسکتا ص ۳۵-۳۷

۱۳۔ متی ۲۴/۳۰ انسان کے بیٹے کے آسمان پر نشان ظاہر ہونے کے وقت زمین کی ساری قوموں کے چھاتی پیٹنے سے استدلال کہ صلیبی عقیدہ کے بطلان پر ایسے علوم اور دلائل اور شہادتیں پیدا ہوجائیں گی کہ فلسطین کی رہنے والی قومیں یہودی عیسائی اور مسلمان نادم ہوں گے۔ صرف ہماری جماعت اس سے باہر ہے کیونکہ خدا نے اُسے ابھی تخم کی طرح بویا ہے ص ۳۸-۴۱

۱۴۔ متی ۲۷/۵۲۔ مسیح کے اُٹھنے کے بعد قبریں پھٹ گئیں اور بہت سے مُردے قبروں سے نکل کر بیت المقدس میں داخل ہوئے اور بہتوں کو نظر آئے۔ اس کو ظاہری واقعہ مان کر اس پر اعتراضات کا ذکر۔ اور درحقیقت یہ ایک رؤیا تھی جو بعض نیک لوگوں نے دیکھی جس کی تعبیر یہ تھی کہ مسیح یہود کے پاس قیدیوں کی طرح تھا جواب آزاد ہوگیا ص ۴۱-۴۶

۱۵۔ اس سوال کا جواب کہ مسیح کے متعلق انجیل میں لکھا ہے کہ مسیح صلیب پر مر گئے اور پھر آسمان پر چلے گئے یہ ہے کہ قبر سے نکلنے کے بعد حواریوں سے ملے۔ زخم دکھائے۔ بمقام املوس ایک رات حواریوں کے ساتھ رہے اور اناجیل میں مبالغہ اور غلط حوالوں کا ذکر اور جلیل میں شاگردوں سے ملنا اور اس کی تفصیل ص ۴۶-۵۰

(ب) شہادات قرآنیہ وحدیثیہ اس بات پر کہ حضرت مسیح صلیبی موت سے بچ گئے۔

پہلی شہادت وما قتلوہ وما صلبوہ و لکن شبہ لھم . . . الخ . . وما قتلوہ یقیناً اور اس کی تفسیر انجیلی واقعات کی روشنی میں۔ یہ قرآن کا معجزہ ہے

کہ صلیب سے متعلق پوشیدہ حقیقت بیان کر دی جو صد ہا برس کے بعد اب معلوم ہوئی ہے صـ۵۱-۵۲

دوسری شہادت۔ وجیھا فی الدنیا والاٰخرۃ ومن المقربین۔ واقعہ صلیب کے بعد پنجاب میں آئے اور بنی اسرائیل کی دس گمشدہ قومیں جو ہندوستان میں آ کر آباد ہو گئی تھیں اور ان میں سے بعض بدھ مذہب میں بھی داخل ہو گئے تھے اور افغان اور کشمیریوں نے ان کے ذریعہ نجات پائی اور مسیحؑ کو وجاہت اور بزرگی حاصل ہوئی۔ ایک سکہ پر پالی زبان میں عیسیٰ کا نام پایا گیا صـ۵۳

تیسری شہادت۔ جعلنی مبارکاً اینما کنت اور آیت ومطھرک من الذین کفروا۔ عیسائیوں نے انہیں ایک طرف خدا کا فرزند دوسری طرف ملعون مان کر شیطان کا فرزند مانا مگر آنحضرتؐ نے ان کی تطہیر کی۔ اب اس زمانہ میں ان کی تطہیر نظری ہی نہ رہی بلکہ محسوس طور پر نظر آنے لگی۔ جیسے گلگت سری مقام پر انہیں صلیب دیا گیا ایسا ہی سری کے مکان پر سرینگر میں ان کی قبر ثابت ہوئی۔ شاید گلگت بھی مسیح کے آنے کے بعد نام رکھا گیا ہو جیسے لاسہ یعنی معبود کا شہر۔ یہ عبرانی لفظ ہے۔ صـ۵۵

چوتھی شہادت۔ مسیح کی عمر حدیث میں ۱۲۵ برس بیان ہوئی اور کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۳۴ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰؑ کو وحی کی انتقل من مکان الی مکان لئلا تعرف فتؤذی۔

اسی طرح صفحہ ۱۷ میں ہے کہ آپ سیاحت کیا کرتے۔ رات کو بقولات کھا لیتے اور خالص پانی پیتے اور تیسری عبداللہ بن عمر سے کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۵۱ میں روایت ہے کہ غرباء وہ ہیں جو عیسیٰ کی طرح دین لے کر اپنے ملک سے بھاگتے ہیں صـ۵۵-۵۶

(ج) طب کی کتب سے شہادت:۔

۱۔ مرہم عیسیٰ اور اس کے نسخہ کے متعلق مفصل تحقیقات صـ۵۵-۵۶

۲۔ علمی کتابوں کی شہادت جو کروڑوں انسانوں میں مشہور ہو گئیں۔ ان کی شہادت سکّوں اور کتبوں کی شہادت سے زیادہ وقیع ہے اور ان طبی کتب ا مار کی فہرست جن میں مرہم عیسیٰ کا ذکر ہے صـ۵۸-۶۱

۳۔ دلیل اس امر کی کہ یہ مرہم صلیب کے زخموں کے لئے تیار کی گئی تھی صـ۶۲-۶۴

۴۔ دوسری قوموں کا ذہن اس طرف نہ گیا کیونکہ مقدر تھا کہ یہ تحریر اور وہ حقیقت نا برہان جو صلیبی اعتقاد کا خاتمہ کرے۔ خدا کے پاک نبی کی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود کے ذریعہ دنیا میں ظاہر ہو۔ صـ۶۴

(د) اسلامی تاریخی کتب کی شہادتیں:۔

۱۔ روضۃ الصفا صـ۱۳۰-۱۳۵ کی عبارت جس میں مسیحؑ کے نصیبین کی طرف سفر اور وہاں معجزات دکھانے کا ذکر ہے صـ۶۶-۶۷

۲۔ نقشہ راستہ حضرت مسیحؑ اور کلیسیاء کی تاریخ یونانی کا ایک حوالہ کہ دریائے فرات کے پار اگبیرس بادشاہ نام نے حضرت عیسیٰ کو اپنے پاس بُلایا تھا۔ نقشہ میں مذکورہ ملکوں کی تفصیل کہ افغانستان سے ہوتے ہوئے پنجاب میں آئے۔ پھر کشمیر اور تبت گئے صـ ۶۸ - ۷۰

(ھ) بُدھ مذہب کی کتابوں کی شہادت :۔

۱۔ بُدھ کے خطاب مسیح کے خطابوں سے مشابہ ہیں اور بدھ کو پیش آمدہ واقعات مسیح کی زندگی کے واقعات سے ملتے ہیں مثلاً یہ کہ وہ نُور ہے اور بدھ کے معنے بھی نُور ہیں۔ اُستاد اور بدھ کا نام ساستا یعنی اُستاد۔ مبارک اور بدھ کا نام سگت یعنی مبارک وغیرہ۔

۲۔ واقعات۔ مسیح شیطان سے آزمایا گیا اور اس کی اطاعت نہ کی۔ اسی طرح بدھ نے نہ کی۔ دونو کے امتحانوں میں مشابہت اور دونو کا چالیس روزے رکھنا۔ آریوں کے نظریہ کی کہ مسیح ہندوستان سے سیکھ کر گیا اور واپس آ کر انجیل بنائی، تردید اور اس کی اصل وجہ کہ چونکہ یہودی بھی بدھ مذہب میں داخل ہو چکے تھے اور بدھ عالم مسیحا بدھ کے منتظر تھے اور مسیح کا پیشگوئی کے مطابق رنگ بگوا تھا اس لئے انہیں بدھ قرار دیا گیا اور انہوں نے حضرت مسیح کی اخلاقی تعلیم کو اپنایا۔ اخلاقی تعلیم میں مشابہت کی مثالیں۔ ایک بدھ کے آنے کی پیشگوئی اور بگوا نام مِتیا جو عبرانی میں مشیحا ہے کے آنے کی پیشگوئی سے متعلق جاپانی اور انگریزی کتب کے حوالجات۔ مسیح کا نام آسف یعنی جماعت کو اکٹھا کرنے والا بھی بتاتا ہے کہ وہ ضرور تبت وغیرہ کی طرف گئے صـ ۷۲ - ۸۵ صـ ۹۰ - ۹۳

۳۔ بدھ کے چھٹے مرید کا نام یسا تھا یہ یسوع کا مخفف ہے۔ چونکہ مسیحؑ بدھ کی وفات سے چھٹی صدی میں ظاہر ہوئے اس لئے چھٹے مرید کہلائے اور اس کی تشریح اور یورپین محققین کی طرز تحقیق پر ناپسندیدگی کا اظہار۔ وہ کیوں فلسطین میں بدھ مذہب کا نشان ڈھونڈتے ہیں اور کیوں حضرت مسیح کے قدم مبارک کو نیپال اور تبت اور کشمیر کے پہاڑوں میں تلاش نہیں کرتے۔ لیکن اتنی بڑی سچائی کو ہزاروں تاریک پردوں میں سے پیدا کرنا ان کا کام نہیں بلکہ خدا کا کام تھا اور اسی نے کسرِ صلیب کے لئے اپنے قدیم وعدہ کے مطابق مسیح کو ظاہر کیا صـ ۸۵ - ۸۶

۴۔ بُدھ کا ایک جانشین راحولتا ہوگا۔ یہ روح القدس کے نام کا بگاڑا ہوا ہے جو حضرت عیسیٰؑ کا نام ہے۔ بدھ کا اپنی بیوی اور بیٹے سے ظالمانہ سلوک اور مسیح کا اپنی ماں کے بلانے پر ماں کی پروا نہ کرنا دونو واقعات آپس میں مشابہ ہیں لیکن ہم انہیں نہ مسیح کی طرف منسوب کر سکتے ہیں نہ گوتم بُدھ کی طرف صـ ۸۸ - ۸۹

(و) تاریخی کتب کی شہادت۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح کا ملک پنجاب اور اس کے

عیسائی

عیسائیت

اوسط اور ایک اعلیٰ۔ اور جو اعلیٰ تعلیم ہے وہ اس قدر انوار معارف اور حقائق کی روشنی کی شعاعوں اور حقیقی حُسن اور خوبی سے پُر ہے جو ادنیٰ یا اوسط استعداد کا اس تک ہرگز گذر نہیں ہو سکتا ص۱۶۱

۴۔ قرآن میں ترتیب۔ آیت انی متوفیک میں لف و نشر مرتب ہے۔ قرآنی ترتیب کو بغیر کسی قوی دستاویز کے اُٹھانا گویا یہودیوں کے قدم پر قدم رکھنا ہے اگرچہ بعض جگہ قرآن واضح سے ظاہری ترتیب کو نظر انداز کیا ہے۔ مثلاً قرآن کے ایک دو مقام میں عیسیٰؑ کا ذکر پہلے آیا اور موسیٰؑ کا بعد میں یا اور کسی پیچھے آنے والے نبی کا کسی نبی سابق سے پہلے ذکر آیا۔ قرآن میں بھی ایک معنوی ترتیب ہے جو بیان کرنے کے سلسلہ میں بعض مصالح کی وجہ سے پیش آگئی ہے۔ بلاریب قرآن کریم ظاہری ترتیب کا اشد التزام رکھتا ہے اور اس ترتیب پر جو دلی یقین رکھتا ہے اس پر صدہا معارف کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور قرآن دانی کی ایک کنجی اس کے ہاتھ میں آجاتی ہے اور منکر ترتیب ظاہری قرآن باطنی معارف سے بھی بے نصیب ہے۔ پس قرآن کریم کا اول سے آخر تک ترتیب اختیار کرنے کے باوجود نظم بدیع اور عبارت سلیس کو ہاتھ سے نہ دینا ایک بڑا معجزہ ہے ص۱۵۵-۱۵۷
مع حاشیہ ص۱۵۶

۵۔ قرآن کریم پر اعتراضات۔ جس جس موقع پر قرآن کریم کے مخالفوں نے انگشت رکھی وہیں سے غور کرنے والوں کو ایک گنج معارف ہاتھ لگا ص۶۱۲

قصیدہ

۱۔ در معرفت انسان کامل مظہر حق تعالیٰ وطریق فیصلۂ نزاع کنندگان جس کا پہلا اور آخری شعر یہ ہے ؎

ہماں ز نوع بشر کامل از خدا باشد
کہ با نشان نمایاں خدا نما باشد
ز آہ زمرۂ ابدال بایدت ترسید
علی الخصوص اگر آہ میرزا باشد ص۱۲۷-۱۲۹

۲۔ قصیدہ فارسی جس کا پہلا اور آخری شعر یہ ہے۔

اے پئے تکفیر ما بستہ کمر
نیستت جز ہجو من کار دگر
ذرۂ بودم مرا بنواختند
چوں خورے گشتم ز چشم انداختند

ص۵۳۱-۵۳۴

۳۔ مولوی عبداللہ کشمیری کا قصیدہ بزبان فارسی در مدح مسیح موعودؑ ص۶۲۹-۶۳۲

قیصر روم

ایک نیک نیت انسان تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ زمین پر ظلم ہو ص۱۱۸

قیصرۂ ہند

دیکھو "وکٹوریہ"

ک

کرامت جمع کرامات

بعض جاہل کہتے ہیں جو کرامتیں ہمارے پیروں اور مشائخ نے دکھائیں وہ انہوں نے کہاں دکھائیں سید عبدالقادر جیلانیؒ اور حضرت علیؓ کی بعض کرامات کا ذکر اور یہ کہ ایسی تمام باتیں ان کے جاہل مریدوں اور معتقدوں نے ازراہ افترا بنائیں اور میں نے تو اس زمانہ کے علماء اور فقراء کا منہ بند کر دیا ہے ص ۳۳۶ - ۳۳۹

کسر صلیب

(ا) کسر صلیب سے مراد یہ ہے کہ اس زمانہ میں آسمان و زمین کا خدا ایک ایسی پوشیدہ حقیقت ظاہر کر دیگا جس سے تمام صلیبی عمارت یکدفعہ ٹوٹ جائے گی۔ ص ۸۷

(ب) مسیح موعود کے ہاتھ پر کسر صلیب کی پیشگوئی میں یہ اشارہ تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعہ سے صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائے گی۔ ص ۶۴ و ۱۶۶ مع حاشیہ

(ج) مسیح موعودؑ کو دلائل کے حربہ سے اس صلیب کو توڑنے کے لئے بھیجا جس نے مسیح کے بدن کو توڑا تھا۔ لیکن آخر مرہم عیسیٰ سے شفا پائی لیکن اس توڑنے کے لئے عدالت کے دن تک کوئی مرہم نہیں ص ۱۴۳ - ۱۴۴

(د) کسر صلیب یعنی عیسائی مذہب کے ابطال کی تین صورتیں ذہن میں آسکتی ہیں۔ ایک تلوار اور جبر سے عیسائیوں کو مسلمان بنایا جائے۔ دوسری صورت معمولی مباحثات کے ذریعہ صلیبی مذہب کو مغلوب کیا جائے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ آسمانی نشانوں سے اسلام کی برکت اور عزت ظاہر کی جائے اور ثابت کیا جائے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر نہیں مرے بلکہ طبعی وفات پائی جس سے تثلیث کفارہ سب باطل ہو جاتے ہیں۔ یہی تیسری صورت ہے جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں اور اسی کے ساتھ غلبہ ہو سکتا ہے اور آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ص ۱۶۶ - ۱۶۸

(ھ) مسیح کے صلیب پر نہ مرنے اور زندہ اتارے جانے اور آخرکار سرینگر میں وفات پانے سے متعلق دیکھو "عیسیٰ اور صلیب"

کشف

۱۔ میں نے کئی دفعہ کشفی طور پر حضرت مسیح کو دیکھا ہے اور بعض نبیوں سے بھی عین بیداری میں ملاقات کی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی عین بیداری میں دیکھا اور باتیں کی ہیں اور بعض اور وفات یافتہ لوگوں سے بھی۔ اور مصافحہ بھی کیا ہے ص ۳۶ - ۳۷

۲۔ کشف کی بیداری اور روزمرہ کی بیداری میں لوازم حواس میں کچھ بھی فرق نہیں ہوتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم اسی عالم میں ہیں اور یہی کان اور

۶۔ لیکھرام پیشگوئی کے مطابق ۲ شوال بروز ہفتہ ۶ مارچ ۱۸۹۷ء مارا گیا صـ۳۹۸

۷۔ عجل جسد لہ خوار گوسالہ سامری اور سامری اور آریہ قوم میں آٹھ مشابہتیں:۔

اوّل۔ عجل سامری کے کاٹے جانے کا دن شنبہ کا دن تھا اور یہود کی ایک عید بھی تھی جیسے یہاں ہوا صـ۳۹۸

دوم۔ گوسالہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے جلایا گیا۔ ویسے ہی ایک تو لیکھرام کے قاتل نے اس کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ پھر ڈاکٹر نے اس کے زخم کو چھری کے ذریعہ اور کھولا۔ پھر اس کی لاش پر ڈاکٹری امتحان کی چھری چلی۔ آخر جلایا گیا۔ صـ ۳۹۸ - ۳۹۹

۸ سوم۔ عجل سامری کی طرح دریا میں ڈال دیا گیا صـ۳۹۹

چہارم۔ جیسے سامری نے اپنی دستکاری سے گوسالہ کو قوم کے سامنے مقدس ظاہر کیا۔ اسی طرح آریہ قوم نے اس کی گندی تحریریں ایشر کی کرپا قرار دیں۔ حالانکہ جو کچھ اس نے لکھا۔ سراسر بیہودہ اور باطل تھا۔ سامری کے بچھڑے اور لیکھرام میں مشابہت صـ ۳۹۹ - ۴۰۱

پنجم۔ یہ الہام عجل جسد لہ خوار نے لیکھرام کو گوسالہ اور آریوں کو سامری سے مشابہت دے کر گویا خدا تعالیٰ نے مجھے موسیٰ قرار دیا صـ۴۰۱

ششم۔ نیز اس میں اشارہ تھا کہ جیسے گوسالہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے بعد سامری گروہ کی رونق جاتی رہی اور موسیٰ اور اس کے گروہ کی بہت ترقی ہوئی۔ اسی طرح قتل لیکھرام کے بعد خدا تعالیٰ نے میرے گروہ کو بہت ترقی دی۔ اور جیسے واقعہ گوسالہ کے بعد موسیٰ نے عزت پائی۔ اسی طرح میری عزت کو بھی خدا نے زیادہ کیا۔ اور جس طرح گوسالہ بنانے کے بعد خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر طاعون بھیجی۔ اسی طرح لیکھرام کے مرنے کے بعد اس ملک میں طاعون پھیلی۔ صـ۴۰۱

ہفتم۔ لیکھرام کی پیشگوئی میں دو باتوں کا ثبوت ہے اوّل کہ خدا اپنے بندہ کو ایسے عمیق غیب کی خبر دے سکتا ہے جو تمام دنیا کی نظر میں غیر ممکن ہو۔ دوسرے یہ کہ دعائیں قبول ہوتی ہیں صـ۴۷۲

ہشتم۔ لیکھرام کی پیشگوئی اس کی شوخی اور بے باکی اور بدزبانی کی وجہ سے جلالی رنگ میں ظاہر ہوئی صـ۵۵۴

نیز دیکھو "پیشگوئیاں مندرجہ ضمیمہ تریاق القلوب ۲۔ پیشگوئی ۴۶ "

م

مبارک احمد (میاں)

(۱) پیدائش سے متعلق پیشگوئی اور الہامات اور

پرویز کے قتل کئے جانے کا واقعہ اور قیصر روم کا اسلام اور حق کی طرف کسی قدر رجوع کرنا اور اسی قدر اُسے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک مدت تک مہلت دیئے جانا۔ لیکھرام اور آتھم کے نشان ان دونو نشانوں کے مشابہ ہیں صـ ۳۷۲ - ۳۷۹

۶۔ آپ حضرت ابراہیمؑ کی خو اور طبیعت پر آئے تھے۔ اوّل۔ حضرت ابراہیمؑ نے محبت توحید سے اپنے تئیں آگ میں ڈال لیا۔ مگر خدا نے بچا لیا۔ اسی طرح توحید کے پیار سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فتنہ کی آگ میں پڑے جو تمام قوموں کی طرف سے بھڑکائی گئی تھی۔ لیکن واللہ یعصمك من الناس کی آواز نے بچا لیا۔ دوسرے حضرت ابراہیمؑ نے بُت توڑے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے بُت توڑے۔ تیسرے حضرت ابراہیمؑ خانہ کعبہ کے بانی تھے اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کو خانہ کعبہ کی طرف جھکانے والے تھے۔ چوتھے حضرت ابراہیمؑ نے خدا کی طرف جُھکنے کی بنیاد ڈالی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بنیاد کو پورا کیا۔ پانچویں حضرت ابراہیم اس قوم میں پیدا ہوئے جن میں توحید کا نام و نشان نہ تھا اور کوئی کتاب نہ تھی۔ ایسی ہی جہالت میں غرق قوم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ چھٹے حضرت ابراہیمؑ کے دل کو خدا نے خوب دھویا اور صاف کیا یہاں تک کہ خویش و اقارب سے بھی خدا کے لئے بیزار ہو گئے۔ یہی حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ ساتویں جیسے ابراہیمؑ کو اللہ تعالیٰ نے اکیلا پا کر آسمان کے ستاروں کی طرح بے شمار اولاد دی اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اکیلا پا کر نجوم السماء کی طرح کثرت سے صحابہ دیئے حاشیہ صـ ۴۷۶ - ۴۷۷

محمد افضل خان

ان کا راولپنڈی سے ایک سو دس روپے بھیجنا اور ایک پیشگوئی کا پورا ہونا صـ ۲۵۷

محمد بخش (منشی ڈسٹرکٹ انسپکٹر)

جس کی طرف سے مسٹر ڈوئی کی عدالت میں مقدمہ کی بنیاد پڑی صـ ۳۱۱

محمد حسین بٹالوی

۱۔ بطور شاہد پیشگوئی صـ ۲۲۸

۲۔ محمد حسین کی تکفیر کا ذکر اور یہ کہ وہ ابتدائی عمر میں میرا ہم مکتب رہا۔ ایک دفعہ ایک کتاب مستعار لے گیا۔ پھر واپس نہ کی۔ اس کو خوب معلوم ہے کہ میں چھوٹی عمر میں کس طرز کا آدمی تھا۔ صـ ۲۸۳

۳۔ فتنہ تکفیر کی پیشگوئی اس کے ذریعہ پوری ہوئی صـ ۲۹۸

۴۔ (ل) محمد حسین بٹالوی کے اس مضمون کے نوٹس پر دستخط کہ آئندہ وہ بدزبانی اور گالیوں اور

تکفیر وتکذیب سے باز رہے گا حاشیہ صـ۳۱۱

(ب) اور اس کے متعلق پیشگوئی صـ۳۱۳-۳۱۴

۵۔ محمد حسین بٹالوی کے اس اعتراض کا جواب کہ فیصلہ میں ڈسچارج کا لفظ ہے بُری کا نہیں صـ۳۱۵-۳۲۶

۶۔ محمد حسین کا کاذب اور خائن ہونا حاشیہ صـ۳۲۶

۷۔ انا نجّلدنا فانقطع العدو و اسبابه لبعض الظالم علی یدیه و یوثق میں دو پیشگوئیاں محمد حسین سے متعلق صـ۳۲۷-۳۲۸ و ۳۱۲

۸۔ محمد حسین اور اس کے دوست جعفر زٹلی کی بدزبانی کا ذکر اور فرمانا کہ میں اس شخص کی سخت بدزبانیوں اور گندہ دہنیوں سے سخت مظلوم اور ضرر رسیدہ ہوں صـ۳۲۸

۹۔ محمد حسین اور اس کے دو دوستوں محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبتی کا ذکر اور ان کے حق میں بددعا جو اشتہار ۲۱ر نومبر ۱۸۹۸ء میں درج ہے اور ان سے متعلق جو الہامات ہوئے اور ان کے مطابق جو انہیں ذلت پہنچی اس کا ذکر صـ۴۲۳-۴۲۶

۱۰۔ محمد حسین کو جو ذلتیں پہنچیں

(ا) خونی مہدی سے انکار کی ذلت خفیہ طور پر انگریزی رسالہ کے ذریعہ صـ۴۲۶-۴۲۷

(ب) أتعجب لامری الہام سے متعلق کہنا کہ عجب کا صلہ من آتا ہے لام نہیں۔ لام صلہ کی جواباً دیوان حماسہ اور مشکوٰۃ سے مثالیں صـ۴۲۷-۴۳۱

(ج) مسٹر جے۔ ایم۔ ڈوئی کی عدالت میں اس نوٹس پر دستخط کئے کہ وہ آئندہ مجھے دجال اور کافر اور کاذب نہیں کہے گا۔ اگر فتویٰ تکفیر درست تھا تو اسے کہنا چاہیئے تھا کہ میں اسے کافر سمجھتا ہوں صـ۴۳۱-۴۳۶ و صـ۴۴۸

اور ان تینوں کے لئے دیکھو پیشگوئی نـ۷ مندرجہ ضمیمہ ـ۲

(د) پھر یہ ذلت پہنچی کہ مطابق پیشگوئی ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا اور شرارتوں سے روکا جائے گا محمد حسین اور اس کے دونو دوست اپنی گندی اور بے حیائی کی تحریروں سے جبراً روکے گئے صـ۴۳۶-۴۳۹

(ھ) پھر اسے ایک علمی ذلت یہ پہنچی کہ اس نے کہا کہ ڈسچارج ہوئے ہیں بری نہیں ہوئے حالانکہ ڈسچارج اور ایکئٹ کے مقابلہ میں عربی زبان میں بری اور مبرئ کا لفظ ہے اور اس کی تشریح آیات قرآنیہ سے صـ۴۳۹-۴۴۴

(و) پھر پیشگوئی کے مطابق چوتھا لڑکا پیدا ہوا جس کے بارہ میں ضمیمہ انجام آتھم میں لکھا تھا کہ عبدالحق نہیں مرے گا جب تک وہ پیدا نہ ہو لے صـ۴۴۴ نـ۱۱۵

(ز) ثناء اللہ کے اعتراض کا جواب کہ محمد حسین کی کچھ بھی ذلت نہیں ہوئی اور یہ کہ اسے چار مربعے زمین مل گئی ہے اور کسی ریاست سے اس کا کچھ وظیفہ مقرر کر دیا گیا ہے اور یہ کہ ڈوئی صاحب نے اس کی منشاء کے موافق فیصلہ کیا اور اس کا تفصیلی جواب

کہ انسانوں کی ذلت ہر ایک طبقہ کے مناسب حال ہوتی ہے اور ذلت کی تین قسمیں جن میں سے دو قسموں کی ذلت انہیں پہنچ چکی ہے۔ اور اس اعتراض کا جواب کہ ہمیں آئندہ عموماً الہامات اور ہر قسم کی پیشگوئیوں کی اشاعت سے روکا گیا ہے محض جھوٹ ہے۔ مربعوں کے ملنے کا جواب مطابق حدیث کسی کے گلے میں کاشت کاری کا سامان پڑنا بھی ایک قسم کی ذلت ہے۔ وظیفہ لگنا کوئی بڑی بات نہیں۔ بئس الفقیر علیٰ باب الامیر ص ۴۴۴ - ۴۴۵

۱۱۔ محمد حسین کا حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف گورنمنٹ میں خلاف واقعہ مخبری کرنا اور اشاعت السنۃ میں شائع کرنا تا آپ کو باغی خیال کیا جائے۔ اس کے جواب میں سکھوں کے عہد اور گورنمنٹ کی آزادی دینے اور دیگر احسانات کا ذکر ص ۴۵۳ - ۴۵۹

محمد صادق (مفتی)

(ا) بطور شاہد نشان ص ۴۱۵

(ب) میرے مخلص دوستوں میں سے ہیں۔ یہ اپنے نام کی طرح ایک محب صادق ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں ان کا اپنے اشتہار ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء میں سہواً تذکرہ کرنا بھول گیا وہ ہمیشہ بہر ساتھ دینی خدمات میں نہایت جوش سے معروف ہیں ص ۵۰۶

محمد علی (مولوی)

بطور گواہ پیشگوئی ص ۲۱ و ۳۳۲ ، ۴۱۵

محمد یوسف خاں (رئیس امرتسر) بطور گواہ کہ پیشگوئی سنتے ہی آتھم نے زبان نکال کر اور دونوں ہاتھ اٹھا کر توبہ اور ندامت کے آثار ظاہر کئے ص ۵۵۲

محمد یوسف بیگ سامانوی (مرزا)

مدت دراز سے مجھ سے تعلق محبت اور اخلاص اور ارادت رکھتے ہیں جن کی نسبت مجھے یقین ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایک سچی محبت ان کے دلوں میں بٹھا دی ہے جس کے ساتھ وہ تمام عمر رہیں گے اور جس کے ساتھ وہ اس دنیا سے گذریں گے۔ ان کے لڑکے مرزا ابراہیم بیگ کی وفات سے متعلق پیشگوئی اور اس کا وقوع ص ۴۱۶

محمود احمد (میاں)

پیدائش کے متعلق کشف اور اشتہارات کا ذکر ص ۲۱۴ و ص ۲۱۹

محی الدین ابن العربی (شیخ)

(ا) آپ کی پیشگوئی بحوالہ فصوص الحکم دربارہ آخری کامل انسان جو خاتم الاولاد ہوگا اور اس کی تشریح ص ۴۸۲

(ب) آپ نے علیٰ قدم شیث لکھا ہے شاید الولد سرٌ لابیہ کی وجہ سے ورنہ فصّ آدم کی ذیل میں لکھنا مناسب تھا ص ؟

(ج) غالباً یہ ان کا کشف ہوگا چونکہ فصوص الحکم ان کی آخری کتاب ہے انہوں نے خاتم الخلفاء عیسیٰؑ کو متولد مانا ہے آسمان سے اترنا

مذہب کا ایک رکن سمجھتے ہیں اور ایک بیگناہ کے قتل کو بڑے ثواب کا کام۔ لیکن قرآن میں صاف حکم ہے کہ دین پھیلانے کے لئے تلوار مت اُٹھاؤ۔ دین کی ذاتی خوبیاں پیش کرو

دوم۔ وہ ایک خونی مسیح اور خونی مہدی کے منتظر ہیں جو دنیا کو خون سے بھر دے گا۔ حالانکہ مسیح موعود کے متعلق لکھا ہے۔ وہ لڑائی نہیں کرے گا۔ نہ تلوار اُٹھائے گا ص۱۲۰-۱۲۱ و ص۲۴۵-۲۴۶

۵۔ مسلمانوں کی اسلام سے ہمدردی کے یہی معنے تھے کہ جس شخص کے منہ سے توہین اسلام کا کوئی کلمہ نکلے اُسے سزا دی جائے یا دلائی جائے جیسا کہ امہات المومنین کی کتاب کی اشاعت کے وقت انہوں نے کیا ص۱۵۸

۶۔ آپ کا فرضی مسیح تو کافروں کو قتل کر کے اُن کا مال آپ لوگوں کو دے دے گا۔ لیکن میں اس لئے نہیں آیا کہ آپ کو دنیا کے گندے مال میں مبتلا کروں اور ہوا و ہوس کے پورا کرنے کے تمام دروازے کھول دوں بلکہ اس لئے آیا ہوں کہ موجودہ دنیا کے حظ سے بھی کچھ کم کر کے خدا تعالےٰ کی طرف کھینچوں۔ پس حقیقت میں میرے آنے سے آپ لوگوں کا بہت ہی ہرج ہوا ہے ص۱۵۹

۷۔ اگر غیرت ہے تو پادری صاحبوں کو میرا اشتہار دکھاؤ جس میں میں نے نشان نمائی کی دعوت دی ہے۔ پھر دیکھو کہ غالب کون ہوتا ہے۔ ص۱۶۰

۸۔ دولتمند مسلمان۔ بہت سے مسلمان دولتمند یا حکام ہیں جو اپنے لئے السلام علیکم کا جواب دینا عار سمجھتے ہیں اور اگر کوئی السلام علیکم کہے تو بُرا مناتے ہیں۔ اگر ممکن ہو تو سزا دیدیں ص۴۶۸

۹۔ اگر مسلمان میری بتائی ہوئی تعلیموں کے پابند ہو جائیں تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ فرشتے بن جائیں۔ مجھے قبول کریں تو سب کچھ انہیں حاصل ہوگا۔ ایک نیکی اور پاکیزگی کی رُوح ان میں پیدا ہو جائے گی ص۴۹۳

۱۰۔ وہ میرے قتل کے لئے جھوٹے فتوے شائع کرتے ہیں اور میں ان کی بدی کے عوض میں ان کے حق میں دعا کرتا ہوں ص۷

۱۱۔ مسلمانوں اور دوسری قوموں سے فیصلہ کرنے کے لئے نشان نمائی کے لئے مقابلہ کی دعوت اور یہ کہ گورنمنٹ قتل کے فتووں اور منصوبوں کے روکنے کے لئے خود اس رنگ میں صدق و کذب جانچنے کے لئے مداخلت کرے ص۴۹۴-۴۹۵ دیکھو "درخواست"

۱۲۔ دنیا کے اکثر مسلمان باستثنار قدر قلیل دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ علماء جو آزاد ممالک میں رہ کر علانیہ جہاد کی تعلیم دیتے اور مسلمانوں کو اس کے لئے اُبھارتے ہیں۔

دوسرا فرقہ مسلمانوں کا وہ ہے جو خفیہ طور پر تو پہلے فرقہ کے ہمرنگ ہے مگر کسی گورنمنٹ کو خوش کرنے کے لئے تقریراً یا تحریراً اپنے آپ کو جہاد کے مخالف ظاہر کرتے ہیں ص۵۱۹

۱۳۔ حکومت کی طرف سے آزادی ہے مگر مسلمان خود شریعت سے بیزار ہیں اور اس کا ثبوت . . . . . آسانی کے مہینوں میں رمضان آیا مگر انہوں نے روزے نہ رکھے - اس کی یہی وجہ ہے کہ دلوں میں ایمان نہیں رہا ص۶۰۷ - ۶۰۸

مسیح موعود

۱۔ مسیح موعود اور مسیح ناصری میں مشابہت

(الف) اسرائیلی شریعت کے زندہ کرنے کے لئے مسیح چودھویں صدی کا مجدد تھا مگر مولویوں نے اُسے کافر ملحد قرار دیا اور اس کے قتل کا فتویٰ لکھا اور مثیل موسیٰ سے چودھویں صدی میں مثیل عیسیٰ مسیح موعود آیا - اُسے بھی علماء قوم نے کافر اور ملحد دجّال کہا - قتل کے فتوے دیئے مگر دونوں قسم کے مولوی ناکام رہے۔ اور دونو مسیحوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ بڑی قوم بنا دے ص۲۹-۳۰

نیز دیکھو "صدی" چودھویں صدی کی تاثیر

۲۔ مسیح ناصری قیصر روم کے زمانہ میں اس کی نیک خواہشوں کی وجہ سے اور مسیح موعود قیصرۂ ہند کے زمانہ میں پیدا ہوا ص۱۱۷ - ۱۱۹

۳۔ خاندان مسیح موعود کے مختصر حالات - آپ کے خاندان کی عظمت پھر سکھوں کے ذریعہ تمام دیہات ریاست سے بے دخل کئے جانا۔ آپ کے والد کے سرکار انگریزی کے خیر خواہ ہونے کی وجہ اور ایام غدر میں گورنمنٹ کی امداد کا ذکر وغیرہ ص۱۱۳ - ۱۱۴

۴۔ مسیح موعود کا ظہور

(الف) آپ کے ملکہ وکٹوریہ کے زمانہ میں ظہور کی وجہ ص۱۱۶ - ۱۱۹

(ب) جس طرح ایلیا نبی یوحنا کے لباس میں آیا اس طرح ایک کو عیسیٰ کی خو اور طبیعت دی گئی اور وہ مسیح کہلایا ص۱۱۷ نیز دیکھو ص۳۸

۵۔ مسیح موعود اور مسیح ناصری کے مقام میں مشابہت۔

(الف) مسیح موعود حکم ہے اس لئے ناصرہ کی طرح جس میں تازگی اور سرسبزی کے زمانہ کی طرف اشارہ تھا اس مسیح کے گاؤں کا نام اسلام پور قاضی ماجھی رکھا گیا تا قاضی کے لفظ سے خدا کے اس آخری حکم کی طرف اشارہ ہو اور یہ رُوحانی سرسبزی کی طرف اشارہ ہے ص۱۱۹

(ب) حضرت مسیحؑ مخلوق کی بھلائی کے لئے صلیب پر چڑھے گو خدا کے رحم نے ان کو بچا لیا اور ان کی ہجرت وغیرہ کا ذکر۔ سو ایسا ہی میں بھی مخلوق کی بھلائی کے لئے صلیب سے پیار کرتا ہوں اور جیسے مسیحؑ کو اس کی دعا قبول کر کے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم

سے صلیب کے نتیجوں سے نجات دی۔ ایسا ہی مجھے بھی بچائے گا صـ ۴۹۸ - ۴۹۹

۶۔ آپ کے ذریعہ مسلمانوں کے عقیدہ جہاد اور خونی مسیح ومہدی اور عیسائیوں کے عقیدہ کہ مسیح صلیب پر مر کر ملعون ہوگیا، اصلاح ہوئی ہزاروں مسلمانوں نے یہ عقائد چھوڑ دیئے اور مسیح کا صلیب پر سے زندہ اُترنا اور طبعی وفات پانا اور سری نگر میں دفن ہونا دلائل قاطعہ سے ثابت ہوگیا صـ ۱۲۳ - ۱۲۴

۷۔ مرد کامل کی تمام علامات جن میں سے ایک آسمانی نشانوں کا ظہور بھی ہے آپ میں پائی جاتی ہیں صـ ۱۲۷

۸۔ آپ کے ذریعہ آنحضرتؐ کی روحانی زندگی کا ثبوت۔ حلفیہ بیان کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور محبت کی برکت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اُوپر اُترتے ہوئے اور دل کو نورِ یقین سے پُر ہوتے ہوئے پایا اور اس قدر غیبی نشان دیکھے گویا خدا کو دیکھ لیا صـ ۱۴۰

۹۔ نشان نمائی میں مقابلہ کے لئے عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں کو دعوت اور پیشگوئی کہ ان میں سے کوئی مقابلہ پر نہ آئے گا کیونکہ ان کا مذہب مُردہ ہے اور کوئی ان کے لئے زندہ فیض رساں موجود نہیں اور بشرط قبول اسلام ایک سال کے اندر اندر انہیں نیا نشان دکھانے کا وعدہ صـ ۱۴۱ - ۱۴۲ و ۱۶۰ و ۱۶۸

۱۰۔ بعثت کی غرض۔

(ا) تمام انسانی روحوں کو جو مشرق ومغرب میں آباد ہیں دعوت کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے پیش کیا۔ اور ہمیشہ کی رُوحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور اس کا ثبوت صـ ۱۴۱

(ب) خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا کہ تا میں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی اور نشانوں سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں اور پادریوں کے دام تزویر سے انسانوں کو چھڑاؤں اور کسر صلیب کروں صـ ۱۴۳ - ۱۴۴

(ج) اسلام پر سے یہ اعتراض دور کرنے کے لئے آیا ہوں کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے نہ آسمانی نشانوں سے صـ ۱۴۵

(د) میں اس لئے آیا ہوں کہ موجودہ دنیا کے حظ سے بھی کم کر کے خدا تعالےٰ کی طرف کھینچوں صـ ۱۵۹

(ھ) تا میں امن اور حلم کے ساتھ دنیا کو سچے خدا کی طرف رہبری کروں اور اسلام میں اخلاقی حالتوں کو دوبارہ قائم کروں صـ ۱۳

(و) میں تلوار چلانے نہیں آیا بلکہ تلواروں کو میان

میں کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں ص۱۷

(س) تا پرہیزگاری اور پاک اخلاق اور صلحکاری کی راہوں کو دوبارہ دنیا میں قائم کروں ص۲۰

(ح) تا مسلمانوں کے اخلاق اچھے ہو جائیں۔ وحشیانہ عادتیں دُور ہو جائیں۔ نفسانی جذبات سے ان کے سینے صاف ہو جائیں۔ ان میں آہستگی، سنجیدگی، حلم، میانہ روی اور انصاف پسندی پیدا ہو جائے ص۴۹۲

(ط) خدا نے فرمایا اُٹھ کہ میں نے تجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائی کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چُنا ص۵۰

(ی) تا کوئی مذہب برکات معارف، تعلیم کی عمدگی، خدا کی تائیدوں اور خدا کے عجائب غرائب نشانوں میں اسلام کی ہمسری نہ کر سکے ص۵۰

(ک) اس زمانہ کا نور میں ہی ہوں۔ میرا پیرو شیطان کی تیار کردہ خندقوں سے بچایا جاوے گا۔ اس نے مجھے آسمانی نشان، غیب کی باتیں، پاک علوم اور معارف عطا کئے ہیں۔ مگر تاریکی سے خوش رُوحوں نے مجھ سے دشمنی کی ص۱۳

۱۱۔ مسیح موعود اور علماء

(ا) علماء نے میری تکفیر اس لئے کی کہ میں خونی مہدی اور خونی مسیح کے آنے کا قائل نہیں۔ دوسرے اس لئے کہ میں نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر قرآن، حدیث اور انجیل کا موعود مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر بغیر تلواروں اور بندوقوں کے۔ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ نرمی اور آہستگی اور حلم اور غربت کے ساتھ خدا کی طرف لوگوں کو توجہ دلاؤں ص۱۳

(ب) عام لوگوں اور مولویوں اور خاص طور پر محمد حسین بٹالوی نے حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف جو منصوبے کئے ان کا ذکر۔ لوگوں کو اور حکومت کو آپ کے خلاف اکسایا اور عداوت اور کینہ کو حد تک پہنچایا۔ اور دوسری قوموں کو اپنے ساتھ ملا کر کوئی دقیقہ ہلاکت کا اُٹھا نہ رکھا مگر خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق مجھے ان کے شر سے بچایا ص۴۵۲-۴۶۴

۱۲۔ علماء کو دعوت مقابلہ۔

(ا) اگر سچے ہو اور میرے مقابلہ پر قرآن و حدیث سے حضرت عیسیٰؑ کا مع جسم عنصری آسمان پر جانا ثابت کر سکو۔ یا اگر اخبار غیبیہ میں جو خدا تعالیٰ سے مجھ پر ظاہر ہوتی ہیں یا استجابت دعا میں یا تحریر زبان عربی میں یا آسمانی نشانوں میں جو مجھے عطا ہوئے ہیں مقابلہ کر سکو تو میں جھوٹا ہوں ص۵۴۳

(ب) آپ لوگوں کو ملہم ہونے اور استجابت دعا کا بھی دعویٰ ہے۔ چند پیشگوئیاں جو استجابت دعا پر مشتمل ہوں بذریعہ اشتہار شائع کر

دیں اور اس طرف سے میں بھی شائع کردوں ایک برس سے زائد میعاد نہ ہو۔ اگر آپ لوگوں کی پیشگوئیاں سچی نکلیں تو ایک دم میں ہزارہا لوگ میری جماعت کے آپ کے ساتھ شامل ہوجائیں گے۔ مگر ممکن نہیں کہ آپ اس درخواست کو قبول کریں ص۵۴۴

(ج) خدا نے مجھے مامور کیا ہے۔ ایک جماعت لُولوں لنگڑوں اور اندھوں کانوں اور دوسرے بیماروں کی لے آؤ اور پھر ان میں سے قرعہ اندازی کے طور پر جس جماعت کو خدا میرے حوالہ کریگا میں اس میں غالب رہوں گا ص۵۵۹

(د) مشائخ فقراء اور صوفیوں کو دعوئ مسیحیت کے مصدق بننے کے لئے دعوت اور اس کا سہل طریق کہ ان میں سے جو ملہم میرے دعوئ مسیحیت کو نہیں مانتا۔ ہم دونو ایک مجمع میں بٹالہ یا امرتسر یا لاہور میں دعا کریں کہ سچے سے کوئی عظیم الشان نشان جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہو۔ پیشگوئی ہو یا معجزات انبیاء سے مشابہ کسی قسم کا اعجاز ہو۔ ایک برس کے اندر ظہور میں آوے جس سے آوے وہ سچا دوسرا جھوٹا۔ مغلوب کو بلا تامّل بیعت کرلینا ہوگا ص۱۷۰ - ۱۷۱

۱۳۔ مذہبی جنگوں کا خاتمہ

مسیح موعود کے زمانہ میں مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہوجائے گا اور آسمان سے ایسی روشن سچائیاں ظاہر ہوجائیں گی کہ حق اور باطل میں ایک روشن تمیز دکھلا دیں گی ص۸۷

۱۴۔ مسیح موعود اور مہدی کا کام مقام اور مرتبہ :-

(ا) مسیح جس کا دوسرا نام مہدی ہے اس کے لئے دنیا کی بادشاہت نہیں بلکہ آسمانی بادشاہت ہوگی اور حَکم ہوگا یعنی تمام فرقوں پر حاکم عام (گورنر جنرل) ہوگا۔ مگر یہ اس کی گورنری زمین کی نہیں ہوگی۔ جیسا کہ حدیث یضع الحرب سے ظاہر ہے اور وہ اس اعتراض کو دُور کرے گا کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے نہ آسمانی نشانوں سے ص۱۴۴ - ۱۴۵

(ب) سچے مسیح اور مہدی کے لئے ضروری ہے کہ آسمانی نشانوں کے ساتھ دین پھیلاوے میرا بڑا بھاری معجزہ یہ ہے کہ میں نے مسیحؑ کی وفات کو ثابت کردیا اور ان کی جائے وفات اور قبر کا پتہ دے دیا ہے ص۱۴۵

۱۵۔ علامات ظہور مسیح موعود۔

صلیب کے غلبہ کے وقت آئے گا جو پُوری ہوچکی۔ عیسائیوں کی اسلام کے رد میں کتابوں کا ذکر۔ رمضان میں خسوف وکسوف۔ اونٹوں کی سواری کی جگہ ریل۔ طاعون پھوٹی۔ حج بھی روکا گیا۔ اہل کشف نے بھی اس زمانہ کی خبر دی۔ ایک فاضل منجم کی پیشگوئی کہ

سنہ ۱۸۹۰ء تا سنہ ۱۹۰۰ء ایک عظیم الشان دورہ ختم کرتے
ہیں۔ سنہ ۱۹۰۰ء میں زمین پر مسیح کلمۃ اللہ کا ایک نیا
اوتار اور خدا کا ایک نیا مظہر ظہور کرے گا۔
(ٹریبیون ۸ جولائی سنہ ۱۸۹۹ء)

اور غلام احمد قادیانی بھی اپنے حروف کے اعداد سے
اشارہ کر رہا ہے چنانچہ تیرھویں صدی کے ختم ہونے
پر یہی مجدد آیا جس کا نام تیرہ سو کا عدد پورا
کرتا ہے ص ۱۵۷ - ۱۵۸ مع حاشیہ ص ۱۵۷ و
ص ۵۴۲ - ۵۴۳

۱۶۔ **مسیح موعود اور دعویٰ مجددیت**

مسلمانوں اور بالخصوص علماء اسلام اور فقراء اسلام
سے خطاب کہ چودھویں صدی کا مجدد میں ہوں۔
اور ہر مجدد اپنے زمانہ کے سب سے زیادہ خطرناک
اور موجب ہلاکت فسادات کے دور کرنے کے
لئے مبعوث ہوتا ہے اور انہی خدمات کے مناسب
حال آسمان پر اس مجدد کا نام ہوتا ہے۔ اس
وقت کے مجدد کا کام عیسائیت کی پُر زہر تعلیم
سے لوگوں کو بچانا اور صلیبی فتنوں پر اسلام کو
فتح بخشنا ہے اس لئے اس کا نام آسمان پر
کاسر صلیب ہوا۔ اور یہ منصب مسیح موعود کا
ہے۔ لہذا وہ مسیح موعود ہوا۔ اور خدا نے میرے
وقت میں کسر شوکت عقائد صلیبیہ کے آسمان
سے اسباب پیدا کر دیئے ص ۱۶۵ - ۱۶۶

۱۷۔ **مسیح موعود اور پادری۔**

(ا) یورپ اور امریکہ کے پادریوں کو مقابلہ کی
دعوت۔ ایک برس کی مہلت ہو۔ اگر اس مدت
میں خدا کے نشان اور خدا کی قدرت نما
پیشگوئیاں تمہارے ہاتھ سے ظاہر ہوئیں اور
میں تم سے کمتر رہا تو میں مان لوں گا کہ مسیح
بن مریم خدا ہے۔ لیکن اگر سچے خدا نے مجھے
غالب کیا اور آپ لوگوں کا مذہب آسمانی
نشانوں سے محروم ثابت ہو تو تمہیں اسلام
قبول کرنا ہوگا ص ۱۶۰

(ب) بہت عرصہ نہیں ہوا جب ایک پادری بازار
میں کھڑا ہو کر اعتراض کرتا اور کہتا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ اور اب
وہ زمانہ ہے کہ کوئی پادری ہمارے سامنے
کھڑا نہیں ہو سکتا ص ۳۷۰ - ۳۷۱

۱۸۔ **صداقت کی دلیل:۔**

(ا) الہام ولقد لبثت فیکم عمراً من
قبلہ افلا تعقلون سے دلیل کہ وہ چالیس
برس تک ہر ایک افتراء اور شرارت اور مکر و
خباثت سے محفوظ رہا اور کبھی اس نے خلقت
پر جھوٹ نہ بولا اور چالیس برس کی عمر میں
الہام سے مشرف ہونا اور پھر مسیح موعود ہونے
کے متعلق الہامات اور اعلیٰ خاندان میں سے
ہونے کا ذکر ص ۲۸۳ - ۲۸۵

(ب) مخالفوں کا کوئی بھی میرے پر ایسا اعتراض
نہیں جو مجھ سے پہلے خدا کے نبیوں پر نہیں
کیا گیا۔ اس لئے جب تم ایسی گالیاں اور ایسے

اعتراض سُنو تو غمگین اور دلگیر مت ہو۔ ضرور تھا
کہ خدا کی وہ تمام سنتیں اور عادتیں جو نبیوں کی
نسبت وقوع میں آچکی ہیں ہم میں پوری ہوں۔
ص ۵۱۴

۱۹۔ اعتراضات:۔

(الف) بعض مخالفین دھوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض
کرتے ہیں کہ کسی زمانہ میں فلاں شخص نے بھی
مسیح موعود یا مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔
اور اس کا جواب ص ۲۳۵

(ب) جاہلوں کا یہ کہنا کہ ہمارے مشائخ کی طرح تو
کرامات نہیں دکھائیں اور سید عبدالقادر جیلانی
اور حضرت علیؓ کی بعض کرامات کا ذکر اور یہ کہ
یہ ان کے جاہل مریدوں کا افتراء ہے۔ کسی ایسے
مہدی کا نام تو بتلاؤ جس نے میری طرح تمام
علماء اور فقراء اور گدی نشینوں کو نشانوں کے
ذریعہ عاجز کر دیا ہو ص ۳۳۶ - ۳۴۰

۲۰۔ مسیح موعود اور مسئلہ فضیلت و نبوت:۔

عیسیٰ بھی آدم کے بروز تھے لیکن یہ آخری بروز
اکمل اور اتم ہے۔ یہ وہم نہ گذرے کہ اس تقریر
میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی
ہے کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے جو غیر نبی
کو نبی پر ہو سکتی ہے اور تمام اہل علم اس
فضیلت کے قائل ہیں۔ تمام سابقہ اکابر اور
عارف آخری آدم کو خاتم ولایت عامہ سمجھتے
اور حقیقت آدمیہ کی بروزات کا تمام دائرہ
اس پر ختم کرتے ہیں ص ۴۸۱

۲۱۔ مسیح موعود کی ایک خاص نشان کے
ظہور کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا جو تین
سال کے عرصہ میں ظاہر ہو ص ۵۰۹
دیکھو "نشان کا مطالبہ"

۲۲۔ خدا تعالیٰ سے محبت:۔

"دیکھ میری رُوح نہایت توکل کے ساتھ
تیری طرف ایسی پرواز کر رہی ہے جیسا کہ
پرندہ اپنے آشیانہ کی طرف آتا ہے۔ سو
میں تیری قدرت کے نشان کا خواہشمند
ہوں لیکن نہ اپنے لئے اور نہ اپنی عزت کے
لئے بلکہ اس لئے کہ لوگ تجھے پہچانیں اور
تیری پاک راہوں کو اختیار کریں۔"
ص ۵۱۰ - ۵۱۱

۲۳۔ مسیح موعود کلمۃ اللہ ہیں

سورۂ تحریم میں آنیوالے مسیح کا نام ابنِ
مریم رکھ کر اشارہ کیا گیا کہ آخری مسیح
بھی کلمۃ اللہ ہے اور روح اللہ بھی ص ۴۸۵

۲۴۔ حضرت ابراہیمؑ سے مشابہت:۔

عبدالحق غزنوی نے اعتراض کیا کہ آپ نے
تین جھوٹ بولے ہیں۔ اس کا جواب دیتے
ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

"ہم اس ابراہیمی مشابہت پر فخر کرتے ہیں
کیونکہ ان لوگوں نے تین جھوٹ ان کی
طرف بھی منسوب کئے ص ۵۷۱

۲۵- آپ کی دعوت کی قبولیت ——

میری دعوت کے قبول کرنے کے لئے مسلمانوں میں پُرجوش حرکت ہو رہی ہے۔ پنجاب اور ہندوستان کے تمام شہروں اور دیہات کو دیکھو شاذ و نادر ایسا شہر ہوگا۔ . . . . . . جو اس جماعت کے کسی فرد سے خالی ہوگا
ص۲۴۵

۲۶- مسیح موعود اور فتح ——

یقیناً اسی گروہ کی فتح ہے جو دہریہ نہیں۔ اور خدا تعالےٰ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور ہنسی اور ٹھٹھے سے پرہیز کرتے ہیں ص۲۵۹

۲۷- مسیح موعود کا زمانہ ——

مسیح موعود کا زمانہ اس حد تک ہے۔ جس حد تک اس کے دیکھنے والے یا دیکھنے والوں کے دیکھنے والے اور پھر ان کے دیکھنے والے دنیا میں پائے جائیں گے اور اس کی تعلیم پر قائم ہوں گے۔ غرض قرون ثلثہ کا ہونا برعایت منہاج نبوت ضروری ہے اور پھر نیکی اور پاکیزگی کا خاتمہ ہے اور بعد میں اس گھڑی اور ساعۃ الفناء کا انتظار ہے حاشیہ ص۲۷۸

مسیح ناصریؑ

(ا) ان کی نبوت کی علت غائی یہ تھی کہ وہ ان گمشدہ یہودیوں سے ملتے جو ہندوستان کے مختلف مقامات میں سکونت پذیر ہو گئے تھے ص۱۷

(ب) امام محمد الطرطوشی المالکی نے اپنی کتاب سراج الملوک میں حضرت مسیحؑ کو امام السائحین قرار دیا ہے۔ اور لسان العرب میں حضرت عیسیٰؑ کے مسیح نام رکھنے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کان سائحاً فی الارض لایستقر اور لکھا ہے کہ اس کی فطرت کو خیر و برکت دی گئی ہے اور دجال کا نام مسیح اس لئے رکھا گیا کہ اس کی فطرت شر اور لعنت پر پیدا کی گئی ہے یہاں تک کہ اس کا چھونا بھی شر اور ضلالت پیدا کرتا ہے ص۷۱

(ج) آسمان پر صعود اور نزول

مسیح کا جسم کے ساتھ آسمان پر جانا گو ایک غلطی تھی۔ تب بھی اس میں ایک راز تھا۔ اور وہ یہ کہ جو مسیحی سوانح کی حقیقت گم ہو گئی تھی وہ آسمان پر ایک مجسم انسان کی طرح موجود تھی اور ضرور تھا کہ وہ حقیقت آخری زمانہ میں پھر نازل ہو سو وہ حقیقت مسیحیہ ایک مجسم انسان کی طرح اب نازل ہوئی اور اس نے صلیب کو توڑا۔ ص۸۰

(د) بریت مسیح

مسیحؑ کی طرف انجیل میں جو یہ واقعہ منسوب ہے کہ ماں کے بلانے پر انہوں نے اس کی پروا نہ کی ہم ان کی طرف اسے منسوب نہیں کر سکتے ص۸۹

(ہ) مسیحؑ پر ایمان

حضرت مسیح کے حق میں کوئی بے ادبی کا کلمہ میرے منہ سے نہیں نکلا۔ یہ سب مخالفوں کا افترا ہے۔ ہمارا مسیح ابن مریم جو اپنے تئیں بندہ اور رسول کہلاتا ہے اور خاتم الانبیاء کا مصدق ہے اس پر ہم ایمان لاتے ہیں حاشیہ صـ ۳۰۵

(د) **الوہیت مسیح**
مسیح کو خدا بنانا انسانی غلطیوں میں سے ایک غلطی تھی حاشیہ صـ ۵۲۱

مسیح ہندوستان میں

(ا) ۲۰ نومبر ۱۹۰۸ء کو شائع ہوئی ٹائٹل پیج

(ب) **غرض تالیف**
مسیح کی زندگی کے متعلق واقعات صحیحہ اور ثابت شدہ تاریخی شہادتوں اور غیر قوموں کی قدیم تحریروں سے حضرت مسیح کی پہلی اور آخری زندگی کے متعلق غلط اور خطرناک پھیلے ہوئے خیالات کی تردید کرنا جو توحید باری کے رہزن اور مسلمانوں کی اخلاقی حالت پر بھی اثر انداز ہیں جن سے سخت دلی اور بد اخلاقی ترقی پذیر ہے اور اس کی تفصیل صـ ۳ و ۴

(ج) اس کتاب کا اصل مدعا عیسائیوں اور مسلمانوں کے اس عقیدہ کی غلطی کی اصلاح ہے کہ مسیح آسمان پر زندہ ہیں اور وہ آخری زمانہ میں آئیں گے اور یہ کہ واقعہ صلیب سے متعلق دونوں کا عقیدہ غلط ہے اور اس کی

تفصیل صـ ۵ تا ۶

(د) میں اس کتاب میں ثابت کروں گا کہ نہ مسیح مصلوب ہوئے نہ آسمان پر گئے۔ نہ دوبارہ زمین پر نازل ہوں گے بلکہ ۱۲۰ برس کی عمر پاکر سرینگر محلہ خانیار میں مدفون ہیں صـ ۱۴

(ہ) اس میں دس باب اور ایک خاتمہ ہے اور ان کی تفصیل صـ ۱۴ - ۱۵

(و) ناظرین سے امید کہ وہ غور سے پڑھیں گے کیونکہ یہ تحقیق سرسری نہیں صـ ۱۵

معجزات

عیسائی واعظوں کے اس شرمناک جھوٹ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی معجزہ یا پیشگوئی ظہور میں نہیں آئی یہ ہے کہ قرآن حدیث میں مندرجہ ہزارہا معجزات کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے تازہ بتازہ صدہا نشانات ایسے ظاہر فرمائے ہیں کہ کسی مخالف اور منکر کو مقابلہ کی طاقت نہیں صـ ۱۳۸

مفتری

تیرا قہر تلوار کی طرح مفتری پر پڑتا ہے۔ اور تیرے غضب کی بجلی کذاب کو بھسم کر دیتی ہے مگر صادق تیرے حضور میں زندگی اور عزت پاتے ہیں صـ ۵۱۳

مقدمہ

اقدام قتل کا مقدمہ جو ڈاکٹر کلارک نے آپ پر کیا۔ عیسائی۔ ہندو۔ مخالف مسلمانوں

گئے۔ایک مسلمان بزرگ کی قبر کے پاس چالیس
دن تک چلہ میں بیٹھے وغیرہ ص ۲۴۷

نبوت

جب علم غیوب الہیہ اور کشف انوار
نامتناہیہ اور تائیدات سماویہ بطور خرق
عادت اور اعجاز اور کرامت کسی کو عطا کی
جائے گویا ایک دریا ہے جو چل رہا ہے جو
بہ بداہت نظر خارق عادت اور فائق العصر
دکھائی دیں تو یہ کمال کمال نبوت سے موسوم
ہے۔ ص ۴۱۸

نبی جمع انبیاء

۱۔ سب نبی اسی لئے آئے کہ تا انسانوں اور
دوسری مخلوقوں کی پرستش دور کرکے خدا کی
پرستش دنیا میں قائم کریں اور ان کی خدمت
یہی تھی کہ لا الٰہ الا اللہ کا مضمون زمین پر
بھی ویسے ہی چمکے جیسے آسمان پر چمکتا ہے
ص ۹۵

۲۔ **زندہ نبی** وہ ہے کہ اس سے کامل محبت
رکھنے والا اور اس کی کامل پیروی کرنے والا
روح القدس اور آسمانی برکات کا انعام پائے
اور اپنے پیارے نبی کے نوروں سے نور حاصل
کرکے اپنے زمانہ کی تاریکی دور کرے اور خدا
کی ہستی پر کامل یقین بخشے اور وہ زندہ نبی
صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس
کا ثبوت ص ۱۳۸

۳۔ مسیح و موسیٰ اور دوسرے اسرائیلی نبیوں کی
دلیل صداقت بجز اس کے ہمارے پاس
اور کوئی نہیں کہ قرآن شریف نے ان کو
نبی مان لیا ہے ص ۱۴۱

۴۔ **دو قسمیں۔**
اولیاء اللہ اور رسول اور نبی دو قسم کے
ہوتے ہیں۔ غیر مامور۔ ان کا کاروبار
اپنے نفس تک ہی محدود ہوتا ہے۔ ان
کے لئے عالی خاندان اور عالی قوم میں سے
امارت و ریاست کا ہونا ضروری نہیں ہوتا
اور اس کی تفصیل ص ۲۷۶ - ۲۷۹
لیکن ان کے مقابل پر ایک دوسری قسم کے
ولی ہیں جو رسول یا نبی یا محدث کہلاتے
ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے منصب
حکومت اور قضا کا لے کر آتے ہیں اور
لوگوں کو حکم ہوتا ہے کہ ان کو اپنا امام اور
سردار اور پیشوا مانو۔ ان کے متعلق خدا
تعالیٰ کی یہی عادت ہے کہ ان کو اعلیٰ درجہ
کی قوم اور خاندان سے پیدا کرتا ہے اور
ذاتی طور پر ان کے چال چلن اچھے ہوتے
ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور
اس سے متعلق آیات قرآنیہ اور پھر اپنے
وجود کو پیش کیا ہے اور اس سے متعلق
اپنے الہام کو پیش کیا ہے کہ آپ نے جھوٹ
اور افترا سے بالکل پاک زندگی گذاری۔

اور یہ کہ آپ کا خاندان بھی شریف اور اعلیٰ اور امارت و ریاست کا خاندان ہے۔ باپ کی طرف سے بھی اور سسرال کی طرف سے بھی اور اس کی تفصیل ص ۲۷۶-۲۸۷

۵۔ ایسا کوئی نبی نہیں جس کے مقابل پر جھوٹوں نے دعوے نہ کئے ہوں ص ۳۲۵

۶۔ انبیاء کے کلمات اس درخت کی طرح ہوتے ہیں جس کی جڑ نہایت مضبوط اور زمین کے پاتال تک پہنچی ہوئی ہو اور شاخیں آسمان میں داخل ہوں حاشیہ ص ۳۶۲

۷۔ نبی کا خاص کمال ایسا علم غیب پانا ہے جو بطور نشان ہو ص ۵۱۲

۸۔ انبیاء اور اولیاء اور عظیم الشان لوگ جنہیں بڑے بڑے عظیم ذمہ داریوں کے کام ملتے ہیں۔ بعض وقت خدا تعالیٰ سے علم پا کر خضر کی طرح انہیں ایسے کام بھی کرنے پڑتے ہیں جن سے ایک کوتہ بین شخص کی نظر میں وہ بعض اخلاقی حالتوں میں یا معاشرت کے طریقوں میں قابل ملامت ٹھیرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح کی مثالیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر عیسائیوں کے اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ پر روافض کے اعتراضات اور حضرت علیؓ پر خوارج کے۔ ایسے لوگوں کے حالات کو عوام کی نظر میں مشتبہ کرنے میں حکمت یہ ہے کہ تا وہ اپنے خاص مقبولوں اور محبوبوں کو بدبخت اور شتاب کاروں سے جن کی عادت بدگمانی ہے مخفی رکھے۔ جیسا کہ خود اس کا وجود اس قسم کی بدظنی کرنے والوں سے مخفی ہے۔ حضرت آدم پر فرشتوں کا اعتراض کہ تو ایسے مفسد اور خونریز کو پیدا کرتا ہے اپنے اندر یہ پیشگوئی مخفی رکھتا ہے کہ اہل کمال کی ہمیشہ نکتہ چینی ہوا کرے گی۔ خضر کے واقعہ جیسے امور پر جو متشابہات میں سے ہے اور شاذ و نادر ہے ایک متقی اور طالب حق کو رائے زنی نہ کرنی چاہیئے۔ یہ سر یہ انسانوں کے امتحان کے لئے رکھا گیا ہے ص ۴۲۰-۴۲۵ نیز دیکھو حاشیہ در حاشیہ ص ۴۵۳-۴۵۵

۹۔ کفر و سلب ایمان

اپنے دعویٰ کے منکرین کو کافر کہنا صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں لیکن صاحب الشریعۃ کے ماسوا جس قدر ملہم محدث ہیں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔ گو ایسے لوگوں سے دشمنی رکھنا آہستہ آہستہ سلب ایمان کا موجب ہو کر دینداری کی اصل حقیقت اور مغز سے ان کو بے نصیب کر دیتا ہے۔ حدیث من عادا لی ولیًّا فقد اٰذنتہٗ للحرب

میں اسی طرف اشارہ ہے اور اس کی تشریح۔
دوسرا سبب سلب ایمان کا یہ ہوتا ہے کہ وہ اس ولی اللہ کا جو سرچشمہ نبوت سے پانی پیتا ہے اس کی ہر حالت میں مخالفت کرتا رہتا ہے اس لئے رفتہ رفتہ سلسلہ نبوت بھی اس پر مشتبہ ہو جاتا ہے حاشیہ صفحہ ۴۳۲-۴۳۵

۱۰۔ نبیوں کی مخالفت

(ا) جس قدر رسول اور نبی گذرے ہیں شریر لوگ کتوں کی طرح ان کے گرد ہو گئے مگر خدا تعالیٰ کے ہاتھ نے ان کو بچا لیا۔ ایسا ہی میرے ساتھ ہوا صفحہ ۴۶۳

(ب) کوئی نبی یا ولی خدا کا پیارا نہیں ہو سکتا جبتک ایک حد موت کا خوف موت کے مشابہ ایک واقعہ اس پر وارد نہ ہو لے۔ حضرت ابراہیمؑ کا آگ میں ڈالے جانا، اسی طرح ان کا اپنے فرزند پر چھری چلانے کا واقعہ، اسی طرح یعقوبؑ جب ان کو یوسفؑ کے متعلق سُنایا گیا کہ وہ بھیڑیئے کا لقمہ ہو گیا۔ اسی طرح جب یوسفؑ کو مشکیں باندھ کر کنوئیں میں ڈالا گیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جب غار میں ننگی تلواروں کے ساتھ محاصرہ کیا گیا اور اس زمانہ میں ڈاکٹر کلارک کے اقدام قتل کا مقدمہ یہ سب نظارے مسیح کی صلیب کے نظارے سے مشابہت رکھتے ہیں
حاشیہ صفحہ ۵۲۱ - ۵۲۳

(ج) یہ سب نظیریں شاہد ہیں کہ تمام نبیوں میں سے ایسے امتحان کے وقت ایک نبی بھی ہلاک نہیں ہوا سب کو خدا تعالیٰ نے بچا لیا۔ اسی طرح مسیح کو بھی حاشیہ صفحہ ۵۲۳

(د) ہمیشہ نبی اور راستباز شریر لوگوں سے گالیاں اور استہزار اور تحقیر آمیز کلمات سُنتے رہے صفحہ ۵۴۴

۱۱۔ نبی اور پیشگوئیاں

(ا) کسی ایسے نبی کا نام تو لو جس کی بعض پیشگوئیوں کی نسبت جاہلوں نے شور نہ مچایا ہو کہ وہ پوری نہیں ہوئیں صفحہ ۵۳۶

(ب) تمام نبیوں کی کتابوں سے ثابت ہے کہ بلاء اور عذاب دعا اور توبہ اور صدقات سے ٹل سکتے ہیں صفحہ ۵۳۶ و صفحہ ۵۳۸ و صفحہ ۵۰

(ج) یہ متفق علیہ عقیدہ ہے کہ کبھی نبی اپنی پیشگوئی کے محل اور موقع کے سمجھنے میں غلطی بھی کر سکتا ہے دیکھو بخاری کی حدیث " ذھب وھلی " کسی تاویل کی غلطی سے پیشگوئی غلط نہیں ٹھیر سکتی۔ نبی کے غلط معنے پیشگوئی کو کچھ حرج نہیں پہنچاتے
صفحہ ۵۵۵ - ۵۵۶

۱۲۔ نبی اور نشانات

(ا) اپنے علماء سے فتویٰ لو کہ جب کسی نبی یا محدث یا رسول سے کوئی فرقہ کفار اور بے ایمانوں کا خود تراشیدہ نشان مانگے تو

کیا اس کے نہ دکھانے سے وہ جھوٹا نبی ٹھیریگا
مگر یاد رکھو۔ نذیر حسین اور رشید احمد گنگوہی ایسا
فتویٰ نہیں دیں گے ص ۵۶۰ - ۵۶۱

(ب) تمام نبی خدا کی قوت سے تحدی کے طور پر
اپنے معجزانہ نشان دکھلاتے رہے اور بڑی
بڑی پیشگوئیاں کرتے رہے جن میں اپنا غلبہ
اور مخالفوں کی درماندگی پہلے سے ظاہر کی
جاتی ہے ص ۵۱

نزول المسیح

تریاق القلوب کا وہ حصہ جس میں پیشگوئیاں
ہیں پورے طور پر شائع نہیں ہوا۔ کیونکہ کتاب
نزول المسیح نے اس سے مستغنی کر دیا ہے
ص ۴۸۶

نشانات

(ا) ہزارہا دعائیں اب تک قبول ہو چکی ہیں اور تین
ہزار سے زیادہ نشان ظاہر ہو چکا ہے۔ اور
آئندہ تازہ نشان دکھانے کا وعدہ قبولیت
اسلام کی شرط کے ساتھ۔ اور نشان نمائی میں
مقابلہ کے لئے عیسائیوں، ہندوؤں اور آریوں
کو دعوت اور پیشگوئی کہ وہ مقابلہ پر نہیں
آئیں گے کیونکہ ان کا مذہب مُردہ ہے
ص ۱۴۰ - ۱۴۱

(ب) ایک تازہ نشان بحوالہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸
اور چند نشانات کا ذکر ص ۱۴۶ - ۱۴۷

دیکھو زیر "پیشگوئیاں"

(ج) میرے نشانوں کا اس سے زیادہ کیا ثبوت
ہوگا کہ کم سے کم ہزار متدین نیک چلن میری
جماعت کے قرآن شریف ہاتھ میں لے کر
یہ گواہی دے سکتے ہیں کہ انہوں نے اپنی
آنکھوں سے نشان دیکھے ص ۲۳۴

(د) میری تائید میں اس قدر نشانات ظاہر ہوئے
کہ تیرہ سو برس کے عرصہ میں افراد امت میں
سے کسی فرد اور پھر کسی چشتی نقشبندی
سہروردی وغیرہ اور کسی قطب اور غوث اور
ابدال سے ظاہر نہیں ہوئے اور نہ کوئی نظیر
پیش کر سکتے ہیں ص ۲۳۶

نیز دیکھو "کرامات"

(ھ) ایک سو سے زیادہ نشان تریاق القلوب
میں درج ہیں ص ۵۱۱ و ص ۵۴۳

(و) اقتراحی نشانات

(ا) اقتراحی نشانات لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰؑ اور دیگر انبیاء
سے بھی طلب کئے مگر مسیح نے انہیں حرامکار
قرار دیا اور قرآن نے قل سبحان ربّی
هل کنت الّا بشراً رسولاً کہہ کر زجر و
توبیخ کی ص ۵۲۹ - ۵۴۱ و ص ۵۵۸

(ب) نبیوں نے ایسے لوگوں کو ملعون ٹھیرایا جو
ان سے اور ماموروں سے اقتراحی نشان
مانگتے تھے ص ۵۵۸

(ج) خدا کو محکوم بنا کر کوئی بات امتحان کے طور

پراس سے مانگنا یہ طریق صلحاء کا نہیں ہے
بلکہ کلام اللہ میں اس طریق کو معصیت اور
ترک ادب قرار دیا گیا ہے صفحہ ۵۶۰

(د) اپنے علماء سے فتویٰ لو کہ جب کسی محدث
یا نبی یا رسول سے کوئی فرقہ کفار اور بے ایمانوں
کا خود تراشیدہ نشان مانگے تو کیا اس کے
نہ دکھانے سے وہ جھوٹا نبی ٹھیریگا مگر یاد
رکھو نذیر حسین اور رشید احمد گنگوہی ایسا
فتویٰ نہیں دیں گے صفحہ ۵۶۰-۵۶۱

(ھ) تمام نبی خدا کی قوت سے تحدی کے طور پہ
اپنے معجزانہ نشان دکھلاتے رہے اور بڑی
بڑی پیشگوئیاں کرتے رہے جن میں اپنا غلبہ
اور مخالفوں کی درماندگی پہلے سے ظاہر کی
جاتی ہے صفحہ ۵۱۰

(و) **نشان کا مطالبہ**
اے خدا مجھے تیرا فیصلہ منظور ہے۔ اگر تو
تین برس کے اندر جو جنوری سنہ ۱۹۰۰ء سے
شروع ہو کر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک پورے ہوجائیں
اور میری تائید میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلاوے
تو میں اپنے تئیں صادق نہ سمجھوں گا۔ اور اگر
میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں
اور تیرے حضور سچا ہوں اور تیرا مقبول ہوں
تو اس مدت تک میرے لئے کوئی ایسا نشان
دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو ورنہ
میں اپنے تئیں صادق نہ سمجھوں گا صفحہ ۵۰۹-۵۱۲

نصرت جہاں بیگم

(ا) حسینی خاندان کے قائم کرنے کے وقت مرد
یعنی امام حسینؓ اولاد فاطمہ میں سے تھا۔ اور
اس جگہ عورت یعنی میری بیوی اولاد فاطمہؓ
میں سے ہے یعنی سید ہے جس کا نام بجائے
شہربانو کے نصرت جہاں بیگم ہے حاشیہ صفحہ ۲۷۶

(ب) یہ نام تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف
اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی
مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد
ڈالی ہے۔ اس میں ایک مخفی پیشگوئی ہے
جس کی تصریح الہام ینقطع أباؤك میں
ہے صفحہ ۲۷۵

(ج) اس نام کے یہ معنے ہیں کہ جہان کو فائدہ
پہنچانے کے لئے آسمان سے نصرت شامل
حال ہوگی صفحہ ۲۷۶

نماز

ہماری نماز کی حقیقت یہی طلب ہے جو ہم
چار رکعتوں میں پنجوقت خدا تعالیٰ سے چار
نشان مانگتے ہیں اور اس طرح پر زمین پر
خدا تعالیٰ کی تقدیس چاہتے ہیں صفحہ ۵۱۲

نور احمد (حافظ امرتسری)

بطور گواہ الہام انا نبشرك بغلام
حسین صفحہ ۲۰۰

نور الدینؓ (مولوی حکیم)

بطور گواہ پیشگوئی ۷۱ صفحہ ۳۳۲

و

وعید

(ل) وعید میں دراصل کوئی وعدہ نہیں ہوتا۔ صرف خدا تعالیٰ اپنی قدوسیت کی وجہ سے تقاضا فرماتا ہے کہ مجرم کو سزا دے۔ جب مجرم شخص توبہ۔ استغفار اور تضرع اور زاری سے تقاضا کا حق پورا کر دیتا ہے تو رحمتِ الٰہی کا تقاضا غضب کے تقاضا پر سبقت لے جاتا ہے صـ۵۳۷

(ب) اگر ایسا نہ ہو تو تمام صدقات اور خیرات اور دعوات باطل ہو جائیں گی صـ۵۵۰

وفات مسیح ناصریؑ

(ل) یہ میرا بڑا بھاری معجزہ ہے کہ میں نے مسیح کی وفات ثابت کر دی اور ان کی جائے وفات اور قبر کا پتہ دے دیا ہے صـ۱۴۵

(ب) اس مدعا پر قرآن شریف کی دو آیتیں شاہد ناطق ہیں ایک یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک تو ترتیب قرآنی پر نہایت عمدہ اور مفید بحث فرمائی ہے (دیکھو زیر "قرآن") دوسرے توفی کے معنے وفات ثابت کرنے کے لئے حدیث اور لغت کو پیش کیا ہے (دیکھو توفی) اور ترتیب آیت سے ثابت ہے کہ وہ وفات پا چکے ہیں۔ ورنہ ماننا پڑیگا کہ دوسرے وعدے بھی پورے نہیں ہوئے۔ اور اگر متوفیک کو اپنی جگہ سے بدل کر کسی اور جگہ رکھیں تو متوفیک کا وعدہ پورا ہونے میں خرابی لازم آتی ہے۔ اور اس کی تفصیل۔ اور اگر تقدیم و تاخیر جائز ہو تو پھر نماز میں بھی یا عیسیٰ انی رافعک و متوفیک پڑھنا جائز ہوگا حالانکہ ایسا تصرف مفسد نماز ہے۔ اور تحریف قرآن حاشیہ صـ۱۵۲-۱۶۱

(ج) دوسری آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم۔ ایسا ہی حضرت ابوبکرؓ کا استدلال آیت وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل سے ثابت کرتا ہے کہ ان کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ فوت ہو چکے تھے۔ ورنہ یہ دلیل نہیں بن سکتی۔ اس سے ثابت ہے کہ صحابہؓ کا سب نبیوں کی وفات پر اجماع ہو گیا تھا۔ حاشیہ صـ۲۶۱-۲۶۲ و صـ۵۴۲-۵۴۳

(د) ایک دلیل ان تین دلائل کو مدد دیتی ہے اس عقیدہ کی کہ کوئی شخص اتنی مدت تک آسمان پر رہے۔ پھر نازل ہو۔ کوئی نظیر ہونی چاہیئے تھی جیسے کہ دوسری باتوں کی نظیریں ہیں۔ ہاں ایلیا کی نظیر ہے جس کی تاویل خود مسیحؑ نے کی کہ

یحیٰی نبی ہی ایلیا ہے اور یحیٰی کا ایلیاء ہونے سے انکار کرنا اصلی ایلیاء کے لحاظ سے ہے اس لئے مسیحؑ اور یحیٰیؑ کے قول میں تناقض نہیں اور اس قسم کے تناقض کی مثال قرآن سے من کان فی ھٰذہٖ اعمٰی فھو فی الاٰخرۃ اعمٰی اور آیت لاتدرکہ الابصار اور آیت الٰی ربھا ناظرۃ وغیرہ ہیں حاشیہ صـــ ۴۶۴-۴۶۲

(ھ) آیت انی متوفیک میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود کے متعلق پیشگوئی دیکھو "تفسیر"

(و) حدیث سے عمرِ مسیح، معراج میں مسیح سے ملاقات اور آیت وما محمد الّا رسول قد خلت کا ذکر کرکے فلما توفیتنی کا ذکر کہ اس کے معنے بجز مارنے اور ہلاک کرنے کے کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ نہ کسی آیت یا حدیث سے حضرت عیسٰیؑ کا مع جسم عنصری آسمان پر چڑھنا یا اُترنا ثابت ہے صـــ ۵۴۳-۵۴۲ و صـــ ۵۶۲

(ز) آیت قد خلت من قبلہ الرسل پر تفصیلی بحث اور تمام صحابہ کا اس آیت کے سُننے پر مسیح اور گذشتہ تمام انبیاء کی وفات پر اجماع اور خلت کے معنی قرآن شریف اور لغت اور زبان کے محاورہ سے وفات کے ثابت کرنا صـــ ۵۸۷-۵۷۱ و صـــ ۵۸۸

(ح) حسان بن ثابت کا شعر

کنت السواد لناظری فعمی علیک الناظر
من شاء بعدک فلیمت۔ فعلیک کنت احاذر

صـــ ۵۸۳ و ۵۸۸

(ط) خلت کے معنے دو قسم میں محصور ہیں طبعی موت اور مارے جانا۔ تب سب صحابہ اس بات پر متفق ہوگئے کہ سب نبی مرگئے ہیں صـــ ۵۸۲

(ی) امام مالکؒ، امام ابن حزمؒ اور معتزلہ وفات مسیح کے قائل ہیں۔ بعض صوفیاء کرام کے فرقہ کا عقیدہ ہے کہ مسیح عیسٰیؑ مرگیا۔ آنے والا اس کے خُلق اور خُو پر کوئی اور شخص اسی امت سے بروزی طور پر مسیح موعود کہلائے گا صـــ ۵۸۷

(ک) ممکن ہے بعض صحابہ کا پہلے یہ خیال ہو کہ حضرت عیسٰیؑ زندہ آسمان پر چلے گئے۔ حضرت عمرؓ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر حضرت عیسٰیؑ آسمان پر چلے گئے تو پھر ہمارے نبی احق و اولٰی ہیں کہ زندہ آسمان پر چلے جائیں کیونکہ یہ ایک عظیم فضیلت ہے مگر حضرت ابوبکرؓ کے خطبہ کے بعد وہ مسیح اور گذشتہ جمیع انبیاء کی وفات کے قائل ہوگئے۔ صـــ ۵۸۶-۵۸۵

(ل) نبی خاتم الرسل افضل الانبیاء کی میّت

سامنے پڑی ہو اور کسی دوسرے نبی کے متعلق خیال کیا جائے کہ وہ فوت نہیں ہوا۔ یہ خیال اور محبت اور تعظیم رسول کریم ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتی صـ۵۰۵

وکٹوریہ (ملکہ)

۱۔ ملکہ کے لئے دعا اور دوسروں کی نسبت تدبیر امن عامہ اور آزادی کی وجہ سے مؤلف کے اعلیٰ درجہ کے اخلاص اور جوش اطاعت کی وجہ صـ۱۱۱-۱۱۲ و ۱۱۴ و ۱۲۵-۱۲۶

۲۔ تحفہ قیصریہ کا ذکر اور اس کا جواب موصول نہ ہونے کی وجہ سے اس دوسرے رسالہ کا لکھنا ضروری خیال کیا گیا صـ۱۱۲ و ۱۱۵

۳۔ خدا نے اپنے قدیم وعدہ کے مطابق مجھے مسیح موعود بنا کر مسیح ناصری کی طرح بھیجا تا ملکہ معظمہ کے بابرکت مقاصد جو عدل اور امن اور آسودگی عامہ خلائق اور رفع فساد اور تہذیب اخلاق کا قائم کرنا ہے ان کو پورا کرنے کے لئے آسمان سے رُوحانی نظام قائم کرے۔ سو تیرے عہد سلطنت میں مسیح موعود کا آنا شہادت ہے کہ تمام سلاطین میں سے تیرا وجود امن پسندی اور حسن انتظام، ہمدردی رعایا وغیرہ میں بڑھ کر ہے صـ۱۱۵-۱۱۶

۴۔ بچوں کا سانپوں سے کھیلنا اور بھیڑیئے اور بکری کا ایک گھاٹ سے پانی پینا تیرے زمانہ میں پورا ہوا صـ۱۱۶

۵۔ تیس کتابوں میں مسیح موعود کے آنے کے لئے تیرے پُر امن زمانہ کی طرف اشارات پائے جاتے ہیں صـ۱۱۷

۶۔ عادت اللہ ہے کہ کامل ریفارمر کے وجود کو عادل بادشاہ کی نیک نیتی اور ہمت اور ہمدردیٔ عامۂ خلائق پیدا کرتی ہے۔ پس مسیح موعود کے ظہور کے لئے تیرے عہد سلطنت سے اور کوئی موزون نہیں۔ صـ۱۱۷

۷۔ قیصر روم بھی ایک نیک نیت انسان تھا مگر تیری نیک نیتی اور رعایا کی سچی ہمدردی اس سے بہت زیادہ ہے صـ۱۱۸

۸۔ ملکہ سے اپنی دلی محبت اور عظمت اور دعائیں کرنے کا ذکر صـ۱۱۹-۱۲۰

۹۔ ملکہ معظمہ کی نیک نیتی کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آسمان سے یہ اسباب پیدا کر دیئے کہ دونو قوموں عیسائیوں اور مسلمانوں میں اتحاد ہو جائے صـ۱۲۴

ولی جمع اولیاء

(۱) کامل اولیاء اور مردان خدا کی چار چیزیں نشانی ہیں اور ان میں وہ تمام ہمعصر لوگوں سے امتیاز کلّی رکھتے ہیں اور جن میں وہ چار کمال پائے جائیں وہ خدا تعالیٰ کے کامل بندوں اور اعلیٰ درجہ کے اولیاء

میں سے ہیں۔ اور وہ چار کمال بطور چار نشان یا چار معجزہ کے ولی اعظم اور قطب الاقطاب اور سید الاولیاء کی نشانی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں :-

اوّل۔ امور غیبیہ بعد استجابت دعا یا اَور طریق پر کھلتے رہیں اور بہت سی پیشگوئیاں ایسی صفائی سے ظہور پذیر ہو جائیں کہ ان کے کمّی اور کیفی کمالات میں احتمال شرکت غیر محالات میں سے ہو۔ اور یہ کمال کمال نبوت سے موسوم ہے۔

دوسرا کمال فہم قرآن اور معارف کی اعلیٰ حقیقت تک وصول ہے۔ اس کے بعد تیسرے درجہ کا صدق پیدا ہوتا ہے جس کو تبدّل اعظم ، انقطاع اتمّ اور محبت ذاتیہ اور فنا فی اللہ کے درجہ سے تعبیر کرتے ہیں پاک معارف جو سر چشمہ فنا فی اللہ سے نکلتے ہیں۔ یہ کمال صدّیقیت کا کمال ہے۔

تیسرا کمال مرتبہ شہادت ہے جبکہ انسان اپنی قوت ایمانی سے اس قدر اپنے خدا اور روز جزا پر یقین کر لیتا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھ سے دیکھنے لگتا ہے۔

چوتھا مرتبہ صالحین کا ہے یعنی جب کہ انسان کا اندرون ہر ایک فساد سے خالی اور پاک ہو کر عبادت اور ذکر الٰہی کا مزا اعلیٰ درجہ کی لذت کی حالت پر آجائے

ص ۴۱۷-۴۲۳ نیز دیکھو " نبی۔ صدیق شہید۔ صالح "

(ب) اولیاء کے مقابلہ سے سلب ایمان کی وجہ یہ ہے کہ ان کی باتیں سچائی کے چشمہ سے نکلتی اور ستون ایمان ہوتی ہیں۔ لیکن ان کا مخالف ان کی ہربات کو ردّ کرتا ہے ص ۵۳۷-۵۳۸

(ج) وَلی وہ کہلاتا ہے جس کا ہر پہلو سالم ہو اور وہ کسی پہلو سے کمزور نہ ہو۔ اس کی عبادات اکمل و اتم طور پر صادر ہوتی ہوں ص ۶۱۵

وہابی

بوجہ اس کے کہ وہ خونی مہدی اور مسیح کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ وہ منافقانہ طور پر حکام کے سامنے ان کی خوشامد کرتے اور کہتے ہیں کہ ہم ایسے عقائد کے مخالف ہیں ص ۹

ہ

ہدایت علی (حافظ)

بطور شاہد پیشگوئی ص ۲۲۸

ہندو مذہب

(ا) ان پر اتمام حجت کے لئے دیکھو " آریہ "

(ب) مجھ سے صاف لفظوں میں فرمایا گیا ہے کہ پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام

ی

*

انڈکس روحانی خزائن جلد ۱۵ ختم شد